مصنف

علامہ عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمہ

۸۱۷ھ - ۸۹۸ھ

اردو حواشی

مولانا محمد حنیف خان الرضوی البریلوی

الامام احمد رضا اکادیمی
بریلی الشریفۃ (الھند)

شرح مائۃ عامل

مصنف:

علامہ عبد الرحمٰن جامی علیہ الرحمہ

۸۱۷ھ - ۸۹۸ھ

اردو حواشی:

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

DM

دار المنیف

للنشر والتوزیع

الامام احمد رضا اکادیمی بریلی الشریفۃ (الهند)

سلسلة الإشاعة: ٣٧٢

الكتاب:	شرح مائة عامل
التأليف:	علامہ عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمۃ
اردو حواشی:	مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی
الترتيب با الكمبيوتر:	المولوي محمد عفيف رضا خان البركاتي
عدد الصفحات:	64
سنة الطباعة:	١٤٤١هـ/ ٢٠٢٠ء
بلد الطباعة:	بريلي الشريفة
الطبعة:	الأولىٰ

Website: www.imamahmadrazaacademy.com

Email: munifkhan1456@gmail.com

صاحب ”شرح مائۃ عامل“ .... علامہ جامی قدس سرہ السامی

نام: عبد الرحمن۔ **لقب اصلی:** عماد الدین۔ **لقب مشہور:** نور الدین۔ **کنیت:** ابو البرکات۔

والد کا نام: احمد۔ **لقب:** شمس الدین اور شیخ الاسلام ہے۔

دادا کا نام: محمد ہے۔ آپ امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اولاد امجاد سے ہیں جو امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاص شاگرد تھے۔

آپ کا **تخلص:** جامی ہے جیسا کہ خود آپ نے مندرجہ ذیل اشعار میں اس جانب اشارہ فرمایا ہے:

مولدم جام و رشحۂ قلمم جرعۂ جام شیخ الاسلامی ست

لاجرم در جریدۂ اشعار بدو معنی تخلصم جامی ست

پیدائش اور وطن:

آپ کے والد کا اصلی وطن اصفہان ہے، دشت نامی محلہ میں رہتے تھے، اسی لئے آپ نسبت میں دشتی کہلاتے ہیں۔ پھر کسی حادثہ کے موقع پر جام منتقل ہو گئے جو خراسان کا ایک قصبہ ہے۔ علامہ عبد الرحمن جامی قدس سرہ السامی ۲۳ شعبان المعظم ۸۱۷ھ بوقت عشا اسی مقام پر پیدا ہوئے، اس کے بعد علامہ جامی ہرات کی طرف منتقل ہو گئے۔

تحصیل علوم:

آپ نے اپنے زمانہ کے مشاہیر علماء وفضلاء سے علم کی تحصیل کی جن کی تفصیل اس طرح ہے: صرف ونحو کی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔ پھر خواجہ علی سمرقندی تلمیذ میر سید شریف جرجانی، مولانا شہاب الدین محمد جاجرمی تلمیذ سعد الدین تفتازانی اور جند اصولی کے حلقہائے درس میں شریک ہوئے۔

اس زمانہ میں آپ کی ذکاوت وذہانت اور خداداد صلاحیت کا یہ عالم تھا کہ آپ مولانا جند اصولی سے پڑھتے نیز دیگر طلبہ بھی شریک رہتے لیکن ان طلبہ کو بعد میں خود سمجھاتے تھے۔

ان تمام چیزوں سے متأثر ہو کر علامہ اصولی نے فرمایا تھا: جب سے سمرقند آباد ہوا ہے اس وقت سے اب تک یہاں عبد الرحمن جامی جیسا جید الطبع طالب علم نہیں آیا۔ ہرات میں ملا علاء الدین قوشجی شارح تجرید سے مباحثہ ہوا، آپ کو فتح ہوئی، یہاں تک کہ علامہ قوشجی کو اپنے طلبہ سے کہنا پڑا کہ مجھے یقین ہو گیا کہ نفس قدسی اسی عالم میں موجود ہے۔

عشق رسول:

آپ سرور کونین سید عالم ﷺ کے ایسے عاشق صادق تھے کہ تا زیست یہ دریا سینہ میں موجزن رہا، عشق رسول آپ کی رگ وپے میں سمایا ہوا تھا جس کا اظہار آپ کی زبان وقلم سے اکثر وبیشتر ہوتا رہتا تھا۔ آج بھی آپ کا دیوان اس بات پر شاہد عدل ہے، مثلاً:

أحسن شوقا إلى ديار لقيت فيها جمال سلمى　　كه مى رسانند ازاں نواحى پيام وصلت بجانب ما

زہے جمال تو قبلہ جاں حریم کوئے تو کعبہ دل　　فإن سجدنا إليك نسجد وإن سعينا إليك نسعى

بكت عيونى على شيونى فساء حالى ولا ابالى　　كه دانم آخر جيب وصلت مريض خود را كند مداوا

ان اشعار میں ایک ادبی حسن یہ ہے کہ پہلا مصرع عربی میں تو دوسرا فارسی میں، اور پہلا فارسی میں تو دوسرا عربی میں ہے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ کو دونوں زبانوں پر یکساں قدرت حاصل تھی جس کا مظہر ان کے بے شمار اشعار ہیں، بلکہ آپ کی تصانیف دونوں زبانوں میں موجود ہیں۔

آپ فارسی شعرا میں ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں اور فارسی کے بلند پایہ شعرا شیخ سعدی، حافظ شیرازی اور مولانا روم وغیرہم میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ بلکہ عشق رسول نے آپ کی شاعری کو چار چاند لگا دیے ہیں۔

ایک مقام پر فرماتے ہیں:

در صورت آب وگل عیاں غیر تو نیست　　در خلوت جان ودل نہاں غیر تو نیست

گفتی کہ زغیر من بپرداز دلت　　اے جان جہاں در دو جہاں غیر تو نیست

بارگاہ رسالت میں مقبولیت:

ایک مرتبہ قصیدہ نعتیہ تالیف کرکے مدینہ منورہ اس خیال سے روانہ ہوئے کہ بارگاہ رسالت میں پہنچ کر مواجہ شریف میں کھڑے ہوکر یہ قصیدہ پڑھیں گے۔ خودرفتگی اور مستی کے عالم میں جارہے تھے، جب مدینہ طیبہ کے قریب پہنچے تو سرکار دوعالم ﷺ نے ایک صاحب کو خواب میں یہ حکم فرمایا کہ جامی آرہاہے، اس سے کہہ دینا کہ قصیدہ کا یہ شعر یہاں نہ پڑھے۔

خواہم از شوق دست بوس تو برد　　دست بیروں کن از یمان برد

ورنہ اس کی خاطر ہاتھ قبر سے باہر نکالنا پڑیگا جس سے فتنۂ عظیم برپا ہونے کا خطرہ ہے۔

تصوف اور سلوک:

جب آپ نے ظاہری علوم سے فراغت پائی تو ایک رات کسی بزرگ کو خواب میں دیکھا کہ وہ فرمارہے ہیں: "اتخذ حبیباً یھدیك" آپ اس واقعہ سے بہت زیادہ متاثر ہوئے اور فوراً مخدوم الملت حضرت سعد الدین کاشغری قدس سرہ سے سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت ہوئے اور خراسان جاکر خواجہ عبید اللہ الاحرار نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی اکتساب فیض کیا۔

حج وزیارت:

۸۷۷ھ میں آپ زیارت حرمین شریف زاد ھما اللہ شرفًا وتعظیمًا سے مشرف ہوئے اور بلاد شام میں دمشق اور حلب کا سفر کیا۔ وہاں سفر حج کے علمائے کرام نے آپ کی نہایت تعظیم وتکریم کی۔

علامہ شامی بیان فرماتے ہیں کہ آپ نے ایک مرتبہ محض زیارت روضۂ اقدس کی نیت سے سفر کیا تاکہ محض زیارت ہی کی نیت رہے۔ عاشقان رسول کا یہ طرۂ امتیاز رہاہے کہ وہ نفلی حج میں زیارت روضۂ اقدس ہی کو اصل الاصول سمجھتے ہیں۔

مجدد اعظم دین وملت سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت محدث بریلوی قدس سرہ بھی انہیں عاشقان رسول میں سے ایک عاشق رسول تھے، آپ نے بھی حج نفل میں زیارت روضۂ اقدس کی نیت کی تھی۔

فرماتے ہیں:

کعبہ کا نام تک نہ لیا طیبہ ہی کہا | پوچھا تھا ہم سے جس نے کہ نہضت کدھر کی ہے
اس کے طفیل حج بھی خدا نے کرا دیے | اصل مراد حاضری اس پاک در کی ہے

وصال:

آپ نے ۱۸/ محرم الحرام ۸۹۸ھ میں جمعہ کے دن شہر ہرات میں وصال فرمایا۔ آپ کی عمر ۸۱/ سال کی ہوئی جو لفظ (کاس) کے اعداد ہیں۔ ہرات ہی میں آپ کو دفن کیا گیا، آپ کی تاریخ وصال آیت کریمہ ﴿وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا﴾ سے نکلتی ہے۔

بعض شعراء نے اس کو اس طرح بیان کیا ہے:

جامی کہ بود بلبل جنت بشوق رفت | فی روضةٍ مخلدةٍ أرضها السماء
کلک قضا نوشت بدروازۂ بہشت | تاریخه: وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا

علامہ آسی مدراسی فرماتے ہیں:

جامی الذی هو راح بجامنا | كالروح كان فی جسد القبر كامنا
قدمات بالهرات وقد حل با لحرم | أرخته وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا

تصانیف:

آپ نے عربی و فارسی زبانوں میں کثیر تصانیف یادگار چھوڑیں جن کی تعداد چوّن (۵۴) بیان کی گئی ہے جو مختلف علوم و فنون میں ہیں، ان تمام کتب کے درمیان "الفوائد الضيائية" المعروف بہ "شرح جامي" کو جو مقبولیت حاصل ہے وہ محتاج بیان نہیں۔

آپ نے نحوی مباحث کو اس کتاب میں ایسا عقلی رنگ دیا ہے جو ٹھوس استعداد اور اعلی قابلیت پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے، سیکڑوں سال سے یہ کتاب داخل درس ہے اور اس کو پڑھکر علم نحو میں کامل تحقیق ہو جاتی ہے۔

شرح مائۃ عامل:

یہ کتاب علامہ جرجانی کے مختصر رسالہ "مائۃ عامل" کی شرح ہے، آسان انداز میں کتاب کے مجملات کو واضح کیا ہے، زمانۂ قدیم سے درس نظامی میں یہ کتاب داخل ہے اور مسائل نحو کی تعلیم کے ساتھ اس کی ترکیب نحوی بھی کرائی جاتی ہے جس سے طلبہ کو عبارت خوانی اور مسائل فہمی میں کافی مدد ملتی ہے بلکہ آئندہ کتب نحو کو سمجھنے کے سلسلہ میں انشراح صدر ہو جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم[1]

الحمد لله[2] على نعمائه[3] الشاملة، وآلائه الكاملة، والصلوة[4] على سيد الأنبياء محمد المصطفى، ....

---

(1) قوله: بسم اللہ الرحمن الرحیم:

حضرت مصنف علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب کو تبرکاً و تیمناً بسم اللہ سے شروع فرمایا ہے اور اس حدیث پر بھی عمل کرنا مقصود ہے جس میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: "كل أمر ذي بال لم يبدأ ببسم الله فهو أقطع" (جو امر ذی شان بسم اللہ کے بغیر شروع کیا جائے وہ بے برکت اور ناقص رہتا ہے)۔ الحمد للہ الخ: تسمیہ کے بعد حمد سے کتاب کو شروع کرنے میں کتاب اللہ کے نہج پر عمل کرنا اور حدیث نبوی کی اقتدا کرنا مقصود ہے۔ یہاں سوال یہ ہے کہ جب حدیث پاک تسمیہ و تحمید دونوں کے بارے میں وارد ہے تو پھر دونوں پر عمل کیوں کر ممکن ہوگا۔ یہ تو تعارض ہوا۔ جواب یہ ہے کہ یہ تعارض ظاہری ہے حقیقۃً نہیں، چنانچہ اس تعارض ظاہری کو دور کرنے کے لیے کتاب اللہ کے اسلوب کی روشنی میں دونوں کے محمل الگ الگ متعین کر دیے گئے ہیں لہذا بسم اللہ کو ابتدائے حقیقی پر محمول کرتے ہوئے سب سے پہلے لائے اور حمد کو ابتدائے اضافی پر محمول کرتے ہوئے اس کے بعد۔ کیوں کہ ابتدائے حقیقی کا مطلب ہے سب سے پہلے اور ابتدائے اضافی کا مطلب ہے بعض سے پہلے اور بعض کے بعد۔ یا حمد کو ابتدائے عرفی پر محمول کیجیے جس کا مطلب ہے مقصود سے پہلے۔

بسم اللہ الخ: «ب» حرف جار «اسم» مضاف «اللہ» اسم جلالت، موصوف «الرحمن» صفت مشبہ، اس میں ھو ضمیر مرفوع اس کا فاعل، صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت اول «الرحیم» صفت مشبہ، اس میں ھو ضمیر مرفوع اس کا فاعل، صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ثانی۔ «اللہ» اسم جلالت موصوف اپنی دونوں صفات سے مل کر مضاف الیہ۔ اسم مضاف، اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.. «ف» جار، اپنے مجرور سے مل کر «اَبْتَدِئُ» فعل مقدر کا ظرف مستقر، «انا» ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر لفظاً جملہ فعلیہ خبریہ اور معنیً جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(2) قولہ: «الحمد» مبتدا «ل» حرف جار «اللہ» اسم جلالت مجرور، حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا، «ثابت» مقدر کا «علی» حرف «نعماء» مضاف «ہ» ضمیر، مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف «الشاملۃ» صیغہ واحد مؤنث، اسم فاعل، اس میں ھی ضمیر مرفوع، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.. موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ «و» حرف عطف «آلاء» مضاف «ہ» ضمیر مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف «الکاملۃ» صیغہ واحد مؤنث، اسم فاعل، اس میں ھی ضمیر مرفوع، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت .. موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف.. معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور.. «علی» حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو ہوا ثابت مقدر کا.. «ثابت» صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع اس کا فاعل.. اسم فاعل اپنے فاعل، ظرف مستقر اور ظرف لغو سے مل کر، شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.. الحمد.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر لفظاً جملہ اسمیہ خبریہ اور معنیً اسمیہ انشائیہ ہوا۔

(3) قولہ: علی نعمائہ: سے مراد «علی إنعامه» ہے، اس لیے کہ جس چیز پر محمود کی حمد بیان کی جا رہی ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ محمود کے افعال سے ہو، اور نعمت محمود کے افعال سے نہیں بلکہ «انعام» یعنی نعمت دینا محمود کے افعال سے ہے۔

(4) قولہ: «و» مستانفہ «صلوۃ» مبتدا، «علی» حرف جار.. «سید» مضاف «الانبیاء» مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبدل منہ.. «محمد» اسم رسالت موصوف «المصطفیٰ» صیغہ واحد مذکر اسم مفعول، اس میں ھو ضمیر مرفوع، اس کا نائب فاعل.. اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت

وعلى آله المجتبى(1).

اعلم(2) أن العوامل في النحو على ما ألفه الشيخ الإمام أفضل علماءِ الأنام عبد القاهربن عبد الرحمن الجرجانيّ «سقى(3) الله ثراه ....

=

..موصوف اپنی صفت سے مل کر بدل..مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مجرور.. علی حرف جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف علیہ «و» حرف عطف «علی» حرف جار «آل »مضاف «ہ» ضمیرواحد مذکر مضاف الیہ..مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف «المجتبی» صیغہ واحد مذکر اسم مفعول، اس میں ھو ضمیر مرفوع، اس کا نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت..موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور..حرف جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف.. معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر «نازلۃ» مقدر کا ظرف مستقر..«نازلۃ» صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل، اس میں ھی ضمیر مرفوع، اس کا فاعل..اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر..مبتدا اپنی خبر سے مل کر لفظاً جملہ اسمیہ خبریہ اور معنیً جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

(1) قولہ: والصلاۃ: واضح رہے کہ تصنیف و تالیف اہم ترین اور مشکل کاموں میں سے ہیں لہٰذا اس کے لیے کسی ایسے وسیلے کی ضرورت ہے جس کے ذریعہ یہ امر عظیم آسان ہو جائے، چنانچہ حمد باری تعالی کے بعد حضور نبی کریم ﷺ پر درود پاک کا ذکر فرمایا۔ دوسری خاص بات یہ ہے کہ واہب فیاض کی بارگاہ سے مسائل علمیہ کا فیضان بغیر واسطہ متصور نہیں، کیوں کہ فیاض مطلق اور مستفیض ہونے والے بندوں کے درمیان مناسبت نہیں، اس لیے کہ باری تعالی نہایتِ تقدس و تنزہ سے متصف ہے اور نفس انسانی علائق امکانیہ اور کدورات بشریہ میں ڈوبا ہوا ہے، چنانچہ دونوں کے درمیان مناسبت ضروری ہوئی اور جو واسطہ ہو اس کے لیے دو جہتیں ہونا بھی لازم، تاکہ ایک جہت سے وہ مستفید ہو اور دوسری سے مفید۔ اور یہ کمال صرف حضور سید المرسلین خلیفۃ اللہ تعالی فی الأرضین کو ہی حاصل ہے۔ کیونکہ آپ ہی تجلّیٔ اول اور نور کامل ہیں اور جسمانی حجابات اور بشری نقائص سے مبرا ہیں، لہٰذا اللہ رب العزت کی بارگاہ سے استفادہ کریں۔ اور چونکہ آپ صورت بشری میں جلوہ گر ہوئے ہیں لہٰذا تمام عالم پر افادۂ عام فرمائیں۔ خود ارشاد فرماتے ہیں: "إنما أنا قاسم والله يعطي" [بخاری شریف]

(2) قولہ: «اعلم» صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں «انت» ضمیر مرفوع اس کا فاعل «أن» حرف مشبہ بالفعل «العوامل» ذوالحال «فی» حرف جار «نحو» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر «مذکورۃ» مقدر کا ظرف مستقر.. «مذکورۃ» صیغہ واحد مؤنث اسم مفعول، اس میں ھی ضمیر اس کا نائب فاعل..«علی» حرف جار «ما» اسم موصول «الف» صیغہ واحد مذکر غائب، «ہ» ضمیر واحد مذکر غائب «الشیخ» موصوف «امام» صفتِ اول..«افضل» صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل، اس میں ھو ضمیر مرفوع، اس کا فاعل، اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر مضاف.. «علماء» مضاف الیہ، مضاف «الانام» مضاف الیہ، علماء، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم تفضیل کا مضاف الیہ، افضل اسم تفضیل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر، صفت ثانی..الشیخ موصوف اپنی دونوں صفات سے مل کر مبدل منہ «عبد» مضاف.. «قاھر» مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف «ابن» مضاف «عبد» مضاف الیہ، مضاف..«الرحمن» مضاف الیہ.. عبد مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر «ابن» کا مضاف الیہ..ابن مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفتِ اول.. «جرجانی» صیغہ واحد مذکر اسم منسوب، اس میں ھو ضمیر مرفوع، اس کا نائب فاعل، اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفتِ ثانی عبد القاہر، موصوف اپنی دونوں صفات سے مل کر بدل..مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر الّف کا فاعل..الّف فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر اسم موصول کا صلہ..اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور.. علی حرف جار اپنے مجرور سے مل کر مذکورۃ کا ظرف لغو..مذکورۃ اسم مفعول اپنے نائب فاعل، ظرف مستقر اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال..ذوالحال اپنے حال سے مل کر إنَّ حرف مشبہ بالفعل کا اسم..

(3) قولہ: «سقی» صیغہ واحد مذکر غائب، «اللہ» اسم جلالت اس کا فاعل «ثرا» مضاف..«ہ» ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور مضاف الیہ..مضاف اپنے مضاف الیہ سے

=

وجعل[1] الجنة مثواه» مائة[2] عاملٍ لفظية[3] و معنوية، فاللفظية[4] منها على ضربين: سماعية وقياسية، فالسماعية[5] منها أحد و تسعون عاملا، والقياسية[6] منها سبعة عوامل، ....

مل کر سقی فعل کا مفعول بہ..سقی فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ دعائیہ انشائیہ معترضہ ہوا۔

(1) قوله: «و»

حرف عطف.. «جعل» صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں ھو ضمیر مرفوع، اس کا فاعل.. «جنة» مفعول بہ اول..«مثوا» مضاف «ہ» ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے «عبد القاھر»، مضاف الیہ..

(2) قوله: «مائة» ممیز مضاف «عامل» تمیز مضاف الیہ.. ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر «أن» حرف مشبہ بالفعل کی خبر.. حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر بتاویل مفرد مفعول بہ.. «اعلم» فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(3) قوله: «لفظية» صیغہ واحد مؤنث اسم منسوب، اس میں ہی ضمیر مرفوع راجع بسوئے «عوامل» اس کا نائب فاعل.. اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.. عوامل موصوف محذوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا محذوف «بعضها» کی خبر اس میں بعض مضاف ھا ضمیر واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے «مائة عامل»، مضاف الیہ.. بعض مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نوٹ:

معنوية کی ترکیب بالکل اسی طرح ہوگی۔ بس آخر میں جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، کہنا ہوگا۔

(4) قوله: فاللفظية «ف» تفصیلیہ.. «اللفظية» صیغہ واحد مؤنث اسم منسوب، اس میں «ھی» ضمیر مرفوع، اس کا نائب فاعل.. اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.. بعضھا موصوف محذوف اپنی صفت سے مل کر ذوالحال.. «من» حرف جار.. «ھا» ضمیر واحد مؤنث مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر «ثابتة» مقدر کا ظرف مستقر.. «ثابتة» صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل، اس میں «ھي» ضمیر مرفوع اس کا فاعل.. اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال.. ذوالحال اپنے حال سے مل کر مبتدا.. «علی» حرف جار «ضربين» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر «ثابتة» کا ظرف مستقر.. «ثابتة» صیغہ واحد مؤنث اس میں «ھي» ضمیر مرفوع اس کا فاعل.. اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔ یہاں بھی وہی ترکیب ہوگی، یعنی انہیں مبتدا محذوف کی خبر بنائیں۔ سماعیۃ کا مبتدا «احدھما» اور قیاسیۃ کا «ثانیھما» نکالیں گے۔

(5) قوله: فالسماعية «ف» تفصیلیہ «السماعية» صیغہ واحد مؤنث اسم منسوب، اس میں «ھي» ضمیر مرفوع اس کا نائب فاعل.. اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.. موصوف محذوف اپنی صفت سے مل کر ذوالحال «من» حرف جار.. «ھا» ضمیر واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے ذوالحال، مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر «ثابتة» مقدر کا ظرف مستقر.. «ثابتة» صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل، اس میں «ھي» ضمیر مرفوع اس کا فاعل.. اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال.. ذوالحال اپنے حال سے مل کر مبتدا.. «احد» معطوف علیہ. «و» حرف عطف.. «تسعون» معطوف.. معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ممیز.. «عاملا» تمیز. ممیز اپنی تمیز سے مل کر خبر.. مبتدا اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

(6) قوله: والقياسية «و» حرف عطف.. «القياسية» صیغہ واحد مؤنث، اس میں «ھي» ضمیر مرفوع اس کا نائب فاعل. اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.. موصوف محذوف اپنی صفت سے مل کر ذوالحال.. «من» حرف جار. «ھا» ضمیر مجرور. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر «ثابتة» مقدر کا ظرف

والمعنوية[1] منها عددان، وتتنوع[2] السماعية منها على ثلثة عشر نوعاً.

النوع الاول:[3]

حروف تجرّ الاسم فقط[4]، وتسمى حروفًا جارّةً. وهي سبعة عشر حرفًا: الباء[5] للالصاق[6]، ....

=

مستقر.. «ثابتة» صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل، اس میں ھي ضمیر اس کا فاعل اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال.. ذوالحال اپنے حال سے مل کر مبتدا «سبعۃ» ممیز مضاف.. عوامل تمییز مضاف الیہ.. ممیز مضاف اپنی تمییز مضاف الیہ سے مل کر خبر.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

(1) قوله: والمعنوية «و» واؤ حرف عطف.. «المعنوية» اسم منسوب، اس میں ھي ضمیر مرفوع اس کا نائب فاعل.. اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت.. موصوف محذوف اپنی صفت سے مل کر ذوالحال «من» حرف جار «ها» ضمیر مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابتة مقدر کا ظرف مستقر.. «ثابتة» اسمیں ھي ضمیر، اس کا فاعل اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال.. ذوالحال اپنے حال سے مل کر مبتدا.. «عددان» خبر.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

(2) قوله: وتتنوع «و» عاطفہ.. «تتنوع»، فعل مضارع «السماعية» اس میں ھي ضمیر اس کا نائب فاعل.. اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت.. موصوف محذوف العوامل اپنی صفت سے مل کر ذوالحال.. «من» حرف جار.. «ها» ضمیر مجرور.. جار اپنے مجرور سے مل کر ثابتة مقدر کا ظرف مستقر.. ثابتة اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل.. «على» حرف جار «ثلثة» ممیز.. «نوعا» تمیز.. ممیز اپنی تمیز سے مل کر مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر «تتنوع» فعل کا ظرف لغو.. تتنوع فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

(3) قوله: «النوع» موصوف.. «الاول» اسم تفضیل، اس میں ھي ضمیر، اس کا فاعل.. اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا.. «حروف» موصوف.. «تجر» فعل مضارع اس میں ھي ضمیر اس کا فاعل «اسم» مفعول بہ.. فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صفت.. موصوف اپنی صفت سے مل خبر.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(4) قوله: فقط «ف» فصیحہ.. «قط» اسم فعل بمعنی «انتہ» واحد مذکر حاضر معروف.. اس میں أنت ضمیر اس کا فاعل.. اسم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر شرط محذوف «اذا جررت بها الاسم» کی جزاء، اس میں «اذا» ظرف زمان، مفعول فیہ مقدم.. جررت فعل ماضی اس میں أنت ضمیر مرفوع اس کا فاعل.. «ب» حرف جار.. «ها» ضمیر مجرور حرفِ جار اپنے مجرور سے مل کر جررت فعل کا ظرف لغو.. «الاسم» مفعول بہ.. جررت فعل اپنے فاعل، مفعول فیہ مقدم، ظرف لغو اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط.. شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ «و» عاطفہ.. «تسمی» فعل مضارع مثبت مجہول، اس میں ھي ضمیر، اس کا نائب فاعل۔

(5) قوله: «الباء» مبتدا.. «لام» حرف جار «الصاق» مجرور معطوف علیہ.. «و» حرف عطف.. «لام» حرف جار.. «الاستعانة» مجرور معطوف.. معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ثابتة مقدر کا ظرف مستقر.. «ثابتة» اس فاعل، اس میں ھي ضمیر اس کا فاعل.. اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(6) یعنی «باء» اس چیز کا افادہ کرنے کے لئے آتا ہے کہ ایک شی اس کے مجرور سے ملصق ہے خواہ وہ لصوق حقیقۃ ہو جیسے "به داء" یا مجازا ہو جیسے "مررت بزيد" اس

=

وهو[1] اتصال الشيء بالشيء إماحقيقةً، نحو به داء[2]، وإما مجازًا، نحو مررت بزيدٍ[3]، أي: التصق[4] مروري بمكان يقرب منه زيد، وللاستعانة[5]، نحو كتبت بالقلم[6]. وقد تكون[7]

=

لئے کہ اس دوسری مثال میں باء جارہ متکلم کے مرور کا زید سے لصوق کا فائدہ دے رہا ہے۔ اور یہ لصوق حقیقی نہیں بلکہ مجازی ہے۔ اس لئے کہ مرور در حقیقت اس مکان سے ملصق ہے کہ جس مکان سے قربت کی وجہ سے زید سے مرور کے لصوق کا حکم لگایا۔ خیال رہے کہ باء جارہ مبنی برکسر ہے۔

(1) قوله: «و»

عاطفه «هو» ضمیر مبتدا.. «اتصال» مصدر مضاف «الشيء» مضاف الیہ، اس کا فاعل «ب» حرف جار.. «الشيء» مجرور.. اتصال مصدر اپنے مضاف الیہ فاعل اور ظرف لغو سے مل کر ممیز.. «إما» حرف تردید.. «حقيقةً» معطوف علیہ.. «و» زائد «إما» حرف عطف.. مجازًا معطوف.. معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر تمیز.. ممیز اپنی تمیز سے مل کر خبر.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب: «نحو» مضاف.. «به داء» مراد اللفظ مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مقدر کی خبر..

(2) قوله: به

«ب» حرف جار «ہ» ضمیر مجرور.. جار اپنے مجرور سے مل کر ثابت مقدر کا ظرف مستقر «ثابت» اسم فاعل، اس میں هو ضمیر مرفوع، اس کا فاعل.. اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مقدم.. «داء» مبتدائے مؤخر.. مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(3) قوله: ترکیب: «نحو» مضاف.. «مررت بزيد» مراد اللفظ مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مبتدا مقدر کی خبر.. «مررت» فعل ماضی اس میں ضمیر مرفوع اس کا فاعل «ب» حرف جار. «زيد» مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو۔ مررت فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(4) قوله: «أي» حرف تفسیر.. «التصق» فعل ماضی «مرور» مصدر مضاف.. «ي» ضمیر، مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر فعل اس کا فاعل.. مضاف اپنے مضاف الیہ فاعل سے مل کر التصق کا فاعل.. «ب» حرف جار.. «مكان» موصوف.. «يقرب» فعل مضارع «من» حرف جار.. «ہ» ضمیر مجرور متصل، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو.. «زيد» فاعل.. «يقرب» فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت.. موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور.. «ب» حرف جار اپنے مجرور سے مل کر «التصق» فعل کا ظرف لغو.. «التصق» فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔

(5) قوله: للاستعانة: کی ترکیب، الباء للالصاق کے ساتھ گزر گئی۔ اور .. نحو کتبت بالقلم کی حسب سابق دو ترکیبیں ہوں گی۔ ترکیب (۱): «نحو» مضاف.. «كتبت بالقلم» مراد اللفظ مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مقدر کی خبر.. ترکیب (۲): «كتبت» فعل ماضی، اس میں ت ضمیر مرفوع، اس کا فاعل.. «ب» حرف جار.. «القلم» مجرور.. جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو.. کتبت فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(6) قوله: للاستعانة: یعنی باء جارہ، استعانت کے لئے آتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ فعل کا فاعل اس کے مدخول و مجرور سے صدور فعل کے لئے مدد چاہتا ہے جیسے "كتبت بالقلم" چنانچہ متکلم کہ فعل کا فاعل ہے قلم سے جو باء کا مجرور ہے صدور کتابت کے لئے مدد چاہتا ہے۔ اور یہ باء آلہ فعل پر داخل ہوتا ہے۔

(7) قوله: «و» حرف عطف.. «قد» حرف تحقیق برائے تقلیل.. «تكون» فعل مضارع از افعال ناقصہ، اس میں هي، ضمیر مرفوع، اس کا اسم «لام» حرف جار.. «التعليل» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف علیہ «لام» حرف جار.. «المصاحبة» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف «لام» حرف جار.. «التعدية» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف.. «لام» حرف جار «المقابلة» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف.. «لام» حرف

=

للتعليل، نحو قوله تعالى[1]: ﴿إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ﴾ وللمصاحبة[2]، نحو اشتريت الفرس بسرجه[3]. وللتعدية، نحو قوله تعالى: ﴿ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ﴾. ونحو ذهبت بزيد، أي:أذهبته. وللمقابلة، نحو اشتريت العبد بالفرس[4]. وللقسم، نحو بالله لأفعلن

=

جار..«القسم» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف..«لام» حرف جار..«الاستعطاف» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف..«لام» حرف جار..«الظرفية» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف..«لام» حرف جار..«الزيادة» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف.. للتعليل، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر ثابتة مقدر کا ظرف مستقر..«ثابتة» اسم فاعل، اس میں هي ضمیر مرفوع اس کا فاعل..

(1) قوله: «نحو» مضاف..«قول» مصدر مضاف الیہ، مضاف..«ہ» ضمیر، مجرور ذوالحال «تعالیٰ» فعل ماضی، اس میں هو، ضمیر، اس کا فاعل تعالی فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال.. ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، قول مصدر کا فاعل.. مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ فاعل سے مل کر مبدل منہ. «إن» حرف مشبہ بالفعل..«کم» ضمیر، «إن» کا اسم..«ظلمتم» جمع مذکر حاضر، اس میں «تم» ضمیر مرفوع اس کا فاعل «أنفس» مضاف..«کم» ضمیر مضاف الیہ.. انفس مضاف، اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ..«ب» حرف جار..«اتخاذ» مصدر مضاف..«کم» ضمیر، مضاف الیہ، اس کا فاعل، «عجل» مفعول بہ اول. «إلها» مقدر، مفعول بہ ثانی۔ اتخاذ، مصدر اپنے مضاف الیہ فاعل اور دونوں مفعولات سے مل کر مجرور.. ب حرف جار اپنے مجرور سے مل کر «ظلمتم» فعل کا ظرف لغو.. ظلمتم فعل، اپنے فاعل، مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ، ہو کر إنَّ حرف مشبہ بالفعل کی خبر.. إنّ حرف مشبہ بالفعل، اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مراد اللفظ بدل۔ مبدل منہ اپنے بدل کے ساتھ «نحو» کا مضاف الیہ..«نحو» مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مقدر کی خبر..

(2) یعنی باء جارہ مصاحبت کے لئے آتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس بات کا افادہ کرتا ہے کہ اس کا مجرور فعل میں دوسرے کا شریک ہے جیسے "اشتريت الفرس بسرجه" چنانچہ باء جارہ نے اس بات کا افادہ کیا کہ خریداری میں سرج فرس کا شریک ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے مقام پر لفظ "مع" کو رکھا جائے تو معنی میں خلل واقع نہ ہو۔

(3) قوله: «نحو» مضاف..«اشتريت الفرس بسرجه» مراد اللفظ مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مقدر کی خبر.. **نوٹ:**۔ وللتعدية کی ترکیب وقد تكون للتعليل کے ساتھ گزر گئی۔ ترکیب: «نحو» مضاف..«قول» مصدر مضاف الیہ، مضاف..«ہ»، مجرور ذوالحال تعالی حال.. مبدل منہ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، قول مصدر کا فاعل..«ذهب» فعل «الله» اسم جلالت، اس کا فاعل..«ب» حرف جار.. نور مضاف..«هم» ضمیر مضاف الیہ.. ذهب فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ، ہو کر مراد اللفظ بدل۔ مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مضاف الیہ.. نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مقدر کی خبر.. ترکیب: «و» عاطفہ..«نحو» مضاف..«ذهبت بزيد» مراد اللفظ مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مقدر کی خبر..«أي» حرف تفسیر.. «أذهبت» فعل ماضی، اس میں ت ضمیر مرفوع اس کا فاعل «ہ» ضمیر مفعول بہ.. أذهبت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(4) قوله: «نحو» مضاف.. اشتريت العبد بالفرس مراد اللفظ مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مقدر کی خبر.. ترکیب(۱):۔«نحو» مضاف..«بالله لأفعلن كذا» مراد اللفظ مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مقدر کی خبر.. ترکیب(۲)۔«ب» حرف جار، برائے قسم..«الله»، اسم جلالت، مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر أقسم فعل کا ظرف مستقر..«أقسم» فعل مضارع، اس میں انا ضمیر مرفوع اس کا فاعل.. أقسم، فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر

=

كذا. و للاستعطافِ، نحوارحم بزيد[1]. وللظرفية، نحو زيد بالبلد[2]. وللزيادة، نحو قوله تعالى: ﴿وَ لَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ واللام للاختصاص[3]، نحو الجل للفرس[4]. وللزيادة، نحو ردف لكم[5]، أي: ردفكم. وللتعليل، نحو جئتك لِإكرامكَ[6]. وللقسم،

سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا۔ «لأفعلن» فعل مستقبل، اس میں انا ضمیر مرفوع اس کا فاعل.. «کذا» اسم کنایہ مفعول بہ.. لافعلن، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جواب قسم ہوا۔

(1) قوله: «نحو» مضاف.. «ارحم بزید» مراد اللفظ مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مقدر کی خبر.. ترکیب (۲):۔ «ارحم» امر حاضر اس میں انت ضمیر مرفوع اس کا فاعل.. «ب» حرف جار.. «زید» مجرور.. جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو.. ارحم فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(2) قوله: «نحو» مضاف.. « زید بالبلد » مراد اللفظ مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مقدر کی خبر.. ترکیب:۔ «نحو» مضاف.. قول مصدر مضاف الیہ، مضاف.. «ہ» ضمیر ذوالحال «تعالی» حال ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، قول مصدر کا فاعل.. مبدل منہ۔ «و» حرف عطف.. « لاتلقوا» نہی حاضر، اس میں واو ضمیر مرفوع، اس کا فاعل.. «باء» حرف جار، زائد.. «ایدی »مضاف.. «کم »ضمیر مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر باعتبارِ محل مفعول بہ.. «الی »حرف جار.. «تہلکہ »مجرور.. لاتلقوا فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوفہ ہوکر، مراد اللفظ بدل مبدل منہ بدل سے مل کر نحو کا مضاف الیہ.. نحو: مضاف اپنے مضاف الیہ مل کر مثالہ مقدر کی خبر.. نوٹ:۔ یہاں بھی حسب سابق، لام کے پہلے معنیٰ کو معطوف علیہ اور باقی کو معطوف قرار دے کر خبر بنائیں گے پھر مثالوں کی ترکیب علاحدہ کی جائے۔

(3) قوله: «و »حرف عطف.. «اللام »مبتدا.. «لام »حرف جار «اختصاص »مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف علیہ.. «و »حرف عطف «زیادۃ» معطوف «و» حرف عطف.. «لام »حرف جار« تعلیل »مجرور معطوف «و »حرف عطف «لام »حرف جار« قسم »مجرور معطوف «و »حرف عطف« لام» حرف جار.. «معاقبۃ »مجرور.. مل کر معطوف.. معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر ثابتۃ مقدر کا ظرف مستقر..

(4) قوله: «نحو» مضاف.. الجل للفرس مراد اللفظ مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مقدر کی خبر.. ترکیب:۔ «نحو »مضاف.. «ردف لکم »مراد اللفظ مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مقدر کی خبر.. ترکیب:۔ «ردف» فعل ماضی بعض اس کا فاعل، جو آگے آیت پاک میں موجود ہے« لام» حرف جار زائد.. «کم »ضمیر مفعول بہ.. ردف فعل، اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ «أی» حرفِ تفسیر.. «ردف »فعل ماضی بعض اس کا فاعل، جو آگے آیت پاک میں موجود ہے.. «کم »ضمیر.. ردف فعل، اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔

(5) خیال رہے کہ لام جارہ جب اسم ظاہر پر داخل ہو تو مکسور ہوتا ہے۔ اور مضمر پر داخل ہو تو مفتوح ہوتا ہے۔ اس لئے کہ لام کی اصل فتح ہے۔ اسم ظاہر پر دخول کی صورت میں لام کو فتح اس لئے نہیں دیا گیا کہ کہیں لام ابتدا سے اس کا التباس نہ ہو اور مجرور مبتدا سے ملتبس نہ ہو۔

(6) قوله: «نحو» مضاف.. «جئتک لاکرامك» مراد اللفظ مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مقدر کی خبر.. ترکیب (۲): «جئت» فعل ماضی اس میں ضمیر مرفوع اس کا فاعل.. ک ضمیر مفعول بہ «لام» حرف جار.. «اکرام »مصدر مضاف.. « ک » ضمیر، مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.. لام حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو.. جئت فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

نحو لله لایؤخر الأجل[1]. وللمعاقبة، نحو لزم الشر للشقاوة[2]. ومن و هي لابتداء الغاية[3]، نحو سرت من البصرة إلى الكوفة. وللتبعيض، نحو أخذت من الدراهم[4]، أي: بعض الدراهم. وللتبيين، نحو قوله تعالى[5]: ﴿فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ﴾ أي: الرجس

---

(1) قوله: «نحو» مضاف.. «لله لا يؤخر الاجل» مراد اللفظ مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مقدر کی خبر.. ترکیب(۲):۔ لام حرفِ جار برائے قسم «الله» اسم جلالت، مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر «اقسم» فعل مقدر کا ظرف مستقر.. «اقسم» فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا۔ لایؤخر فعل مضارع «اجل» نائب فاعل.. لایؤخر فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جواب قسم ہوا۔

(2) قوله: «نحو» مضاف.. «لزم الشر للشقاوة» مراد اللفظ مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مقدر کی خبر.. ترکیب:۔ «لزم» فعل ماضی، اس میں «هو» ضمیر مرفوع اس کا فاعل.. «شر» مفعول بہ «لام» حرف جار.. «شقاوة» مجرور.. «لزم» فعل، اپنے فاعل، مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب:۔ «واو» عاطفہ.. «من» مبتدائے اول.. «و» زائدہ.. «هی» ضمیر مبتدائے ثانی.. «لام» حرف جار.. «ابتداء» مصدر مضاف.. «الغاية» مضاف الیہ.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف علیہ.. «و» حرف عطف.. «لام» حرف جار.. «التبعيض» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف.. «لام» حرف جار.. «تبيين» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف.. «لام» حرف جار «الزيادة» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف.. معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر «ثابتة» مقدر کا ظرف مستقر.. ترکیب:۔ «نحو» مضاف.. «سرت من البصرة إلى الكوفة» مراد اللفظ مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مقدر کی خبر.. ترکیب:۔ «سرت» فعل ماضی ضمیر مرفوع اس کا فاعل «من» حرف جار.. «بصرة» مجرور ظرف لغو اول «إلى» حرف جار «الكوفة» مجرور ظرف لغو ثانی.. «سرت» فعل اپنے فاعل، ظرف لغو اول اور ثانی سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(3) خیال رہے کہ ''من'' کبھی کسی فعل کی مکان سے ابتداء کے لئے آتا ہے جب کہ اس کا مجرور و مدخول مکان ہو جیسے ''سرت من البصرة الى الكوفة'' اور کبھی فعل کی زمان سے ابتدا کے لئے آتا ہے جب اس کا مجرور زمان ہو جیسے ''صمت من يوم الجمعة الى الاثنين'' نحاۃ کوفہ کے نزدیک کلمہ ''من'' زمان میں بھی ابتدا کے لئے بطور حقیقت ہے۔ لیکن نحاۃ بصرہ کے نزدیک غیر زمان کے لئے حقیقت ہے۔ خواہ وہ غیر زمان مکان ہو جیسے مثال مذکور، یا غیر مکان جیسے ''هذا الكتاب من زيد الى عمرو''۔

(4) قوله: «نحو» مضاف.. «أخذت من الدراهم أي بعض الدراهم» مراد اللفظ مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر «مثالہ» مقدر کی خبر.. ترکیب:۔ «اخذت» فعل ماضی اس میں «ت» ضمیر مرفوع اس کا فاعل.. «من» حرف جار «دراهم» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر «ثابتا» مقدر کا ظرف مستقر.. أخذت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ «أي» حرف تفسیر.. «بعض» مضاف.. «دراهم» مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر «فعل محذوف اخذت» کا مفعول بہ.. اخذت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔

(5) قوله: «نحو» مضاف.. «قول» مصدر مضاف الیہ، مضاف.. «ہ» ضمیر ذوالحال «تعالیٰ» حال.. ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ اور قول مصدر کا فاعل مبدل منہ.. «ف» سببیہ.. «اجتنبوا» امر حاضر معروف، اس میں واؤ ضمیر مرفوع، اس کا فاعل.. «رجس» ذوالحال.. «من» حرف جار.. «أوثان» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابتا مقدر کا ظرف مستقر.. حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ.. اجتنبوا فعل اپنے فاعل، مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر، مراد اللفظ بدل۔ مبدل منہ بدل سے مل کر نحو کا مضاف الیہ.. نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مقدر کی خبر.. «أي» حرف تفسیر.. «الرجس» موصوف «الذي» اسم

الذي هو الأوثان. وللزيادة، نحو قوله تعالى[1]: ﴿يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوبِكُمْ﴾ وإلى[2] لانتهاء الغاية في المكان، نحو[3] سرت من البصرة إلى الكوفة. وللمصاحبة، نحو قوله تعالى: ﴿وَلَا تَأْكُلُوٓا أَمْوَالَهُمْ إِلَىٰٓ أَمْوَالِكُمْ﴾ أي: مع أموالكم. وقد يكون[4] مابعدها داخلا في ما قبلها إن

موصول.. «هو» ضمیر مبتدا.. «أوثان» خبر.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر صلہ.. اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت.. سے مل کر فعل محذوف اجتنبوا کا مفعول بہ.. اجتنبوا فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مفسرہ ہوا۔

(1) قوله: «نحو»

مضاف.. «قول» مصدر مضاف الیہ، مضاف.. «ہ» ضمیر ذوالحال.. «تعالیٰ» حال.. ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ اور قول مصدر کا فاعل.. «یغفر» فعل مضارع، اس میں ھو ضمیر مرفوع اس کا فاعل.. «لام» حرف جار.. «کم» ضمیر مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر یغفر فعل کا ظرف لغو. «من» حرف جار زائد «ذنوب» مضاف. «کم» ضمیر، مجرور متصل، مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر باعتبار محل، مفعول بہ..

(2) قوله: «واؤ» عاطفہ.. «إلی» مراد اللفظ مبتدا.. «لام» حرف جار.. «انتھاء» مصدر مضاف.. «غایۃ» مضاف الیہ.. «في» حرف جار.. «المکان» مجرور.. ظرف لغو. مجموعہ معطوف علیہ.. «و» حرف عطف.. «لام» حرف جار.. «المصاحبۃ» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف.. معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر «ثابتۃ» مقدر کا ظرف مستقر.. یہ مجموعہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر.. «إلی» مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا'

(3) قوله: «نحو» مضاف.. «سرت من البصرۃ إلی الکوفۃ» مراد اللفظ مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مقدر کی خبر.. ترکیب:۔ «سرت» فعل ماضی بافاعل «من» حرف جار.. «بصرۃ» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو اول.. «إلی» حرف جار.. «الکوفۃ» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو ثانی.. سرت فعل اپنے فاعل، ظرف لغو اول اور ثانی سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(4) قوله: «و» عاطفہ.. «قد» حرف تحقیق برائے تقلیل.. «یکون» از افعال ناقصہ.. «ما» اسم موصول «بعد» مضاف «ھا» ضمیر مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر «ثبت» فعل مقدر کا مفعول فیہ «ثبت» فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ.. اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر یکون کا اسم.. «داخلا» اسم فاعل «فی» حرف جار «ما» اسم موصول «قبل» مضاف «ھا» ضمیر مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر «ثبت» فعل مقدر کا مفعول فیہ.. «ثبت» فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ.. اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور.. فی حرف جار اپنے مجرور سے مل کر داخلا اسم فاعل کا ظرف لغو.. داخلا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر.. یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ، ہوکر جزائے مقدم.. «إن» حرف شرط.. «کان» از افعال ناقصہ.. «ما» اسم موصول «بعد» مضاف.. «ھا» ضمیر مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ثبت، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ.. اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر «کان» کا اسم.. «من» حرف جار.. «جنس» مضاف.. «ما» اسم موصول.. «قبل» مضاف.. «ھا» ضمیر مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر «ثبت» فعل مقدر کا مفعول فیہ.. ثبت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ.. اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.. من حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابتا مقدر کا ظرف مستقر.. کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط مؤخر.. شرط مؤخر اپنی جزائے مقدم سے ملکر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

كان ما بعدها من جنس ماقبلها، نحو قوله تعالى: ﴿فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ﴾ وقد لايكون[1] ما بعدها داخلا في ماقبلها إن لم يكن ما بعدها من جنس ما قبلها، نحو قوله تعالى[2]: ﴿ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ﴾. وحتى[3] لانتهاء الغاية في الزمان، نحو نمت البارحة حتى الصباح، وفي المكان، نحو سرت البلد حتى السوق[4]. وللمصاحبة، نحو قرأت

---

(1) قوله: «و» عاطفه.. «قد» حرف تحقيق برائے تقلیل.. «لایکون» فعل مضارع «ما» اسم موصول.. «بعد» مضاف.. «ها» ضمیر مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر «ثبت» فعل مقدر کا مفعول فیہ.. «داخلا» بافاعل اسم فاعل «فی» حرف جار.. «ما» اسم موصول.. «قبل» مضاف «ها» ضمیر مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر «ثبت» فعل مقدر کا مفعول فیہ.. «إن» حرف شرط.. «لم یکن» فعل مستقبل «ما» اسم موصول.. «بعد» مضاف.. «ها» ضمیر مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر «ثبت» فعل مقدر کا مفعول فیہ.. «من» حرف جار.. «جنس» مضاف «ما» اسم موصول.. «قبل» مضاف.. «ها» ضمیر مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر «ثبت» فعل مقدر کا مفعول فیہ.. اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.. فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط مؤخر. شرط مؤخر اپنی جزائے مقدم سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

(2) قوله: «نحو» مضاف.. «قول» مصدر مضاف الیہ، مضاف.. «ہ» ضمیر ذو الحال.. «تعالی» حال مبدل منہ.. «ثم» حرف عطف.. «اتموا» امر حاضر بافاعل «صیام» مفعول بہ. «إلی» حرف جار. «لیل» مجرور. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر اتموا فعل کا ظرف لغو.. اتموا فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوفہ ہو کر مراد اللفظ بدل۔ مبدل منہ بدل کے ساتھ نحو کا مضاف الیہ.. نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مقدر کی خبر..

(3) قوله: ترکیب:۔ «و» عاطفہ.. «حتی» مبتدا.. حرف جار. «انتهاء» مصدر مضاف.. «الغایة» مضاف الیہ.. «فی» حرف جار.. «مکان» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف.. معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر انتہاء مصدر کا ظرف لغو. انتہاء مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر مجرور.. «و» حرف عطف.. «لام» حرف جار.. «مصاحبة» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف.. معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ثابتۃ مقدر کا ظرف مستقر.. اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر، شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ «نحو» مضاف.. «نمت البارحة حتی الصباح» مراد اللفظ مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مقدر کی خبر.. ترکیب:۔ «نحو» مضاف.. «سرت البلد حتی السوق» مراد اللفظ مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مقدر کی خبر.. ترکیب:۔ «نحو» مضاف.. «قرأت وردی حتی الدعاء» مراد اللفظ مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مقدر کی خبر.. ترکیب:۔ «و» عاطفہ.. «ما» اسم موصول.. «بعد» مضاف «ها» ضمیر مضاف الیہ.. اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا.. «قد» حرف تحقیق برائے تقلیل «یکون».. از افعال ناقصہ.. اس میں ضمیر ھو مرفوع اس کا اسم.. «داخلا» اسم فاعل.. خبر «یکون» فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر.. ترکیب:۔ «و» عاطفہ.. حرف تحقیق برائے تقلیل.. «لایکون» فعل ناقص اس میں ھو ضمیر مرفوع.. اس کا اسم.. «داخلا».. خبر «لایکون» فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ ترکیب: «نحو» مضاف.. «مثال» موصوف.. الف لام بمعنی اسم «الذي» موصول.. «مذکور» اسم مفعول، اس میں ھو ضمیر مرفوع، اس کا نائب فاعل.. اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صلہ.. موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت.. مثال موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ.. نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مقدر کی خبر..

(4) "حتی" "إلی" کی طرح ہے۔ کہ جس طرح "إلی" انتہاء غایت کے لئے آتا ہے اسی طرح "حتی" بھی انتہاء غایت کے لئے آتا ہے۔ لیکن دونوں کے درمیان فرق

وردي حتى الدعاء، أي: مع الدُّعاءِ. وما بعدها قد يكون داخلا في حكم ما قبلها، نحو أكلت السمكة حتى رأسها. وقدلايكون داخلا فيه نحو المثال المذكور، وهي مختصة[1] بالاسم الظاهر بخلافِ «إلى». فلا يقال[2]: حتّاه، ويقال: إليه، وعلى[3] للاستعلاءِ، نحو زيد على السطح، وعليه دين، وقد تكون[4] بمعنى الباء، نحو مررت عليه[5]، بمعنى مررت به.

اس طرح ہے کہ "حتی" کے ماقبل اسی شی کا ذکر لفظا یا تقدیرا ضروری ہے جو ذو اجزاء ہو بخلاف "إلى" نیز "حتی" کا مابعد ماقبل میں داخل ہونا اظہر ہے بخلاف "إلى" کہ اس میں عدم دخول اظہر ہے۔

(1) قوله: «و» عاطفه..

«هي» ضمیر مبتدا.. «مختصة» اسم مفعول، اس میں هی ضمیر مرفوع ذوالحال.. «ب» حرف جار.. «اسم» موصوف.. «ظاهر» صفت. موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر «مختصة» کا ظرف لغو. «ب» حرف جار. «خلاف» مضاف.. «إلى» مراد اللفظ مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.. «مختصة» اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.. مبتدا.. اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

(2) قوله: فلايقال

«ف» فصیحہ.. «لا يقال» فعل مضارع «حتاه» مراد اللفظ فعل مجہول کا نائب فاعل.. لا یقال فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط محذوف «إذا كان الامر كذا لک» کی جزاء.. «و» عاطفہ.. «يقال» فعل «إليه» مراد اللفظ فعل مجہول کا نائب فاعل.. یقال فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

(3) قوله: «و»

حرف عطف.. «على» مراد اللفظ مبتدا.. «لام» حرف جار.. «استعلاء» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابتة مقدر کا ظرف مستقر.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ ترکیب:۔ «نحو» مضاف.. «زيد على السطح» معطوف علیہ.. «و» حرف عطف.. «عليه دين» معطوف.. معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مراد اللفظ مضاف الیہ.. «نحو» مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر «مثالة» مقدر کی خبر..

(4) قوله: «و» حرف عاطف..

«قد» حرف تحقیق برائے تقلیل.. «تكون» از افعال ناقصہ.. اس میں هی ضمیر مرفوع.. اس کا اسم «ب» حرف جار.. «معنى» مضاف.. «الباء» مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.. ب حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابتة مقدر کا ظرف مستقر.. ت کون فعل ناقص، اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

(5) قوله: «نحو» مضاف.. «مررت عليه» مراد اللفظ ذوالحال.. «ب» حرف جار.. «معنى» مضاف.. مراد اللفظ مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ثابتا مقدر کا ظرف مستقر.. «ثابتا» اسم فاعل، اس میں ہو ضمیر مرفوع اس کا فاعل.. اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال.. «مررت عليه» ذوالحال اپنے حال سے مل کر نحو کا مضاف الیہ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مقدر کی خبر.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وقدتكون[1] بمعنى «في» نحو قوله تعالى: ﴿وَإِنْ كُنتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ﴾ أي: في سفر. وعن[2] للبعد والمجاوزة، نحو رميت السهم عن القوس[3]. و في للظرفية، نحوالمال فى الكيس، ونظرت في الكتاب. وللاستعلاء، نحو قوله تعالى: ﴿وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ فِي جُذُوعِ النَّخْلِ﴾ والكاف[4] للتشبيه، نحو زيد كالأسد. وقد تكون زائدة، نحو قوله تعالى: ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ﴾. ومذ و منذ لابتداء الغاية فى الزمان الماضي، نحوما رأيته مذ يوم الجمعة[5]، أو منذ يوم الجمعة،

---

(1) قوله: «و» حرف عاطف..«قد» حرف تحقیق برائے تقلیل..«تکون» ازافعال ناقصہ..اس میں ھی ضمیر مرفوع اس کا اسم «ب» حرف جار..«المعنی» مضاف..«في» مراد اللفظ مضاف الیہ..مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کرمجرور..«ثابتة» مقدر کاظرف مستقر..«تکون» فعل ناقص، اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔(ا) اس کی ترکیب گزشتہ عبارتوں کی روشنی میں آسان ہے۔

(2) قوله: «و» عاطفہ..«عن» مراد اللفظ مبتدا..«لام» حرف جار..«بعد» معطوف علیہ..«و» عاطفہ..«المجاوزة» معطوف..سے مل کر مجرور..لام حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابتة مقدر کاظرف مستقر..«ثابتة» اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر، شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر..مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ترکیب:۔ «نحو» مضاف..«رمیت السهم عن القوس» مراد اللفظ مضاف الیہ..مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مقدر کی خبر..مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔«في» سے یہاں تک عبارت کی ترکیب مثل سابق سمجھی جائے۔

(3) یعنی حروف جارہ میں سے "عن" ہے جو اس لئے موضوع ہے کہ اس کے مجرور سے کوئی شی متجاوز ہو جیسے "رمیت السهم عن القوس" یا اس کا مجرور کسی شی سے مجاوز ہو جیسے "اطعمه عن الجوع" خلاصہ کلام یہ ہے کہ "عن" شی آخر کی مجاوزت کے لئے موضوع ہے۔خواہ یہ مجاوزت اس طرح ہو کہ وہ شی ثانی زائل ہو جائے اور شی ثالث تک پہنچ جائے جیسے "رمیت السهم عن القوس الی الصید" یا اس طرح ہو کہ شی ثالث تک پہونچ جائے لیکن شی ثانی سے زائل نہ ہو جیسے "اخذت عنه العلم" یا اس طرح کہ شی ثانی سے زائل ہو جائے لیکن شی ثالث تک نہ پہونچے جیسے "ادیت عنه الدین"۔

(4) قوله: «و» عاطفہ..«الکاف» مبتدا..«لام» حرف جار..«تشبیه» مجرور..حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابتة مقدر کاظرف مستقر..شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر..مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ترکیب:۔ «نحو» مضاف..«زید کالاسد» مراد اللفظ مضاف الیہ..نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مقدر کی خبر..«نحو قوله تعالی لیس کمثله شيء» (ا) اس کی ترکیب اس طرح کی گزشتہ عبارت کے مطابق سمجھی جائے۔

(5) قوله: «و» حرف عطف..«مذ» معطوف علیہ..«و» حرف عطف..«منذ» معطوف..معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مراد اللفظ مبتدا..«لام» حرف جار..«ابتداء» مصدر مضاف..«الغایة» مضاف الیہ..«فی» حرف جار..«زمان» موصوف..«الماضی» صفت..موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور..فی حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ابتداء مصدر مضاف کاظرف لغو..ابتداء مصدر مضاف، اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر مجرور..لام حرف جار اپنے مجرور سے مل کر وضعتا فعل مقدر کاظرف مستقر..جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر..مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ترکیب:۔ «و» مضاف..«ما رایته مذ یوم الجمعة» معطوف علیہ..«و» حرف عطف..«منذیوم الجمعة» ما رایته فعل مقدر کے ساتھ معطوف..معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مراد اللفظ مضاف الیہ..نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مقدر کی خبر..مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔(ا) «أی ابتداء» سے یہاں تک ترکیب گزشتہ تراکیب کے مثل نظر آسان ہے۔

أي: ابتداء عدم رويتي إياه كان يوم الجمعة إلى الآن. وقد تكون بمعنى جميع المدة، نحو مارأيته مذ يومين أو منذ يومين، أي: جميع مدة انقطاع رويتي إياه يومان. **ورب للتقليل،** ولايكون مجروها إلانكرةً موصوفةً[1]، ولا يكون متعلقه إلا فعلًا ماضيًا، نحو رب رجل كريم لقيته. وقد تدخل على الضمير المبهم[2]، ولا يكون تميزه[3] إلا نكرة موصوفة، نحو ربه رجلا جوادًا. **والواو للقسم** وهي[4] لا تدخل إلا على الاسم الظاهر لاعلى المضمر[5]، نحو والله لأشربن اللّبن. وقد تكون بمعنى «ربّ»، نحو وعالم يعمل بعلمه، أي :رب عالم

---

(1) قوله: «و»عاطفه..«رب»مراد اللفظ مبتدا..«لام»حرف جار..«تقليل»مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابتة مقدر کا ظرف مستقر..رب مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ ترکیب:۔ «و»حرف عطف..«لايكون»، از افعال ناقصہ..«مجرور»مضاف..«ها»ضمیر مضاف الیہ..مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر لایکون کا اسم..«إلا»حرف استثناء..«نكرة »موصوف..«موصوفة »صفت..موصوف اپنی صفت سے مل کر مستثنیٰ مفرّغ ہوکر لایکون کی خبر..لا یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

(2) یعنی کبھی "رب" ضمیر مبہم پر داخل ہوتا ہے اور ضمیر کی تمیز نکرہ منصوبہ کے ذریعہ لائی جاتی ہے۔ اور وہ ضمیر مفرد مذکر ہوتی ہے۔ خواہ تمیز مثنی یا جمع ہو۔ یا مذکر یا مونث ہو جیسے "ربه رجلا ا و رجلين او رجالا او امرء ة او امرئتين، او نساء "ضمیر مبہم کا مطلب یہ ہے کہ اس کا کوئی مرجع معین ہوگا تو وہ ضمیر تمیز کی محتاج نہیں ہوگی، کما لا يخفى على من له تميز۔ نحاۃ کوفہ کے نزدیک یہ ضمیر مبہم نہیں بلکہ اس کا مرجع معین ہے۔ یعنی کلام سابق میں مذکور کی جانب راجع ہے۔ تو گویا کسی نے کہا "هل من رجل "تو اس کے جواب میں "ربه رجلا "کہا گیا۔ لیکن تمیز کی محتاج اس لئے ہے کہ مرجع اس کلام میں مذکور نہیں۔ یہ مذہب ضعیف ہے۔ اس لئے کہ کلام سابق کو ذکر کرنا لازم نہیں تو مرجع کا ذکر کیسے لازم ہوگا کہ اس کی جانب ضمیر راجع ہو۔

(3) قوله: «و» حرف عطف.. «لايكون»، از افعال ناقصہ..«تمييز»مضاف..«ہ» ضمیر مضاف الیہ..مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر لایکون کا اسم..«إلا»حرف استثناء..«نكرة »موصوف..«موصوفة »صفت..موصوف اپنی صفت سے مل کر مستثنیٰ مفرّغ ہوکر لایکون کی خبر..لایکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

(4) قوله:«و»حرف عطف..«هى »ضمیر مرفوع منفصل مبتدا..«لاتدخل» فعل مضارع، اس میں ضمیر هى مرفوع، اس کا فاعل..«إلا»حرف استثناء..«على»حرف جار..«اسم»موصوف..«ظاهر» صفت..موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور..حرف جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف علیہ..«لا»حرف عطف..«على»حرف جار..«مضمر»مجرور..حرف جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف..معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہوکر ظرف لغو..لاتدخل فعل فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر..مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ ترکیب:۔ «نحو» مضاف..«وعالم يعمل بعلمه »مراد اللفظ، مضاف الیہ..مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مقدر کی خبر..مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
یعنی واو قسم اسم ظاہر کے ساتھ خاص ہے کہ اسم مضمر پر داخل نہیں ہوتا ہے۔

(5) اسم ظاہر عام ہے خواہ اسم جلالت "الله "ہو یا غیر۔ لہذا "والله و رب الكعبة لافعلن "کہا جائے گا اور "وک لافعلن "کہنا جائز نہیں ہوگا۔

يعمل بعلمه. والتاء للقسم، وهي لا تدخل إلا على اسم الله تعالى: نحو تالله لأضربن زيدًا.

اعلم[1] أنه لا بد للقسم من الجواب، فإن كان[2] جوابه جملة اسمية، فإن كانت مثبتة وجب أن تكون مصدّرة بـ«أن» أو «لام الابتداء» نحو والله إن زيدًا قائم، والله لزيد قائم. وإن كانت منفية كانت مصدَّرة بـ«ما» و«لا» و«إنّ» مثل والله ما زيد قائما، ووالله لازيد في الدار ولاعمرو، ووالله إنّ زيدًا قائم. وإن كان جوابه جملة فعلية، فإن كانت مثبتة كانت مصدّرة بـ«اللام وقد» أو بـ«اللّام» وحده، مثل والله لقد قام زيد، و والله لأفعلن كذا. وإن كانت منفية، فإن كانت فعلًا ماضيًا كانت مصدّرة بـ«ما» مثل والله ما قام زيد، وإن كانت فعلًا مضارعًا كانت مصدرة بـ«ما» و«لا» و«لن» مثل والله ما أفعلن كذا، ووالله لاأفعلن

---

(1) قوله: «اعلم»فعل امر بافاعل «أنَّ» حرف مشبہ بالفعل..«ہ»ضمیر «أنَّ» کا اسم.. «لا»برائے نفی جنس «بد»اس کا اسم..«لام»حرف جار.. «قسم» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابت مقدر کاظرف مستقر.. ہوکر خبراول..«من» حرف جار..«جواب» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابت مقدر کاظرف مستقر.. ہوکر خبر ثانی.. لائے نفی جنس اپنے اسم اور دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر اَنّ کی خبر.. أنَّ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر بتاویل مفرد مفعول بہ.. اعلم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(2) قوله: «فا»فصیحہ..«إن» حرف شرط..«کان» از افعال ناقصہ..«جواب» مضاف..«ہ»ضمیر مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر «کان »کا اسم..«جملة» موصوف..«فعلية» صفت..«جملة» موصوف اپنی صفت سے مل کر فعل ناقص کی خبر.. کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط اول..«ف» جزائیہ..«إن» حرف شرط..«کانت»فعل اس میں ھی ضمیر اس کا اسم.. «مثبتة» خبر.. کانت فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط ثانی..«کانت»فعل.. اس میں ھی ضمیر اسم..«مصدرة»اسم مفعول«ب» حرف جار..«لام» معطوف علیہ..«و» حرف عطف..«قد» معطوف.. معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور..«ب» حرف جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف علیہ..«او» حرف عطف..«ب» حرف جار..«لام» ذوالحال..«وحد» مضاف..«ہ»ضمیر مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر منفردا کی تاویل میں ہوکر حال.. ذوالحال اپنے حال سے مل کر مجرور.. کانت فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط ثانی کی جزا.. شرط ثانی اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوکر شرط اول کی جزاء.. شرط اول اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ ترکیب:۔ «مثل»مضاف..«والله لقد قام زيد» معطوف علیہ..«و» حرف عطف..«والله لافعلن كذا» معطوف.. معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مراد اللفظ مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر کی..(ا)«وإن كانت منفية فإن كانت ماضيا كانت مصدّرة بها»(ا) اس کی ترکیب مثل سابق ہے۔

كذا، و والله لن أفعل كذا. و قد يكون جواب القسم محذوفًا[1] إن كان قبل القسم جملة كالجملة التي وقعت جوابه، مثل زيد عالم والله، أي: والله إنَّ زيدًا عالم. أو كان القسم واقعاً بين الجملة المذكورة، مثل زيد والله عالم، أي: والله إنَّ زيدًا عالم. و «حاشا»[2] و «خَلا» و «عدا» كل واحد منها للاستثناء، مثل جاءني القوم حاشا زيد وخلا زيد وعدا زيد. وقال بعضهم: إن الاسم الواقع بعدها يكون منصوبا على المفعولية، فحينئذ[3] تكون هذه الألفاظ أفعالًا، والفاعل[4] فيها ضمير مستتر دائمًا، فالمثال المذكور في معنى جاءني القوم

---

(1) یعنی کبھی جواب قسم کو حذف کردیا جاتا ہے لیکن یہ حذف مطلق نہیں ہے بلکہ دو شرائط میں سے کسی ایک کے ساتھ مشروط ہے۔ شرط اول یہ ہے کہ قسم سے پہلے کوئی جملہ ہو جو جواب قسم پر دلالت کرے۔ شرط دوم یہ ہے کہ ایسے جملہ کے اجزاء کے درمیان واقع ہو جو جواب قسم کے مشابہ ہے جیسے "زید والله قائم، زید قائم والله" ان دونوں صورتوں میں جواب قسم محذوف ہوگا۔ اس لئے کہ ان صورتوں میں جواب قسم کی ضرورت ہی نہیں۔ اور جملہ مذکورہ اگرچہ بصورت جواب قسم ہے لیکن جواب قسم اس کو اس لئے نہیں کہا جاتا کہ قسم کے لئے صدارت کلام ضروری ہے۔ کیونکہ یہ انشاء کی قسم ہے اور انشاء کے لئے صدارت کلام ضروری ہے۔

(2) قوله: «و» حرف عطف.. «حاشا» معطوف علیہ.. «و» حرف عطف.. «خلا» معطوف.. «و» حرف عطف.. «عدا» معطوف.. معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفات سے مل کر مراد اللفظ مبتدائے اول.. «کل» مضاف.. «واحد» موصوف.. «من» حرف جار.. «ها» ضمیر مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابت مقدر کا ظرف مستقر.. کل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدائے ثانی.. «لام» حرف جار «الاستثناء» مجرور.. ثابت مقدر کا ظرف مستقر.. مبتدائے ثانی اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر.. مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب:۔ «مثل» مضاف.. «جاءنی القوم حاشا زید» معطوف علیہ.. «و» حرف عطف.. «خلا زید» معطوف (بتقدیر جاءنی القوم) «و» حرف عطف.. «عدا زید» معطوف (بتقدیر جاءنی القوم).. معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفات سے مل کر مراد اللفظ مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف سے مل کر مثالہ مقدر کی خبر.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(3) قوله: «ف» تفریعیہ.. «حین» مضاف.. «إذ» مضاف الیہ، مضاف.. «تنوین» عوض جملہ مضاف الیہ محذوف.. اذ مضاف اپنے عوض مضاف الیہ محذوف سے مل کر مضاف الیہ ہوا حین مضاف کا.. حین مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ مقدم.. «تکون» فعل «هذه» موصوف.. «الفاظ» صفت.. موصوف اپنی صفت سے مل کر تکون کا اسم «افعالا» اس کی خبر.. تکون فعل ناقص اپنے اسم، خبر اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

(4) قوله: «و» حرف عطف.. «الفاعل» مبتدا.. «فی» حرف جار «ها» ضمیر مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو مقدم.. «ضمیر» موصوف.. «مستتر» اسم فاعل، «دائما» صفت.. سے مل کر مستتر اسم فاعل کا مفعول مطلق.. مستتر اسم فاعل اپنے فاعل، مفعول مطلق اور ظرف لغو مقدم سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.. ضمیر موصوف اپنی صفت سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب:۔ «و» حرف عطف.. «إذا» ظرف زمان، متضمن معنی شرط، مفعول فیہ مقدم.. «وقعت» فعل ماضی «خلا» معطوف علیہ.. «و» حرف عطف «عدا» معطوف.. معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل.. «بعد» مضاف.. «ما» مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ.. وقعت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم و مؤخر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ.. «و» حرف عطف.. «فی» حرف جار.. «صدر» مضاف.. «الکلام» مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.. «فی» حرف جار اپنے مجرور

=

حاشا زيدًا وخلا زيدًا وعدا زيدًا. وإذا وقعت «خلا» و«عدا» بعد «ما» مثل ما خلا زيدًا وما عدا زيدًا، أو في صدر الكلام، مثل خلا البيت زيدًا، وعدا القوم زيدًا، تعيّنتا للفعلية.

النوع الثاني:[1]

الحروف المشبهة بالفعل[2]، وهي تدخل على المبتداءِ والخبر، تنصب المبتداء وترفع الخبر، وهي ستة حروف[3]: إنَّ و أنّ وهما[4] لتحقيق مضمون الجملة الاسمية، مثل إن زيدًا قائم[5]، أي: حققت قيام زيد، و بلغني أن زيدًا منطلق، أي: بلغني ثبوت انطلاق زيد.

=

سے مل کر «وقعنا» فعل مقدر کا ظرف مستقر. معطوف.. معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط.. «تعینتا» فعل الف، ضمیر اس کا فاعل.. «لام» حرف جار.. «فعلیة» مجرور.. فعل کا ظرف لغو.. ت عینتا فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزاء.. شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

(1) قوله: «النوع» موصوف.. «الثانی» صفت.. موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا.. «الحروف» موصوف «المشبهة» اسم مفعول «ب» حرف جار «فعل» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر مشبهة اسم مفعول کا ظرف لغو.. مشبهة اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت.. حروف موصوف اپنے صفت سے مل کر خبر.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(2) حروف جارہ کے بعد حروف مشبہ بالفعل کا بیان ہے یعنی وہ حروف جن کا عمل دینے کے لئے فعل سے مشابہ قرار دیا گیا ہے۔ اور وہ چھ ہیں۔ یہ حروف فعل سے باعتبار لفظ و معنی مشابہ ہوتے ہیں۔ لفظ کے اعتبار سے بایں معنی مشابہ ہیں کہ جس طرح فعل ثلاثی ورباعی وخماسی کی جانب منقسم ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ حروف بھی ہیں کہ بعض سہ حرفی ہیں جیسے "ان، ان، لیت" اور بعض چہار حرفی ہیں جیسے "کان و لعل" اور بعض پنج حرفی ہیں جیسے "لکن" نیز فعل مبنی بر فتح ہوتا ہے اسی طرح یہ بھی مبنی بر فتح ہوتے ہیں۔ معنی کے اعتبار سے بایں معنی مشابہ ہیں کہ ان کے معانی افعال کے معانی کی طرح ہیں جیسے "اکدت، اشبهت، استدرکت، تمینت، ترجیت"۔

(3) قوله: «و» حرف عطف.. «ھی» مبتدا، «ستة» ممیز مضاف.. «حروف» تمیز مضاف الیہ.. ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر مبدل منہ «إنَّ» معطوف علیہ.. «و» حرف عطف.. «أنَّ» معطوف.. «و» حرف عطف.. «کأنَّ» معطوف.. «و» حرف عطف.. «لکنَّ» معطوف.. «و» حرف عطف «لیت» معطوف.. «و» حرف عطف.. «لعلَّ» معطوف.. معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر بدل.. مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر خبر.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

(4) قوله: «و» حرف عطف.. «هما» ضمیر مبتدا.. «لام» حرف جار.. «تحقیق» مصدر مضاف.. «مضمون» مضاف الیہ مضاف.. « الجملة» موصوف «اسمیة» صفت.. جملة موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ.. مضمون مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ.. تحقیق مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.. لام حرف جار اپنے مجرور سے مل کر «ثابتتان» مقدر کا ظرف مستقر.. خبر.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

(5) قوله: «مثل» مضاف.. «إن زیدا قائم» معطوف علیہ.. «و» حرف عطف.. «بلغنی ان زیدا منطلق» معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مراد اللفظ مضاف الیہ.. مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثاله ما مقدر کی خبر.. ترکیب:۔ «و» حرف عطف.. «ھی» مبتدا «لام» حرف جار.. «تشبیه» مجرور..

=

وكأنّ، وهي للتشبيه، نحو كأنّ زيدًا أسد.

ولكنّ وهي للاستدراك، أي: لدفع التوهم الناشي من الكلام السابق، ولهذا[1] لا تقع إلا بين الجملتين اللتين تكونان متغايرتين بالمفهوم، مثل غاب زيد لكن بكرًا حاضر، وماجاءني زيد لكن عمرًا جاءني.

وليت وهي للتمني، مثل ليت زيدًا قائم، أي: أتمني قيامه. ولعلّ وهي للترجي، مثل لعل السلطان يكرمني. والفرق بين التمني والترجي أن الأول يستعمل في الممكنات كما مر، والممتنعات مثل ليت الشباب يعود. والتّرجي مخصوص بالممكناتِ، فلا يقال[2]: لعل الشّباب يعود. وتدخل «ما» الكافة على جميعها فتكفّها عن العمل، كقوله تعالى: ﴿أَنَّمَآ إِلَٰهُكُمۡ إِلَٰهٞ وَٰحِدٞ﴾ وإنما زيد منطلق.

=

حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابتة مقدر کا ظرف مستقر.. خبر.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

(1) قوله: «و»

حرف عطف.. «لام» حرف جار.. «هذا» اسم اشارہ مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو مقدم.. «لا تقع» فعل مضارع منفی بافاعل «إلا» حرف استثناء.. «بين» مضاف.. «الجملتين» موصوف.. «اللتين» اسم موصول.. «تكونان» فعل بافاعل «متغايرتين» اسم فاعل «ب» حرف جار.. «مفهوم» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر «متغايرتين» اسم فاعل کا ظرف لغو.. صفت.. الجملتين موصوف اپنی صفت سے مل کر بين مضاف کا مضاف اليہ.. بين مضاف اپنے مضاف اليہ سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر لا تقع فعل کا مفعول فیہ.. لا تقع فعل اپنے فاعل، مفعول فیہ اور ظرف لغو مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

«ک» حرف جار.. «ما» اسم موصول.. «مر» فعل ماضی بافاعل.. مر فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ.. اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور.. ك حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابت مقدر کا ظرف مستقر.. «ثابت» اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.. مبتدائے محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(2) قوله: «ف»

فصیحہ.. «لا يقال» صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت مجہول.. «لعل الشباب يعود» بتاویل مفرد نائب فاعل.. فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر، شرط محذوف «إذا كان الامر كذلك» کی جزاء..

النوع الثالث:[1]

ماولا المشبهتان[2] بليس في النفي والدخول على المبتدإِ والخبر، ترفعان الاسم وتنصبان الخبر، وتدخل «ما» على المعرفة والنكرةِ، مثل ما زيد قائما، ولاتدخل «لا» إلا على النكرة، نحو لا رجل ظريفًا[3].

النوع الرابعُ:

حروف تنصب الاسم فقط، وهي سبعة أحرف: الواو: وهي بمعنى «مع» نحو

---

(1) قوله: «النوع» موصوف.. «الثالث» صفت.. موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا.. «ما» معطوف علیہ.. «و» حرف عطف.. «لا» معطوف.. معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر موصوف.. «مشبهتان» «ب» حرف جار.. «ليس» مراد اللفظ مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو اول.. «في» حرف جار.. «النفي» معطوف علیہ «و» حرف جار.. «الدخول» مصدر.. «على» حرف جار.. «مبتدا» معطوف علیہ.. «و» حرف عطف.. «الخبر» معطوف.. معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور.. علی حرف جار اپنے مجرور سے مل کر دخول مصدر کا ظرف لغو.. دخول مصدر اپنے ظرف لغو سے مل کر معطوف.. معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فی حرف جار کا مجرور.. فی حرف جار اپنے مجرور سے مل کر مشبهتان کا ظرف لغو ثانی.. مشبهتان اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو اول و ثانی سے مل کر صفت.. موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(2) یہ ان "ما ولا" کا بیان ہے جو لیس کے مشابہ ہوتے ہیں، وجہ مشابہت یہ ہے کہ جس طرح لیس نفی کے لیے آتا ہے اسی طرح یہ بھی، اور جس طرح لیس مبتدا و خبر پر داخل ہوتا ہے اسی طرح یہ بھی۔ لیکن خود "ما" اور "لا" میں فرق ہے، کہ "لا" نکرہ پر داخل ہوتا ہے اور "ما" عام ہے، نکرہ اور معرفہ دونوں پر داخل ہو جاتا ہے۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ "لا" نفی مطلق کے لیے آتا ہے اور "ما" نفی حال کے لیے۔ تیسرا فرق یہ ہے کہ "لا" کی خبر پر باء داخل نہیں ہوتا اور "ما" کی خبر پر داخل ہو جاتا ہے۔ یہاں ان دونوں کے عمل کے سلسلہ میں عرب کے قبیلہ بنوتمیم اور اہل حجاز کے درمیان اختلاف ہے۔ بنوتمیم ان دونوں میں سے کسی کے عمل کے قائل نہیں۔ یہ حضرات اس کی دو وجہیں بتاتے ہیں، وجہ اول یہ ہے کہ عامل کسی ایک نوع کے ساتھ خاص ہوتا ہے، اور ان دونوں کا حال یہ ہے کہ کسی ایک نوع کے ساتھ خاص نہیں، کبھی اسموں پر داخل ہو جاتے ہیں۔ اور کبھی فعلوں پر۔ اہل حجاز اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ یہ بھی ایک نوع کے ساتھ خاص ہیں، جو افعال پر داخل ہوتے ہیں وہ دوسرے "ما اور لا ہیں"، یہ نہیں جو اسم پر داخل ہوتے ہیں۔ ظاہر میں دونوں کی شکل یکساں ہے اس لیے آپ کو یہ مغالطہ ہوا۔ دوسری دلیل بنوتمیم یہ دیتے ہیں کہ دیکھو شاعر بھی ہماری موافقت میں شعر کہہ رہا ہے:

ومهفهت كالغصن قلت له انتسب

فأجاب ما قتل المحب حرام

یہاں "حرام" مرفوع ہے، اگر "ما" عمل کرتا تو "حراماً" ہوتا۔ اس کا جواب اہل حجاز نے یہ دیا کہ یہ تو مصادرہ علی المطلوب ہے، کیونکہ شاعر خود بنوتمیم سے ہے لہٰذا اس کا قول ہم پر کیسے حجت ہو گیا۔ بہر حال اہل حجاز ان دونوں کے عمل کے قائل ہیں اور ان کا عمل "لیس" کی طرح ہے۔

(3) قوله: «لا» مشابہ بلیس.. «رجل» اسم کا اسم.. «ظريفا» صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.. «لا» مشابہ بلیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

استوى الماءُ والخشبةَ[1]. وإلّا: وهي للاستثناءِ، نحو جاءني القوم إلّا زيدًا[2]. ويا: وهي لنداء القريب والبعيد. وأيا وهيا: وهما لنداءِ البعيد. وأي والهمزة المفتوحة: وهما لنداءِ القريب، وهذه الحروف الخمسة[3] تنصب الاسم إذا كان مضافًا إلى اسم اخر، نحو ياعبد الله، وأيا غلام زيد، وهيا شريف القوم، وأي أفضل القوم، وأعبد الله[4]. وترفع الاسم[5] إن لم يكن ذلك الاسم مضافًا، مثل يازيد، ويارجل.

---

(1) قوله: «نحو»

مضاف.. «استوى الماء و الخشبة» مراد اللفظ مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مقدر کی خبر.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب:۔ «و» حرف عطف.. «ھی» ضمیر مبتدا.. «لام» حرف جار.. «الاستثناء» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابتۃ مقدر کا ظرف مستقر.. خبر.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

(2) قوله: «جاء»

فعل «ن» وقایہ کا.. «ی» ضمیر مفعول بہ.. «القوم» مستثنیٰ منہ.. «إلا» حرف استثناء.. «زیدا» مستثنیٰ.. مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر فاعل.. جاء فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(3) قوله: «و» حرف عطف.. «ھذہ» مبدل منہ.. «الحروف» موصوف.. «الخمسۃ» صفت.. موصوف اپنی صفت سے مل کر بدل.. مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مبتدا.. «تنصب» فعل بافاعل «اسم» مفعول بہ.. «إذا» مضاف.. «کان» فعل ماضی.. اس میں ھو ضمیر اس کا اسم.. «مضافا» اسم مفعول «إلی» حرف جار.. «اسم» موصوف.. «اخر» صفت.. موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور.. إلی حرف جار اپنے مجرور سے مل کر مضافا اسم مفعول کا ظرف لغو.. مضافا اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر کان فعل ناقص کی خبر.. کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ.. إذا مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر تنصب فعل کا مفعول فیہ.. تنصب فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(4) واضح رہے کہ منادی مفرد معرفہ کے علاوہ منادی کی چار قسمیں ہیں: (۱) ایسا منادی جو مفرد نہ ہو بلکہ مضاف ہو، جیسے یا عبد اللہ۔ (۲) منادی مفرد مشابہ مضاف ہو، جیسے یا طالعاً جبلاً۔ (۳) منادی مفرد ہو لیکن معرفہ نہ ہو، نہ حرف ندا کے دخول سے پہلے اور نہ بعد، جیسے اندھا یا کوئی بھی شخص کسی غیر معین کو کسی بھی مقصد سے پکارے، جیسے یا رجلاً۔ (۴) منادی مفرد بھی نہیں اور معرفہ بھی نہیں، جیسے یا حسن وجھہ ظریفاً۔ چونکہ اضافت اور اس سے مشابہت کی بنا پر اسمیت کی جہت قوی ہو جاتی ہے، اور اسم میں اصل معرب ہونا ہے، لہٰذا یہ منادی چاروں قسموں کے ساتھ معرب ہو گا مبنی نہیں، اور منصوب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ منادی در حقیقت مفعول بہ ہوتا ہے، اور جب کوئی مانع نہ ہو تو مفعول بہ کا اعراب نصب ہے۔ اور جب منادی مفرد معرفہ ہو تو علامت رفع پر مبنی ہو گا، جیسے اسم مفرد صحیح، جاری مجریٰ صحیح اور جمع مکسر میں ضمہ ہو گا، تثنیہ میں الف اور جمع میں واؤ، یہ منادی مفرد مبنی اس لیے ہو گیا کہ یہ کاف ضمیر کے مقام پر واقع ہے، کیونکہ "یازید" کا معنی ہے "ادعوک"۔

(5) قوله: «و» حرف عطف.. «ترفع» فعل بافاعل «اسم» مفعول بہ.. ترفع فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ خبریہ ہو کر جزائے مقدم.. «إن» حرف شرط.. «لم یکن» فعل «ذلک» اسم اشارہ موصوف.. «اسم» صفت.. موصوف اپنی صفت سے مل کر فعل ناقص کا اسم.. «مضافا» خبر.. لم یکن فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر شرط مؤخر.. شرط مؤخر اپنی جزائے مقدم سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

النوع الخامسُ:

حروف تنصب الفعل المضارع، وهي[1] أربعة أحرف: أن ولن وكي وإذن، فـ«أن»[2] للاستقبال وإن دخلت على الماضي، نحو أسلمت أن أدخل الجنة، وأن دخلت الجنة. وتسمى هذه مصدرية. ولن لتاكيد نفي المستقبل، مثل لن تراني. وأصلها[3] «لا أن» عند الخليل، فحذفت الهمزة تخفيفًا فصارت «لان» ثم حذفت[4] الالِف لالتقاءِ الساكنين فبقيت

---

(1) قوله: «و» حرف عطف..« هى »ضمیر واحد مؤنث غائب، مرفوع منفصل، راجع بسوئے «حروف تنصب الفعل المضارع» ..مبتدا.. «اربعة »ممیز مضاف..«احرف» تمیز مضاف الیہ..ممیز مضاف، اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر مبدل منہ..«إن» معطوف علیہ..«و» حرف عطف.. «لن» معطوف.. «و» حرف عطف..«کی» معطوف..«و» حرف عطف..«إذا» معطوف.. معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر بدل..مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر خبر.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

(2) قوله: «ف» تفصیلیہ..«أن» مصدریہ مراد اللفظ مبتدا..«لام» حرف جار..«الاستقبال» مجرور..حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابتۃ مقدر کا ظرف مستقر.. «ثابتۃ »اسم فاعل اس میں ھي ضمیر ذوالحال..«و» حالیہ..«ان» وصلیہ..«دخلت» فعل ماضی بافاعل «علی» حرف جار..«الماضی »اس میں ھو ضمیر اس کا فاعل..اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت..موصوف الفعل مقدر اپنی صفت سے مل کر مجرور..علی حرف جار اپنے مجرور سے مل کر دخلت فعل کا ظرف لغو..دخلت فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال.. ھو ضمیر ذوالحال اپنے حال سے مل کر ثابتۃ اسم فاعل کا فاعل..ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر..مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب:۔ «و» مستانفہ..«تسمی» فعل..« ھذہ»اس کا نائب فاعل..«مصدریۃ »مفعول بہ..تسمی فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

(3) قوله: «و» عاطفہ..«اصل »مضاف..«ھا »ضمیر مضاف الیہ..مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا..«لاان» خبر..«عند» مضاف..«الخلیل »مضاف الیہ..مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ثابت مقدر کا مفعول فیہ..«ثابت »اسم فاعل، اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر..مبتدائے مقدر« ھذا »اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔«ف »تفصیلیہ..«حذفت »فعل ماضی« ھمزۃ »نائب فاعل «تخفیفا» مفعول لہ..حذفت فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔«و »عاطفہ..«صارت »فعل، اس میں ھي ضمیر، اس کا اسم..«لان »اس کی خبر..صارت فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

(4) قوله: «ثم» حرف عطف..«حذفت» فعل «الالف» نائب فاعل..«لام» حرف جار..«التقاء» مصدر مضاف.. «الساکنین» مضاف الیہ..، اس کا فاعل..التقاء مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ فاعل سے مل کر مجرور..لام حرف جار اپنے مجرور سے مل کر حذفت فعل کا ظرف لغو..حذفت فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ ترکیب:۔ «أی» حرف تفسیر.. فعل مضارع..مضاف الیہ..«سببا» موصوف..«لام» حرف جار..«ما» اسم موصول..«بعد» مضاف..«ھا» ضمیر مضاف الیہ..مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ثبت فعل مقدر کا مفعول فیہ..

«لن». وكي للسببيّة، أي: يكون ما قبلها سببا لما بعدها، مثل أسلمت كي أدخل الجنة، فإنّ الإسلام سبب لدخول الجنة. وإذن للجواب والجزاءِ، وهو[1] لايتحقق إلا في الزّمان المستقبل، فهي لا تدخل إلا على الفعل المستقبل، مثل إذن تدخل الجنة في جواب من قال: أسلمت.

النوع السادسُ:

حروف تجزم الفعل المضارعَ، وهي خمسه أحرف: لم ولمّا ولام الأمر ولا النّهي وإن للشرط والجزاءِ، فـ«لم» تجعل المضارع ماضيّا منفيا، مثل لم يضرب، بمعنى ماضرب[2]، ولمّا مثل «لم» لكنها مختصة بالاستغراق، مثل لما يضرب زيد، أي: ماضرب زيد في شيء من الأزمنة الماضية. ولام الأمر[3] وهي لطلب الفعل، إما عن الفاعِل الغائب، مثل لِيضرب، أو عن الفاعل المتكلم، مثل لِأضرب ولِنضرب، أوعن المفعول الغائب، مثل لِيَضرب. أو عن المفعول المخاطب، مثل لِتُضرب، أوعن المفعول المتكلم، مثل لِأُضرب، ولِنُضرب، ولا

---

(1) قوله: «و» عاطفه..«هو» ضمير مبتدا «لا يتحقق» فعل مضارع بافاعل «إلا» حرف استثناء..«فی» حرف جار..«الزمان» موصوف..«المستقبل» صفت..

(2) قوله: «مثل» مضاف..«لم يضرب» مراد اللفظ..«ب» حرف جار..«معنی» مضاف..«ماضرب» مراد اللفظ مضاف اليہ..مضاف اپنے مضاف اليہ سے مل کر مجرور..ب حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابتا مقدر کا ظرف مستقر..

(3) قوله: «و» عاطفہ..«لام» مضاف.. «امر» مضاف اليہ..مضاف اپنے مضاف اليہ سے مل کر مبتدائے اول..«و» زائده..«هي» ضمير مبتدائے ثانی..«لام» حرف جار..«طلب» مصدر مضاف..«الفعل» مضاف اليہ..«اما» حرف تردید.. «عن» حرف جار..«الفاعل» موصوف.. «الغائب» صفت.. موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور..عن حرف جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف عليہ..«او» حرف عطف..«عن» حرف جار..«الفاعل» موصوف.. «متكلم» صفت..موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور..عن حرف جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف..«او» حرف عطف «عن» حرف جار.. «المفعول» موصوف..«الغائب» صفت..موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور..عن حرف جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف..«او» حرف عطف..«عن» حرف جار.. «المفعول» موصوف.. «المخاطب» صفت..موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور..عن حرف جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف..«او» حرف عطف..«عن» حرف جار..ترکیب:۔ «مثل» مضاف..«ليضرب» مراد اللفظ مضاف اليہ..مضاف اپنے مضاف اليہ سے مل کر مثالہ مقدر کی خبر..مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

النهي[1] وهي ضدُّ لام الأمر، أي: لطلب ترْكِ الفعل، إمّا عن الفاعل الغائب أوِ المخاطب أو المتكلم، مثل لا يَضرب، ولاتَضرب، ولا أضرب، ولانضرب. وإن وهي تدخل على الجملتين، والجملة الأولى تكون فعلية، والثانية قد تكون فعلية، وقد تكون اسمية، وتسمى الأولى شرطا والثانية جزاء. فإن كان الشرط والجزاء أو الشرط وحده فعلًا مضارعًا فتجزمه «إن» على سبيل الوجوبِ، مثل إن تضرب أضرب، وإن تضرب ضربت، وإن تضرب فزيد ضارب. وإن كان الجزاء وحده فعلًا مضارعًا فتجزمه على سبيل الجواز، نحو إن ضربت أضرب.

النوعُ السابعُ:[2]

أسماء تجزم الفعل المضارع حال كونهامشتملة على معنى «إن»، و تدخل على الفعلين،

---

(1) قوله: «و»حرف عطف..«لام»مراد اللفظ مضاف..«النهي» مضاف اليه..مضاف اپنے مضاف اليه سے مل كر مبتدائے اول..«و»زائده..«هي»ضمير مبتدائے ثانی..«ضد»مضاف..«لام»مضاف اليه،مضاف..«الامر»مضاف اليه..لام مضاف اپنے مضاف اليه سے مل كرمضاف اليه..ضد مضاف اپنے مضاف اليه سے مل كر خبر..مبتدائے ثانی اپنی خبر سے مل كر جملہ اسميہ خبريہ ہوكر خبر..مبتدائے اول اپنی خبر سے مل كر جملہ اسميہ خبريہ معطوفہ ہوا۔.. «قد»حرف تحقيق برائے تقليل..«تكون»فعل..اس ميں هي ضمير اس كا اسم..«فعلية »خبر..تكون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل كر جملہ فعليہ خبريہ ہوكر معطوف عليه..«و»حرف عطف..«قد»حرف تحقيق برائے تقليل..«تكون»فعل اس ميں هي ضمير،اس كا اسم..«اسمية »خبر..تكون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل كر جملہ فعليہ خبريہ ہوكر معطوف.. معطوف عليه اپنے معطوف سے مل كر خبر..مبتدا اپنی خبر سے مل كر جملہ اسميہ خبريہ معطوفہ ہوا۔تركيب:۔ «مثل»مضاف..«ان تضرب اضرب»معطوف عليه..«و»حرف عطف..«ان تضرب ضربت» معطوف..«و» حرف عطف..«ان تضرب فزيد ضارب»معطوف.. معطوف عليه اپنے معطوفات سے مل كر مراد اللفظ مضاف اليه..مضاف اپنے مضاف اليه سے مل كرمثاله مقدر كی خبر..مبتدا اپنی خبر سے مل كر جملہ اسميہ خبريہ ہوا۔

(2) قوله: «النوع»موصوف..«السابع» صفت..موصوف اپنی صفت سے مل كر مبتدا..«اسماء»موصوف..«تجزم» فعل اس ميں هي ضمير، اس كا فاعل «الفعل »موصوف..«المضارع»صفت..موصوف اپنی صفت سے مل كر مفعول بہ..«حال»مضاف..«كون»مصدر،مضاف اليه مضاف..«ها»ضمير كون مصدر كا اسم..«مشتملة»اسم فاعل،اس ميں هي ضمير،اس كا فاعل..«على»حرف جار..«معنى»مضاف..«ان»مراد اللفظ مضاف اليه..مضاف اپنے مضاف اليه سے مل كر مجرور.. مشتملة اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل كركون مصدر كی خبر..كون مصدر مضاف اپنے مضاف اليه اسم اور خبر سے مل كر حال..حال مضاف اپنے مضاف اليه سے مل كر تجزم فعل كا مفعول فيه.. تجزم فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول فيه سے مل كر جملہ فعليہ خبريہ ہوكر صفت..اسماء موصوف اپنی صفت سے مل كر خبر..مبتدا اپنی خبر سے مل كر جملہ اسميہ خبريہ ہوا۔

ويكون الفعل الأول سببًا للفعل الثاني، ويسمى الأول شرطًا والثاني جزاءً، فإن كان الفعلان مضارعين أوكان الأول مضارعًا دون الثاني فالجزم واجب في المضارع، وهي تسعة أسماء[1]: من وما و أي و متى وأينما وانّى ومهما وحيثما وإذما، فـ«مَن» وهو لايستعمل إلا في ذوي العقول، نحو من يكرمني أكرمه، أي: إن يكرمني زيد أكرمه، وإن يكرمني عمرو أكرمه. و«ما» وهو لايستعمل إلا في غير ذوي العقول غالبًا، نحو ما تشترأشتر[2]، أي: إن تشتر الفرس أشتر الفرس، وإن تشتر الثوب أشتر الثوب. و«أيّ» وهولا يستعمل إلا في ذوى العقول وتلزمه الإضافة، مثل أيهم يضربني أضربه، أي: إن يضربني زيد أضربه، وإن يضربني عمرو أضربه. و«متى» وهو للزمان، مثل متى تذهب أذهب، أي: إن تذهب اليوم أذهب اليوم، وإن تذهب غدًا أذهب غدًا. و«أينما» وهو للمكان، مثل أينما تمش أمش، أي: إن تمشِ إلى المسجد أمشِ إلى المسجد، وإن تمشِ إلى السوق أمشِ إلى السوق. و«أنّى» وهو أيضا للمكان، مثل أ نّى تكن أكن، أي: إن تكن في البلدة أكن في

---

(1) قوله: «و»حرف عطف..«هي »ضمير مبتدا..«تسعة»مميز مضاف..«اسماء»تميز مضاف اليہ..مميز مضاف اپنی تميز مضاف اليہ سے مل کر مبدل منہ..«من»معطوف عليہ..«و» حرف عطف..«ما» معطوف..«و»حرف عطف..«أی »معطوف..«و»حرف عطف..«متی» معطوف.. «و» حرف عطف..«اينما»معطوف «و»حرف عطف..«انی»معطوف.. «و»حرف عطف..«مهما» معطوف..«و»حرف عطف..«حيثما» معطوف.. «و» حرف عطف.. «إذما»معطوف.. معطوف عليہ اپنے تمام معطوفات سے مل کربدل..مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر خبر.. مبتدااپنی خبر سے مل کر جملہ اسميہ خبريہ معطوفہ ہوا۔

(2) قوله: «ما»اسم شرط مفعول بہ مقدم..«تشتر»فعل بافاعل جملہ فعليہ ہوکر شرط..«اشتر»فعل مضارع بافاعل جملہ فعليہ ہوکر جزاء.. شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطيہ ہوا۔ ترکيب:۔ «مثل»مضاف..«ايهم يضربنی اضربه» مراد اللفظ مضاف اليہ..مضاف اپنے مضاف اليہ سے مل کر مثالہ مقدر کی خبر..ترکيب:۔ «و»حرف عطف..«إذما»مبتدائے اول..«و»زائدہ..«هو»ضمير مبتدائے ثانی..«يستعمل»فعل بانائب فاعل..«و»حرف جار..«غير»مضاف..«ذوی»مضاف اليہ مضاف..«العقول»مضاف اليہ..ذوی مضاف اپنے مضاف اليہ سے مل کر غير مضاف اليہ..غير مضاف اپنے مضاف اليہ سے مل کر مجرور..فی حرف جار اپنے مجرور سے مل کر يستعمل فعل کا ظرف لغو.. يستعمل فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعليہ خبريہ ہوکر خبر.. مبتدائے ثانی اپنی خبر سے مل کر جملہ اسميہ خبريہ ہو کر خبر..مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسميہ خبريہ معطوفہ ہوا۔

البلدةِ، وإن تكن في البادية أكن في البادية. و«مهما» وهو للزمان، مثل مهما تذهب أذهب، أي إن تذهب اليوم أذهب اليوم، وإن تذهب غدًا أذهب غدًا. و«حيثما» وهو للمكان، مثل حيثما تقعد أقعد، أي: إن تقعد في القرية أقعد في القرية، وإن تقعد في البلدة أقعد في البلدة. **وإذ ما** وهو يستعمل في غير ذوي العقول، مثل إذ ما تفعل أفعل، أي: إن تفعل الخياطة أفعل الخياطة، وإن تفعل الزّراعة أفعل الزراعة. وإن كان الفعل الثاني[1] مضارعًا دون الأول فالوجهان في المضارع: الجزم والرفع، مثل إذ ماكتبت أكتب.

النوعُ الثامنُ:[2]

أسماء تنصب الأسماء النكرات على التميز، وهي أربعة أسماء: الأول لفظ «عشر» أو «عشرون» أو «ثلثون» أو «أربعون» أو «خمسون» أو «ستون» أو «سبعون» أو «ثمانون» أو «تسعون» إذا ركِّبَ مع «أحد» أو «اثنين» أو «ثلث» أو «أربع» أو «خمس» أو «ست» أو «سبع» أو «ثمان» أو «تسع». فإن كان المميز مذكرًا فطريق التركيب في لفظ «أحد» أو «اثنان» مع «عشر» أن تقول: أحد عشر رجلًا، وإثنان عشر رجلًا، بتذكير الجزءَين. وإن كان مؤنّثا فتقول: إحدٰى عشرة إمراة و إثنتا عشرة إمراة، بتانيث الجزءَين. وطريق تركيب غيرهما إلى «تسع» مع

---

(1) قوله: «و» حرف عطف.. «ان» حرف شرط.. «كان» فعل «الفعل» موصوف.. «الثانی» صفت.. موصوف اپنی صفت سے مل کر کان کا اسم.. «مضارعا» خبر.. «دون» مضاف.. «الاول» اسم تفضیل، اس میں هو ضمیر مرفوع، اس کا فاعل.. اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.. موصوف الفعل محذوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ.. دون مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر کان کا مفعول فیہ.. کان فعل ناقص اپنے اسم، خبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط..

(2) قوله: «النوع» موصوف.. «الثامن» صفت.. موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا.. «اسماء» موصوف.. «تنصب» فعل بافاعل «اسماء» موصوف.. «نکرات» صفت.. موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول «علی» حرف جار.. «تمیز» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر تنصب فعل کا ظرف لغو.. تنصب فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت.. اسماء موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

«عشر» أن تقول في المذكر: ثلثة عشر رجلا، وأربعة عشررجلا، إلى تسعة عشر رجلًا، بتانيث الجزءِ الأول وتذكير الجزءِ الثاني. وفي المؤنث ثلث عشرة إمراةً وأربع عشرة إمراةً، إلى تسع عشرة إمرأةً، بتذكير الجزءِ الأول وتانيث الجزءِ الثاني. وأما طريق التركيب[1] في الواحد والاثنين إلى «تسع» مع «عشرين» وأخواته إلى «تسعين» على سبيل العطف. فإن كان المميز مذكرًا فتقول في تركيب الواحد والاثنين لا في غيرهما: أحد وعشرون رجلًا، و اثنان و عشرون رجلًا، بتذكير الجزءِ الأول، وإن كان المميّز مؤنثًا فتقول: إحدى وعشرون إمراةً، واثنتان وعشرون إمراةً، بتانيث الجزءِ الأول. وفي تركيب غيرالواحد والاثنين إلى «تسع» مع «عشرين» تقول في المميز المذكر: ثلثة وعشرون رجلًا وأربعة وعشرون رجلًا،

---

(1) قوله: «و»
حرف عطف.. «اما» حرف شرط برائے تفصیل.. اس کے بعد «یو جد شیی ء» محذوف اس میں «یو جد» فعل.. «شیی ء» نائب فاعل.. یو جد فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر شرط.. «طریق» مضاف.. «ترکیب» مصدر.. «فی» حرف جار.. «الواحد» معطوف علیہ.. «و» حرف عطف.. «الثنین» معطوف.. معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ذوالحال.. «إلی» حرف جار.. «تسع» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر «منتھیاً» کا ظرف مستقر.. منتھیاً اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر اس کا فاعل.. اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال.. ذوالحال اپنے حال سے مل کر مجرور.. فی حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ترکیب مصدر کا ظرف لغو.. «مع» مضاف.. «عشرین» معطوف علیہ.. «و» حرف عطف.. «اخوات» مضاف.. «ہ» ضمیر مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف.. معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ذوالحال.. «إلی» حرف جار «تسعین» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر «منتھیة» کا ظرف مستقر.. «منتھیة» اسم فاعل، اس میں ھي ضمیر اس کا فاعل.. اسم فاعل اپنے اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال.. ذوالحال اپنے حال سے مل کر مع مضاف کا مضاف الیہ.. مع مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ترکیب مصدر کا مفعول فیہ.. ترکیب مصدر اپنے ظرف لغو اور مفعول فیہ سے مل کر مضاف الیہ.. طریق مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا.. «ف» جزائیہ «علی» حرف جار.. «سبیل» مضاف.. «العطف» مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابت مقدر کا ظرف مستقر.. اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.. مبتدا اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر شرط محذوف «یو جد شیی ء» کی جزاء.. شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ «و» حرف عطف.. «علی» حرف جار.. «ھذا» اسم اشارہ مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابت مقدر کا ظرف مستقر.. «ثابت» اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مقدم.. «قیاس» مصدر.. «إلی» حرف جار.. «تسع و تسعین» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو.. قیاس مصدر اپنے ظرف لغو سے مل کر مبتدائے مؤخر.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

بتانيث الجزء الأول. و في المميز المؤنث ثلثٌ وّ عشرون إمراةً، وأربع وعشرون إمراةً، بتذكير الجزءِ الأول. وعلى هذا القياس إلى «تسع و تسعين». الثاني «كم»، معناه عدد مبهم، وهو على نوعين: أحدهما استفهامية إن كان متضمنًا لمعنى الاستفهام، وهو ينصب التمييز، مثل كم رجلًا ضربته.

والثاني خبرية إن لم يكن متضمنًا لمعنى الاستفهام، وهو ينصب المميز إن كان بينهما فاصلة، مثل كم عندى رجلًا، وإن لم تكن بينهما فاصلة فمييزه مجرورٌ بالإضافة إليه، مثل كم رجلٍ ضربت[1]، وكم غلمانٍ ن اشتريت. والثالث «كأيّن»، وهو مركب من كاف التشبيه و «أيّ» لكن المراد[2] منه عدد مبهم لا المعنى التركيبي، مثل كأيّن رجلًا لقيت. وقد يكون متضمنًا لمعنى الاستفهام، نحو كأين رجلًا عندك. والرابع «كذا» وهو مركب من كاف التشبيه و «ذا» اسم الإشارة، ولكن المراد منه عدد مبهم، ولايكون متضمنًا لمعنى الاستفهام، مثل عندي كذا رجلًا.

---

(1) قوله: «مثل» مضاف.. «كم رجل ضربت» معطوف عليه.. «و» حرف عطف.. «كم غلمان ن اشتريت» معطوف.. معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مراد اللفظ مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مقدر کی خبر..

(2) قوله: «لكن»

حرف مشبہ بالفعل.. الف لام بمعنی الذی اسم موصول «مراد» صیغہ واحد مذکر اسم مفعول، اس میں ھو ضمیر اس کا نائب فاعل.. «من» حرف جار «ہ» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو.. مراد اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صلہ.. اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر لکن کا اسم.. «عدد» موصوف.. «مبہم» صفت.. موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ.. «لا» حرف عطف.. «المعنی» موصوف.. «ترکیبی» صفت.. موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف.. معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر لکن کی خبر.. لکن حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب: «و» حرف عطف.. «الرابع» اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.. موصوف محذوف الاسم اپنی صفت سے مل کر مبتدا.. «کذا» خبر.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

النوع التّاسعُ:[1]

أسماء تسمى أسماء الأفعال، وإنما سميت بأسماءِ الأفعال؛ لأن معانيها أفعال، وهي تسعة: ستة منها موضوعة للأمر الحاضر، وتنصبُ الاسم على المفعولية، أحدُها «رويد» فإنه موضوع لـ«أمهل» وهو يقع في أوّل الكلام، مثل رويد زيدًا، أي: أمهل زيدًا. وثانيها «بَله» فإنه موضوع لـ«دع»، مثل بله زيدًا، أي: دع زيدًا. وثالثها «دونك» فإنه موضوع لـ«خُذ» مثل دونك زيدًا، أي: خذ زيدًا. ورابعها «عليك» فإنه موضوع لـ«ألزم» مثل عليك زيدًا، أي: ألزم زيدًا. وخامسها «حيّهل» فإنه موضوع لـ«إيت» مثل حيهل الصلوة، أي: إيت الصلوة. وسادسها «ها» فإنه موضوع لـ«خذ» مثل ها زيدًا، أي: خذ زيدًا. وقدجاء فيه ثلث لغات: «ها» بسكون الهمزة، و«هاءِ» بزيادة الهمزة المكسورة، و«هاءَ» بزيادة الهمزة المفتوحةِ. ولابد لهذه[2] الأسماءِ من فاعل، وفاعلها ضمير المخاطب المستتر فيها. وثلٰثة منها موضوعة للفعل الماضي وترفع الاسم بالفاعلية، أحدها «هيهات» فإنه

---

(1) قوله: «النوع»

موصوف.. «التاسع» صفت.. موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا.. «اسماء» موصوف.. «تسمى» فعل مجهول، اس میں هي ضمیر نائب فاعل.. «اسماء» مضاف.. «الافعال» مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ.. «تسمی» فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صفت.. اسماء موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب: «حیهل» اسم فعل، اس میں انت ضمیر، اس کا فاعل.. «الصلو ة» مفعول بہ.. اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ مفسرہ ہوا۔

(2) قوله: «و» حرف عطف.. «لا» برائے نفی جنس.. «بد» اس کا اسم.. «لام» حرف جار.. «هذه» موصوف.. «اسماء» صفت.. موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور.. «لام» حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابت مقدر کا ظرف مستقر.. اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر اول.. «من» حرف جار.. «فاعل» مجرور.. «من» حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابت مقدر کا ظرف مستقر۔ ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر ثانی.. لائے نفی جنس اپنے اسم اور دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب: «مثل» مضاف.. مراد اللفظ مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مقدر کی خبر.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب: «أي» حرف تفسیر.. «بعُد» فعل، زید فاعل.. بعُد فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔

موضوع لـ«بعُد» مثل هيهات زيد، أي: بعد زيد. وثانيها«سرعان» فإنه موضوع لـ«سرع» مثل سرعان زيد، أي: سرع زيد. وثالثها«شتّان» فإنه موضوع لـ«افترق» مثل شتّان زيد وعمرو، أي: افترق زيد و عمرو.

النَّوعُ العاشرُ:[1]

الأفعال الناقصة، وإنما سميت ناقصة[2]؛ لأنها لا تكون بمجرد الفاعل كلامًا تامًا، فلا تخلو[3] عن نقصان. وهي تدخل على الجملة الاسمية، أي: المبتدأِ والخبر، فترفع الجزءَ الأول منها، ويسمى اسمها، وتنصب الجزء الثاني منها، ويسمى خبرها. وهي ثلثة عشر فعلًا: الأول «كان» وهي قد تكون زائدة، مثل إنَّ من أفضلهم كان زيد، و حينئذ لاتعمل.

---

(1) قوله: «النوع» موصوف.. «العاشر» صفت.. موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا.. «الافعال» موصوف.. «الناقصة» صفت.. افعال موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(2) قوله: «و» حرف عطف.. «ان» حرف مشبہ بالفعل، «ما» کافة «سمیت» فعل، اس میں هي ضمیر اس کا نائب فاعل.. «ناقصة» مفعول بہ.. «لام» حرف جار.. «ان» حرف مشبہ بالفعل.. «ها» ضمیر اَن کا اسم «لاتکون» فعل.. اس میں هي ضمیر ذوالحال.. «ب» حرف جار.. «مجرد» مضاف.. «الفاعل» مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.. «ب» حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابتة مقدر کا ظرف مستقر ثابتۃ.. اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال.. ذوالحال اپنے حال سے مل کر لاتکون کا اسم.. «کلاما» موصوف.. «تاما» صفت.. کلاما موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر.. لاتکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر.. ان حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر بتاویل مفرد مجرور.. لام حرف جار اپنے مجرور سے مل کر سمیت فعل کا ظرف لغو.. سمیت فعل مجہول اپنے نائب فاعل، مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

(3) قوله: «ف» فصیحہ.. «لاتخلو» فعل، اس میں هي ضمیر، اس کا فاعل.. «عن» حرف جار.. «نقصان» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر لا تخلو فعل کا ظرف لغو.. لاتخلو فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط محذوف «إذا لم تکن بمجرد الفاعل کلاما تاما» کی جزاء.. اس میں «إذا» ظرف زمان متضمن بمعنی شرط، مفعول فیہ مقدم.. «لم تکن» فعل، اس میں هي ضمیر ذوالحال.. «ب» حرف جار.. «مجرد» مضاف.. «الفاعل» مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.. ب حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابتة مقدر کا ظرف مستقر «ثابتة» اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال.. ذوالحال اپنے حال سے مل کر فعل ناقص کا اسم.. «کلاما» موصوف.. «تاما» صفت.. موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر.. لم تکن فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط.. شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ «و» حرف عطف.. «هي» ضمیر مبتدا.. «ثلثة عشر» ممیز.. «فعلا» تمیز.. ممیز اپنی تمیز سے مل کر خبر.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

وقد تكون غيرزائدة، وهي تجيء[1] على معنيين: ناقصة وتامّة، فالنّاقصة تجيء على معنيين: أحدهما[2] أن يثبت خبرها لاسمها في الزمان الماضي، سواء كان ممكن الانقطاع، مثل كان زيد قائمًا، أو ممتنع الانقطاع، مثل كان الله عليمًا حكيمًا. وثانيهما[3] أن يكون بمعنى «صار»، مثل كان الفقير غنيًا، أي: صار الفقير غنيًا، والتامة تتم بفاعلها لاتحتاج إلى الخبر فلاتكون ناقصة، وحينئذٍ تكون بمعنى«ثبث» مثل كان زيد، أي: ثبث زيد. **والثاني «صار»** وهي للانتقال، أي: لانتقال الاسم من حقيقة إلى حقيقة أخرى، نحو صار الطين خزفًا، أو من صفة إلى صفة أخرى، مثل صارزيد غنيًا. وقد تكون تامّة بمعنى الانتقال من مكان إلى مكان أخر، وحينئذ تتعدّى بـ«إلى» نحو صار زيد من بلد إلى بلد. **والثالث «أصبح»**

---

(1) قوله: «و»

حرف عطف.. «هي »ضمير مبتدا «تجی ء» فعل، اس میں هي ضمیر، اس کا فاعل.. «علی » حرف جار.. «معنيين» مبدل منہ.. «ناقصة » معطوف علیہ.. «و» حرف عطف.. «تامة » معطوف.. معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر بدل.. مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مجرور.. علی حرف جار اپنے مجرور سے مل کر تجی ء فعل کا ظرف لغو.. تجی ء فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(2) قوله: «احد»

مضاف.. «هما» ضمیر، مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا.. «أن» ناصبہ.. «یثبت» فعل «خبر» مضاف.. «ها» ضمیر مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل.. «لام» حرف جار.. «اسم» مضاف.. «ها» ضمیر مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو اول.. «فی» حرف جار.. «الزمان» موصوف.. «الماضی» صفت.. موصوف اپنی صفت سے مل کر ھو ضمیر راجع بسوئے «موصوف»، اس کا فاعل.. اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.. موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو ثانی.. یثبت فعل اپنے فاعل اور دونوں ظروف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر خبر.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(3) قوله: «و» حرف عطف.. «ثانی» مضاف.. «هما» ضمیر مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا.. «اَن» ناصبہ.. «یکون» فعل.. اس میں ھو ضمیر اس کا اسم، «ب» حرف جار.. «معنی» مضاف.. «صار» مراد اللفظ مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.. ب حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابتا مقدر کا ظرف مستقر.. «ثابتا» اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.. یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب:۔ «و» حرف عطف «الثالث» مبتدا «اصبح» مراد اللفظ خبر.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

والرابع «أضحٰى» والخامس «أمسٰى» فهذه الثلثة[1] لاقتران مضمون الجملة بأوقاتها التي الصباح والضحى و المسا، نحو أصبح زيد غنيًا، معناه[2] حصل غنائه في وقت الصباح، ونحو أضحى زيد حاكمًا، معناه حصل الحكومة في وقت الضحى، ونحوأمسى زيد قاريًا، معناه حصل قراءته فى وقت المساءِ. و هذه الثلثة قد تكون بمعنى« صار» مثل أصبح الفقير غنيًا، وأمسى زيد كاتبًا، وأضحى المظلم منيرًا، و قد تكون تامة، مثل أصبح زيد، بمعنى دخل زيد في الصباح، وأمسٰى عمرو، أي: دخل عمر و في المسا، وأضحى بكر، أي: دخل بكر في الضحى. والسادس «ظل» والسابع «بات» وهما لاقتران مضمون الجملة بالنهار والليل، نحو ظل زيد كاتبًا، أي: حصل كتابته في النهار، وبات زيد نائمًا، أي: حصل نومه في الليل. وقد تكونان بمعنى «صار» مثل ظل الصبي بالغًا، وبات الشباب

---

(1) قوله: «ف»

حرف تفصیل..«هذه»اسم اشارہ موصوف..«الثلثة» صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا..«لام»حرف جار..«اقتران»مصدر مضاف.. «مضمون»مضاف الیہ مضاف..«الجملة» مضاف الیہ..مضمون مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ اور مصدر کا فاعل..«ب»حرف جار..«اوقات» مضاف..«ها»ضمیر مضاف الیہ..اوقات مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف..«التی»اسم موصول..«هی »ضمیر مبتدا..«صباح»معطوف علیہ..«و»حرف عطف..«الضحی»معطوف..«و»حرف عطف..«المساء»معطوف.. معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفات سے مل کر خبر.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر صلہ..التی اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت..اوقاتہا موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور..ب حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو..اقتران مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ فاعل اور ظرف لغو سے مل کر ثابتة مقدر کا ظرف مستقر..«ثابتة »اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(2) قوله: «معنی»مضاف..«ہ»ضمیر مضاف الیہ..مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا..«حصل غناه فی وقت الصباح»مراد اللفظ خبر.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب:۔ «و»حرف عطف..اسم اشارہ موصوف..«ثلثة »صفت.. موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا..«قد»حرف تحقیق برائے تقلیل..«تکون»فعل..اس میں ھي ضمیر، اس کا اسم..«ب»حرف جار..«معنی» مضاف..«صار»مضاف الیہ..«معنی»مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور..ب حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابتة مقدر کا ظرف مستقر..«ثابتة »اسم فاعل اپنے اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر..تکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر خبر.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

شيئًا. والثامن «مادام» وهي لتوقيت[1] شيء بمدة ثبوت خبرها لاسمها، فلابد من أن يكون قبلها جملة فعلية أواسمية، نحو أجلس مادام زيد جالسًا، وزيد قائم مادام عمرو قائمًا. والتاسع «مازال» والعاشر «مابرح» والحادى عشر «ماأنفك» والثاني عشر «مافتىء»، وقد يقال: ما فتئا، وماأفتا، وكل واحد من هذه الأفعال الأربعة[2] لدوام ثبوت خبرها لاسمها مذ قبله، و يلزمها النفي، مثل مازال زيد عالمًا، ومابرح زيد صائمًا، ومافتىء عمروفاضلًا، وماأنفك بكرعاقلًا، والثالث عشر «ليس» وهي لنفي مضمون الجملة في زمان الحال. وقال بعضهم: في كل زمان، مثل ليس زيد قائمًا.

---

(1) قوله: «و»

حرف عطف.. «هي» ضمير مبتدا.. «لام» حرف جار.. «توقيت» مصدر مضاف.. «شيء» مضاف اليه اور مصدر کا مفعول بہ.. «ب» حرف جار.. «مدة» مضاف.. «ثبوت» مصدر، مضاف اليہ مضاف.. «خبر» مضاف اليہ مضاف.. «ها» ضمير مضاف اليہ.. خبر مضاف اپنے مضاف اليہ سے مل کر ثبوت مصدر کا مضاف اليہ.. «لام» حرف جار.. «اسم» مضاف.. «ها» ضمير مضاف اليہ.. اسم مضاف اپنے مضاف اليہ سے مل کر مجرور.. لام حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثبوت مصدر کا ظرف لغو.. ثبوت مصدر مضاف اپنے مضاف اليہ فاعل اور ظرف لغو سے مل کر مدة مضاف کا مضاف اليہ.. مدة مضاف اپنے مضاف اليہ سے مل کر مجرور.. ب حرف جار اپنے مجرور سے مل کر توقيت مصدر کا ظرف لغو.. توقيت مصدر اپنے مضاف اليہ مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر مجرور.. لام حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابتة مقدر کا ظرف مستقر.. «ثابتة».. اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسميہ ہوکر خبر.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسميہ خبريہ معطوفہ ہوا۔

(2) قوله: «و» حرف عطف.. «كل» مضاف.. «واحد» موصوف.. «من» حرف جار.. «هذه» اسم اشارہ مبدل منہ.. «الافعال» موصوف.. «الاربعة» صفت.. موصوف اپنی صفت سے مل کر بدل.. مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مجرور.. من حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابت مقدر کا ظرف مستقر.. «ثابت».. اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسميہ ہوکر صفت.. «واحد» موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف اليہ.. «كل» مضاف اپنے مضاف اليہ سے مل کر مبتدا.. «لام» حرف جار.. «دوام» مصدر مضاف.. «ثبوت» مصدر مضاف اليہ، مضاف.. «خبر» مضاف اليہ، مضاف.. «ها» ضمير مضاف اليہ.. خبر مضاف اپنے مضاف اليہ سے مل کر ثبوت مصدر کا مضاف اليہ.. «لام» حرف جار.. «اسم» مضاف.. «ها» ضمير مضاف اليہ.. مضاف اپنے مضاف اليہ سے مل کر مجرور.. لام حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثبوت مصدر کا ظرف لغو.. «مذ» ظرف زمان مضاف.. «قبل» فعل، اس ميں ھو ضمير، اس کا فاعل «ه» ضمير منصوب مفعول بہ.. «قبل» فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعليہ ہوکر مذ مضاف کا مضاف اليہ.. مذ مضاف اپنے مضاف اليہ سے مل کر مفعول فيہ.. ثبوت مصدر مضاف اپنے مضاف اليہ، مفعول فيہ اور ظرف لغو سے مل کر دوام مضاف کا مضاف اليہ.. دوام مصدر مضاف اپنے مضاف اليہ سے مل کر مجرور.. لام حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابت مقدر کا ظرف مستقر.. «ثابت» اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسميہ ہوکر خبر.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسميہ خبريہ معطوفہ ہوا۔

واعلم أن تقديم أخبار هذه الأفعال على أسمائها جائز بإبقاء عملها[1]، مثل كان قائمًا زيد، وعلى هذا القياس في البواقي. وأيضًا تقديم أخبارها على نفسها جائز سوى «ليس» والأفعال التي كان في أوائلها «ما». وقال بعضهم: تقديم الأخبار على هذه الأفعال أيضًا جائز سوى «مادام». وأما تقديم أسمائها عليها فغير جائز. واعلم أنّ حكم مشتقات هذه الأفعال كحكم هذه الأفعال في العمل.

النَّوعُ الحادي عشر:

أفعال المقاربة، وإنما سميت بهذا الاسم؛ لأنها تدل على المقاربة[2]، وهي أربعة: الأول «عسى» وهو فعل لدخول تاء التانيث الساكنة فيه، نحو «عست». وغير متصرف؛ إذ لا يشتق منه مضارع واسما فاعل ومفعول وأمر و نهي مثلًا، وعمله على نوعين: الأول أن

---

(1) یعنی افعال ناقصہ کی خبروں کو اسموں پر مقدم کر سکتے ہیں، حروف مشبہ بالفعل میں اس کے خلاف حکم تھا، دونوں کے اس حکم میں فرق اس لیے ہے کہ حروف مشبہ بالفعل عمل میں فعل کی فرع ہیں لہٰذا عمل کے لحاظ سے ان میں ایک طرح کا ضعف ہے، اسی لیے تو فعل کے برخلاف ان کا منصوب پہلے اور مرفوع بعد میں ہوتا ہے، اور فعل میں مرفوع پہلے اور منصوب بعد میں۔ چونکہ افعال ناقصہ فعل ہیں لہٰذا عمل میں قوی ہوئے تو پھر یہ اپنے معمولات میں تقدیم و تاخیر کی صورت میں بھی عمل کریں گے جیسے دوسرے ناقصہ۔ ہاں اگر ان کے اسماو اخبار میں اعراب منفی ہو اور کوئی قرینہ بھی نہ ہو جو اسم و خبر کو متعین کر سکے تو پھر باقی افعال کی طرح مرفوع کو مقدم کرنا واجب ہوگا، جیسے ما کان موسیٰ عیسیٰ۔ اور جس طرح افعال ناقصہ کے اسموں پر ان کی خبروں کو مقدم کر سکتے ہیں اسی طرح خود افعال ناقصہ پر بھی مقدم کر سکتے ہیں، کیونکہ جب یہ فعل ہیں اور فعل عمل میں قوی ہوتا ہے تو مقدم و مؤخر سب میں عمل کر سکتا ہے۔ یہ حکم اُن افعال ناقصہ کا ہے جن کے شروع میں "ما" نہیں آتا۔ اور جن میں "ما" آتا ہے ان میں خود افعال پر تقدیم خبر جائز نہیں۔ کیونکہ یہ "ما" دو طرح کا ہے۔ ایک مصدریہ، یہ "ما دام" میں ہے۔ دوسرا نافیہ، یہ باقی افعال میں ہے۔ پہلی صورت میں یہ فعل مصدر کی تاویل میں ہو جائے گا اور مصدر عمل میں ضعیف ہے، لہٰذا اس کا معمول مقدم نہیں ہوگا۔ اور مانافیہ صدارت کلام کو چاہتا ہے، اگر خبر مقدم ہوگئی تو ان کی صدارت ختم ہو جائے گی۔

(2) اس مقام کی تحقیق اس طرح ہے کہ متکلم نے جس قرب کا اعتقاد کیا ہے کبھی تو اس کا منشاء و سبب متکلم کی امید و طمع ہے جو اس نے خبر کو فاعل کے لئے حاصل کرنے کی کی ہے یہاں سبب جزم و یقین نہیں۔ اس قرب کو دنو رجاء سے تعبیر کیا جاتا ہے، جیسے "عسی زید ان یخرج" میں "عسی" دنو رجاء پر دال ہے یعنی متکلم نے اس کے ذریعہ خبر کو فاعل سے قریب کرنے کا جزم و یقین نہیں کیا ہے بلکہ محض امید و رجاء ہی ہے۔ اور کبھی اس قرب کے اعتقاد کا سبب و منشاء متکلم کا جزم و یقین ہے جو اس نے خبر کو فاعل کے لئے حاصل کرنے کا کیا ہے۔ اس قرب کو دنو حصول کہا جاتا ہے، جیسے "کاد زید یخرج" میں "کاد" دنو حصول پر دال ہے یعنی اس کے ذریعہ متکلم نے خبر کو فاعل سے قریب کرنے کا جزم و یقین کیا ہے۔ اور کبھی اس قرب کے اعتقاد کا سبب متکلم کا جزم و یقین ہے جو اس نے فاعل کو خبر کے شروع کرنے کے قرب کا کیا ہے۔ یعنی فاعل کا ایسی چیز کے شروع کی خبر دینا جو خبر کی جانب پہنچا دے اس کو دنو اخذ و شروع کہا جاتا ہے جیسے "طفق زید یخرج" میں "طفق" جو دلالت کر رہا ہے اس بات پر کہ زید کا خروج شروع ہونے ہی والا ہے۔ تو دنو اپنے منشاء و اسباب کے اعتبار سے تین قسم پر ہوا کہ پہلے پر "عسی" دلالت کرتا ہے۔ دوسرے پر "کاد" اور تیسرے پر "طفق"۔

وحينئذٍ[1] يرفع الاسم وهو فاعله، وينصب الخبر. ويكون خبره فعلًا مضارعًا مع «أن». و«أن يخرج» في موضع النصب[2] بأنه خبره بمعنى قارب زيد ن الخروج. ويجب أن يكون خبره يكون بمعنى قارب، نحو عسى زيد أن يخرج، فـ«زيد» مرفوع بأنه اسمه وفاعله، و«أن مطابقًا لاسمه فى الإفراد والتثنية والجمع والتذكير والتانيث، نحو عسى زيد أن يقوم[3]، وعسى الزيدان أن يقوما، و عسى الزيدون أن يقوموا، وعست هند أن تقوم، و عست الهندان أن تقوما، و عست الهندات أن يقمن. وهذا أي: كون الخبر[4] مطابقًا للفاعل إذا

---

(1) قوله: «و» حرف عطف.. «حين» مضاف.. «اذ» مضاف اليه، مضاف.. تنوين عوض مضاف اليه محذوف.. اذ مضاف اپنے عوض مضاف اليه محذوف سے مل کر حین مضاف کا مضاف الیہ.. حین مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ مقدم.. «یکون» فعل.. اس میں ھو ضمیر اس کا اسم.. «ب» حرف جار.. «معنی» مضاف.. «قارب» مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.. ب حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابتا مقدر کا ظرف مستقر.. «ثابتا» اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.. یکون فعل ناقص اپنے اسم، خبر اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(2) قوله: «و» حرف عطف.. «ان یخرج» مراد اللفظ.. مبتدا.. «فی» حرف جار.. «موضع» مضاف.. «نصب» مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.. فی حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابت مقدر کا ظرف مستقر.. «ثابت» «ب» حرف جار.. «انَّ» حرف مشبہ بالفعل «ہ» ضمیر ان کا اسم.. «خبر» مضاف.. «ہ» ضمیر مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر.. انَّ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر بتاویل مفرد مجرور.. ب حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابت مقدر کا ظرف لغو.. ثابت اسم فاعل اپنے فاعل، ظرف مستقر اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(3) قوله: «نحو» مضاف.. «عسى زيد ان يقوم» معطوف علیہ.. «و» حرف عطف.. «عسى الزيدان ان يقوما» معطوف.. «و» حرف عطف.. «عسى الزيدون ان يقوموا» معطوف.. «و» حرف عطف.. «عست هند ان يقوم» معطوف «و» حرف عطف.. «عست الهندان ان تقوما» معطوف.. «و» حرف عطف.. «عست الهندات ان يقمن» معطوف.. معطوف الیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مراد اللفظ مضاف الیہ.. «نحو» مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر کی.. «مثال» مضاف «ہ» ضمیر مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(4) قوله: «و» حرف عطف.. « هذا » اسم اشارہ مبدل منہ.. «أی» حرف تفسیر.. «کون» مصدر مضاف.. «الخبر» مضاف الیہ اور کون مصدر کا اسم.. «مطابقا» اسم فاعل «لام» حرف جار.. «الفاعل» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر مطابقا اسم فاعل کا ظرف لغو.. مطابقا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.. کون مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اسم اور خبر سے مل کر بدل.. ھذا مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مبتدا.. «إذا» ظرف زمان، مضاف.. «کان» فعل «فاعل» اس کا اسم.. «اسما» موصوف.. «ظاھرا» صفت.. «اسما» موصوف اپنی صفت سے مل کر کان کی خبر.. کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ.. «اذا» مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ثابت مقدر کا مفعول فیہ.. اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

كان الفاعل إسمًا ظاهرًا، أما إذا كان مضمراً فليست المطابقة بينهما شرطًا. **النوع الثاني من النوعين المذكورين أن يرفع الاسم وحده**، وذلك إذا كان اسمه فعلًا مّضارعًا مع «أن» فيكون الفعل المضارع مع «أن» في محل الرفع بأنه اسمه، ويكون «عسى» حينئذ بمعنى «قرب»، مثل عسى أن يخرج زيد، أي: قرب خروجه، فلا يحتاج في هذا الوجه إلى الخبر بخلاف الوجه الأول؛ لأنه لايتم المقصود فيه بدون الخبر، فيكون الأول ناقصًا والثاني تامًا. **والثاني «كاد»** وهو يرفع الاسم وينصب الخبر، وخبره فعل مضارع بغير «أن». وقد يكون مع «أن» تشبها له بـ«عسى»[1] مثل كاد زيد يجيء، فـ«زيد» مرفوع بأنه اسم كاد، و«يجيء» في محل النصب بأنه خبره، معناه قرب مجيء زيد. وحكم باقي المشتقات من مصدره كحكم «كاد». مثل لم يكد زيديجيء، ولا يكاد زيد يجيء، وإن دخل على «كاد» حرف النفي ففيه خلاف[2]، قال بعضهم: إنَّ حرف النفي فيه مطلقًا يفيد معنى النفي، وقال بعضهم: إنه لايفيده بل الاثباتُ باقٍ على حاله. وقال بعضهم: إنه لايفيد النفي فى الماضي وفي المستقبل يفيده. **والثالث «كرب»** وهو يرفع الاسم و ينصب الخبر، وخبره

---

(1) قوله: «و» حرف عطف.. «قد» حرف تحقيق برائے تقليل.. «يكون» فعل.. اس ميں هو ضمير اس کا اسم.. «مع» مضاف.. «ان» مراد اللفظ مضاف اليہ.. مضاف اپنے مضاف اليہ سے مل کر ثابتا مقدر کا مفعول فيہ.. «ثابتا» اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فيہ سے مل کر شبہ جملہ اسميہ ہو کر خبر.. «تشبها» مصدر.. «لام» حرف جار.. «ہ» ضمير مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر تشبها مصدر کا ظرف لغو اول.. «ب» حرف جار.. «عسى» مراد اللفظ مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو ثانی.. «تشبها» مصدر اپنے دونوں ظرف لغو سے مل کر مفعول لہ.. يكون فعل ناقص اپنے اسم خبر اور مفعول لہ سے مل کر فعليہ خبريہ ہوا۔

(2) قوله: «و» حرف عطف.. «ان» حرف شرط.. «دخل» فعل «على» حرف جار.. «كاد» مراد اللفظ مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو.. «حرف» مضاف.. «النفى» مضاف اليہ.. مضاف اپنے مضاف اليہ سے مل کر دخل کا فاعل.. دخل فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعليہ خبريہ ہو کر شرط.. «ف» جزائيہ.. «فى» حرف جار.. «ہ» ضمير مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابت مقدر کا ظرف مستقر.. «ثابت» اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسميہ کر خبر مقدم.. «خلاف» مبتدائے مؤخر.. مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسميہ ہو کر جزاء.. شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطيہ ہوا۔

يجيء فعلًا مضارعًا دائمًا[1] بغير «أن»، نحو قرب زيد يخرج. والرابع «أوشك» وهو يرفع الاسم وينصب الخبر، وخبره فعل مضارع مع «أن» أو بغير «أن» مثل أوشك زيد أن يجيء أو يجيء[2]. وقال بعضهم[3]: إنَّ أفعال المقاربةِ سبعة، هذه الأربعة المذكورة و«جعل» و«طفق» و«أخذ». وهذه الثلاثة مرادفة لـ«كرب» وموافقة له في الاستعمالِ.

النَّوعُ الثاني عشر:

أفعال المدح والذم[4]، وهي أربعة: الأول «نِعْمَ» أصله[5] نَعِمَ بفتح الفاءِ وكسر العين،

---

(1) قوله: «و» حرف عطف.. «خبر» مضاف.. «ه» ضمیر مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا.. «یجیء» فعل، اس میں ھو ضمیر ذو الحال.. «فعلا» موصوف.. «مضارعا» صفت.. موصوف اپنی صفت سے مل کر موصوف.. «دائما» اس میں ھو ضمیر، اس کا مفعول فیہ.. «ب» حرف جار.. «غیر» مضاف.. «ان» مراد اللفظ مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابتا مقدر کا ظرف مستقر.. اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.. موصوف اپنی صفت سے مل کر حال.. ذو الحال اپنے حال سے مل کر یجیء کا فاعل.. یجیء فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر.. «خبرہ» مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(2) قوله: «مثل» مضاف.. «اوشک زید ان یجیء» معطوف علیہ.. «و» حرف عطف.. «یجیء» بتقدیر «اوشک زید» معطوف.. معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مراد اللفظ مضاف الیہ.. «مثل» مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالۃ مقدر کی خبر.. «مثال» مضاف.. «ہ» ضمیر مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(3) قوله: «و» حرف عطف.. «قال» فعل «بعض» مضاف.. «ھم» ضمیر مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر قال کا فاعل.. «ان» حرف مشبہ بالفعل.. «افعال» مضاف.. «مقاربۃ» مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر انَّ کا اسم.. «سبعۃ» مبدل منہ.. «ھذہ» اسم اشارہ مبدل منہ.. «الاربعۃ» بدل.. مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر موصوف.. «ال» بمعنی التی، اسم موصول.. «مذکورۃ» صیغہ واحد مؤنث اسم مفعول، اس میں ھي ضمیر اس کا نائب فاعل.. اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صلہ.. اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت.. الاربعۃ موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ.. «و» حرف عطف.. «جعل» معطوف.. «و» حرف عطف.. «طفق» معطوف.. «و» حرف عطف.. «اخذ» معطوف.. «الاربعۃ المذکورۃ» معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر بدل.. سبعۃ مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر خبر.. «إنَّ» حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مراد اللفظ مقولہ.. قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(4) یعنی فعل مدح و ذم وہ فعل ہیں جو انشائے مدح عام اور انشائے ذم عام کے لیے موضوع ہیں، جیسے "نعم" کہ جب تم "نعم الرجل زید" کہو گے تو تم اس کے ذریعہ زید کی مدح کر رہے ہو خواہ وہ باعتبار علم ہو یا باعتبار شجاعت وغیرہ۔ اسی طرح "بئس" کہ "بئس الرجل زید" میں واقع ہے اس کے ذریعہ زید کی مذمت عام ہے۔

(5) قوله: «اصل» مضاف.. «ہ» ضمیر مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا.. «نعم» ذو الحال.. «ب» حرف جار.. «فتح» مضاف.. «فاء» مضاف

فكسرت الفاء إتباعا للعين، ثم أُسكنت العين للتخفيف فصار «نِعْمَ» وهو فعل مدح

وفاعله قد يكون اسم جنس معرفًا باللام، مثل نعم الرجل زيد، فـ«الرجل»[1] مرفوع بأنه

فاعل «نعم» و«زيد» مخصوص بالمدح مرفوع بأنه مبتدأ، و«نعم الرجل» خبره مقدّم عليه،

أومرفوع بأنه خبر مبتدأ محذوف وهو الضمير، تقديره: «نعم الرجل هو زيد» فيكون على

التقدير الأول[2] جملة واحدة، وعلى التقدير الثاني جملتين. و قد يكون فاعله اسمًا مضافًا إلى

المعرف باللام، نحو نعم صاحب الرجل زيد. و قد يكون ضميرًا[3] مستترًا ....

=

الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ.. «و» حرف عطف.. «کسر» مضاف.. «عین» مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف.. معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور.. ب حرف جار اپنے مجرور مل کر ثابتا مقدر کا ظرف مستقر.. اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال.. نعم ذوالحال اپنے حال سے مل کر خبر.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب: «ف» فصیحہ.. «صار» فعل.. اس میں ھو ضمیر، اس کا اسم.. «نعم» خبر.. فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء شرط محذوف «اذا کان الامر کذالک» کی۔ شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

(1) قوله: «ف» حرف عطف.. «رجل» مبتدا «مرفوع» اسم مفعول، اس میں ھو ضمیر اس کا نائب فاعل.. «ب» حرف جار.. «ان» حرف مشبہ بالفعل.. «ہ» ضمیر اس کا اسم.. «فاعل» مضاف.. «نعم» مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر.. ان حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور.. ب حرف جار اپنے مجرور سے مل کر اسم مفعول کا ظرف لغو.. مرفوع اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

(2) قوله: «ف» فصیحہ.. «یکون» فعل.. اس میں ھو ضمیر، اس کا اسم.. «علی» حرف جار.. «تقدیر» موصوف.. «اول» اسم تفضیل، اس میں ھو ضمیر، اس کا فاعل.. اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.. موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور.. علی حرف جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف علیہ.. «و» حرف عطف.. «علی» حرف جار.. «التقدیر» موصوف.. «الثانی» صفت.. موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور.. علی حرف جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرف لغو.. «جملة» موصوف.. «واحدة» صفت.. موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ.. «و» حرف عطف.. «جملتین» معطوف.. معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر.. یکون فعل ناقص اپنے اسم خبر اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط مقدر «إذا کان الامر کذالک» کی جزاء۔ شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

(3) یعنی "نعم" کا فاعل مضمر ہوتا ہے اختصار کے پیش نظر، کیونکہ "نعم رجلًا زید" زیادہ مختصر ہے "نعم الرجل زید" ہے۔ پھر یہاں اضمار تفسیر کی شرط پر ہے اور اس سے مبالغۂ مدح مقصود ہے۔ چنانچہ مضمر کی نکرۂ منصوبہ کے ذریعہ تمیز لائی جاتی ہے، خواہ یہ نکرۂ منصوبہ مفرد ہو، جیسے مثال مذکور۔ یا نکرہ کی جانب مضاف ہو جیسے نعم ضارب رجل زید۔ یا معرفہ کی جانب مضاف ہو لیکن اضافت لفظیہ ہو، جیسے نعم حسن الوجه أنت۔ اور یہاں تمیز اس لیے ذکر کرنا ضروری ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ "نعم" میں ضمیر ہے۔

مميزًا[1] بنكرةٍ منصوبةٍ، مثل نعم رجلًا زيد، والضمير المستتر عائد إلى معهود ذهني. وقد يحذف المخصوص إذا دلّ عليه قرينة، مثل نعم العبد، أي: نعم العبد أيوب، والقرينة سياق الاية. وشرط المخصوص أن يكون مطابقًا للفاعل في الإفراد والتثنية والجمع والتذكير والتانيث، مثل نعم الرجل زيد، و نعم الرجلان الزيدان، ونعم الرجال الزيدون، ونعمت المرأة هند، ونعمت المرأتان الهندان، ونعمت النساء الهندات. **والثاني «بئس»** وهو فعل ذم، أصله بَئِس من باب علم، فكسرت الفاء لتبعية العين، ثم أسكنت العين تخفيفًا فصارت «بئس». وفاعله أيضًا أحد الأمور الثلثة المذكورة في «نعم». وحكم المخصوص بالذم كحكم المخصوص بالمدح في جميع الأحكام المذكورة[2]، مثل بئس

---

(1) قوله: «و» حرف عطف.. «قد» حرف تحقیق برائے تقلیل.. «یکون» اس میں ھو اس کا اسم.. «ضمیرا» موصوف.. «مستترا» صفت اول.. «ممیزا» اسم مفعول، اس میں ھو ضمیر، اس کا نائب فاعل.. «ب» حرف جار.. «نکرۃ» موصوف.. «منصوبۃ» صفت.. «نکرۃ» موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور.. ب حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو.. «ممیزا» اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت ثانی.. ضمیرا موصوف اپنی صفت اول وثانی سے مل کر خبر.. یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب: «و» حرف عطف.. «ضمیر» موصوف.. «مستتر» صفت.. ترکیب: «مثل» مضاف.. «نعم العبد» مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مقدر کی خبر.. «مثال» مضاف.. «ہ» ضمیر مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب: «أی» حرف تفسیر.. «نعم» فعل «العبد» فاعل.. فعل مدح اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم.. «ایوب» مبتدائے مؤخر.. مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب: «ف» حرف عطف.. «صارت» فعل، اس میں ھي ضمیر، اس کا اسم.. «بئس» خبر.. فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(2) قوله: «و» حرف عطف.. «حکم» مضاف.. «مخصوص» صیغہ اسم مفعول، اس میں ھو ضمیر، اس کا نائب فاعل.. «ب» حرف جار.. «الذم» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو.. اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت.. موصوف محذوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا.. «ک» حرف جار.. «حکم» مضاف.. «مخصوص» اس میں ھو ضمیر، اس کا نائب فاعل.. «ب» حرف جار.. «المدح» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو.. اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت.. موصوف اپنی صفت سے مل کر حکم کا مضاف الیہ.. حکم مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.. ک حرف جار اپنے مجرور سے مل کر «ثابت» مقدر کا ظرف مستقر.. «فی» حرف جار.. «جمیع» مضاف.. «الاحکام» موصوف.. «ال» بمعنی التی اسم موصول.. «مذکورۃ» صیغہ واحد مؤنث اسم مفعول، اس میں ھي ضمیر، اس کا نائب فاعل.. اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صلہ.. اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت.. موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ.. جمیع مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر

=

الرجل زيد، و بئس صاحب الرجل زيد، وبئس رجلا زيد، وبئس الرجلان الزيدان، وبئس الرجال الزيدون، وبئست المرأة هند، وبئست المرأتان الهندان، وبئست النساء الهندات. والثالث «ساء» وهو مرادف لـ«بئس» موافق له في جميع وجوه الاستعمال. والرابع «حبَّ» بفتح الفاء أو ضمها، أصله حبُب بضم العين[1]، فأسكنت الباء الأولى وأدغمت في الثانية على اللغة الأولى، ونقلت ضمتها إلى الحاءِ وأدغمت الباء فى الباء على اللغة الثانية. و«حبَّ» لا ينفصل عن«ذا» في الاستعمال، ولهذا يقال في تقرير الأفعال: «حبّذا» وهو مرادف لـ«نعم» وفاعله «ذا» والمخصوص بالمدح مذكور بعده، وإعرابه كإعراب مخصوص «نعم» في الوجهين المذكورين لكنه لايطابق[2] فاعله في الوجوه المذكورة، مثل حبذا زيد، وحبذا الزيدان، وحبذا الزيدون، وحبّذا هند، وحبذا الهندان، وحبذا الهندات. و يجوز أن يكون قبله وبعده اسم موافق له منصوبًا على التميز أوعلى

=

مجرور..فی حرف جار اپنے مجرور سے مل کر «ثابت» اسم فاعل کا ظرف لغو..«ثابت» اسم فاعل اپنے فاعل، ظرف مستقر اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر..مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

(1) قوله:«اصل» مضاف..«ه» ضمیر مضاف الیہ..مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا..«حبب» ذو الحال..«ب» حرف جار..«ضم» مضاف..«العین» مضاف الیہ..مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور..حرف جار اپنے مجرور سے مل کر «ثابتا» اسم فاعل مقدر کا ظرف مستقر..اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال..ذو الحال اپنے حال سے مل کر خبر..متبداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب:: «و» حرف عطف..«ادغمت» فعل «الباء» نائب فاعل..«فی» حرف جار..«الباء» مجرور..حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو اول..«علی» حرف جار..«لغة» موصوف..«الثانیة» صفت..موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور..حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو ثانی..«ادغمت» فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(2) قوله: «لکن» حرف مشبہ بالفعل «ه» ضمیر، اس کا اسم..«لا یطابق» فعل..اس میں ہو ضمیر، اس کا فاعل..«فاعل» مضاف..«ه» ضمی مضاف الیہ..مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل..«فی» حرف جار..«ال» بمعنی التی اسم موصول..«مذکورة» اسم مفعول، اس میں ھي ضمیر، اس کا نائب فاعل..اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صلہ..اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت..الوجوہ موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور..فی حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو..لا یطابق فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر..لکن حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

الحال، مثل حبّذا رجلًا زيد، وحبذا راكبًا زيد، و حبذا زيد رجلًا، وحبذا زيد راكبًا.

واعلم أنه لايجوز التصرف في هذه الأفعال غير الحاق التاء فيها، ولهذا سُميت هذه الأفعال غير متصرفة.

النَّوعُ الثالث عشر:[1]

أفعال القلوب، وإنما سميت بها[2]؛ لأن صدورها من القلب ولادخل فيه للجوارح، وتسمى أفعال الشك واليقين أيضًا؛ لأن بعضها للشك وبعضها لليقين، وهي تدخل على المبتدإ والخبر، وتنصبهما معا بأن يكونا مفعولين لها[3]، وهي سبعة:[4] ثلثة منها للشك، وثلثة

---

(1) قوله: «النوع» موصوف.. «الثالث العشر» صفت.. موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا.. «افعال» مضاف.. «القلوب» مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر.... مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(2) قوله: «و» حرف عطف.. «ان» حرف مشبہ بالفعل.. «ما» کافہ «سميت» فعل.. اس میں هي ضمیر، اس کا نائب فاعل «ب» حرف جار زائد.. «ہ» ضمیر مفعول بہ.. «لام» حرف جار.. «انّ» حرف مشبہ بالفعل.. «صدور» مضاف.. «ها» ضمیر مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر إن حرف مشبہ بالفعل کا اسم.. «من» حرف جار.. «القلب» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابت مقدر کا ظرف مستقر.. ذو الحال.. «و» حالیہ.. «لا» برائے نفی جنس.. «دخل» مصدر.. «فی» حرف جار.. «ہ» ضمیر مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر مصدر کا ظرف لغو.. مصدر اپنے ظرف لغو سے مل کر لائے نفی جنس کا اسم.. «لام» حرف جار.. «الجوارح» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابت مقدر کا ظرف مستقر.. اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.. لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال.. ذوالحال اپنے حال سے مل کر اسم فاعل کا فاعل.. ثابت اسم اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر انّ کی خبر.. انّ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر بتاویل مفرد مجرور.. لام حرف جار اپنے مجرور سے مل کر فعل کا ظرف لغو.. سميت فعل مجہول اپنے نائب فاعل، مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(3) واضح رہے کہ ان میں تین یقین کے لیے استعمال ہوتے، یعنی علمت، رأیت، وجدت، اور تین ظن کے لیے، یعنی ظننت، حسبت، خلت، اور زعمت " دونوں میں مشترک ہے۔ ان افعال کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ان کا صدور قلب سے ہوتا ہے باقی جوارح کو اس میں دخل نہیں۔ اور ان افعال کو افعال یقین وشک بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ بعض یقین کے لئے اور بعض شک کے لئے آتے ہیں۔ اعتراض: شک نام ہے طرفین کی تساوی کا اور ظن طرف راجح کو کہتے ہیں اور طرف مرجوح کا نام وہم ہے۔ اور وہ اعتقاد جو واقع کے مطابق غیر ممکن الزوال ہو اس کو یقین کہتے ہیں۔ طرفین سے مراد وقوع وعدم وقوع ہے۔ یہ تمام معانی علما کے درمیان مشہور ہیں محض اہل معقول کی اصطلاح کے ساتھ خاص نہیں۔ نیز ان معانی میں سے کوئی بھی ایسا نہیں کہ جو طرفین کی مساوات پر دلالت کرے۔ لہذا ان افعال کو یقین کے ساتھ شک سے تعبیر کرنا درست نہیں۔ جواب: یہاں شک سے مراد ظن ہے بطور مجاز۔

(4) قوله: «و» حرف عطف.. «هي» ضمیر مبتدا.. «سبعة» موصوف.. «ثلثة» موصوف.. «من» حرف جار.. «ها» ضمیر مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر

=

منها لليقين، وواحد منها مشترك بينهما. أما الثلاثة الأُوَل فـ«حسبت» و«ظننت» و«خلت» مثل حسبت زيدًا فاضلًا، وظننت بكرًا نائمًا، وخلت رشيدًا قائمًا. و«ظننت» إذا كان من الظنة بمعنى التهمة لم يقتض المفعول الثاني، مثل ظننت زيدًا أي: اتّهمته. وأما الثلاثة الثانية فـ«علمت» و«رأيت» و«وجدت» مثل علمت زيدًا أمينًا، ورأيت عمرًا فاضلًا، ووجدت البيت رهينًا. و«علمت» قديجيء بمعنى عرفت[1]، نحو عملت زيدًا، أي:عرفته. و«رأيت» قد يكون بمعنى أبصرت، كقوله: «فانظرما ذا ترى» و«وجدت» قد يكون بمعنى أصبت[2]، مثل وجدت الضالة، أي:أصبتها، فإن كل واحد[3] من هذه المعاني لايقتضي إلا

=

«ثابتة » مقدر کاظرف مستقر..«ثابتة »اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوصفت..موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا..«لام»حرف جار..«یقین»مجرور..حرف جار اپنے مجرور سے مل کر«ثابتة »مقدر کاظرف مستقر..«ثانتة »اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر..مبتدا اپنی خبر سے مل کر معطوف..«و»حرف عطف..«واحد»موصوف..«من»حرف جار«ها»ضمیر مجرور..حرف جار اپنے مجرور سے مل کر«ثابتة »مقدر کاظرف مستقر..«ثابتة »اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت..موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا..«مشترک»اسم مفعول اس میں ھو ضمیر،اس کا نائب فاعل..«بین»مضاف..«هما»ضمیر مضاف الیہ..مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ..اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر..مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف..معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفات سے مل کر صفت..سبعة موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر..مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

(1) قولہ:«و»حرف عطف..«علمت» مراد اللفظ مبتدا..«قد»حرف تحقیق برائے تقلیل..«یجیء»فعل مضارع اس میں ھو ضمیر مرفوع اس کا فاعل..«ب»حرف جار..«معنی»مضاف..«عرفت»مراد اللفظ مضاف الیہ..مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور..حرف جار اپنے مجرور سے مل کر یجیء فعل کا ظرف لغو..یجیء فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر..مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

(2) قولہ: «و»حرف عطف..«وجدت»مراد اللفظ مبتدا..«قد»حرف تحقیق برائے تقلیل..«یکون»فعل ناقص..اس میں ھو ضمیر اس کا اسم..«ب»حرف جار..«معنی»مضاف..«اصبت»مراد اللفظ مضاف الیہ..مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور..حرف جار اپنے مجرور سے مل کر«مستعملا»مقدر کاظرف مستقر..«مستعملا»اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر فعل ناقص کی خبر..کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر..مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

(3) قولہ:«ف»حرف تعلیل..«إنَّ»حرف مشبہ بالفعل..«کل»مضاف..«واحد»موصوف..«من»حرف جار..«هذه»مبدل منہ..«معانی» بدل..مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مجرور..حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابت مقدر کاظرف مستقر..«ثابت»اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر

=

متعلقًا واحدًا فلا يتعدّى إلا إلى مفعول واحد. والواحد المشترك بينهما هو «زعمت» مثل زعمت الله غفورًا، فهو لليقين. وزعمت الشيطان شكورًا، فهو للشك. وفي هذه الأفعال لا يجوز الاقتصار على أحد المفعولين؛ لأنهما كإسم واحد؛ لأن مضمونهما معًا مفعول به فى الحقيقة، وهو مصدر المفعول الثاني المضاف إلى المفعول الأول؛ إذ معنى علمت زيدًا فاضلًا، علمت فضل زيد، فلو حذف أحدهما كان كحذف بعض أجزاء الكلمة الواحدة.

وإذا توسطت هذه الأفعال بين مفعوليها أو تأخرت عنهما جاز إبطال عملها[1]، نحو زيد ظننت قائم، وزيدًا ظننت قائمًا، وزيد قائم ظننت، وزيدًا قائمًا ظننت، فإعمالها وإبطالها

صفت..واحد موصوف اپنی صفت سے مل کر کل کا مضاف الیہ..کل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر انَّ کا اسم..«لا يقتضى»فعل منفی..اس میں ھو ضمیر اس کا فاعل..«إلا»حرف استثناء..«متعلقا»موصوف..«واحدا»صفت..موصوف اپنی صفت سے مل کر مستثنی مفرغ ہوکر إنَّ کی خبر..انَّ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معللہ ہوا۔

ترکیب: «و»حرف عطف..«ھو»ضمیر مبتدا..«مصدر» مضاف..«مفعول» موصوف..«الثانی»اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر، اس کا فاعل..اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت..موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ..مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف..«مضاف»اسم مفعول، اس میں ھو ضمیر، اس کا نائب فاعل..«إلی»حرف جار..«مفعول» موصوف..«الاول»اسم تفضیل، اس میں ھو ضمیر، اس کا فاعل..اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت..موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور..الی حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو..مضاف اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت..موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر..مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

[1] قوله: «و»حرف عطف..«إذا»ظرف زمان، متضمن بمعنی شرط(توسطت وتاخرت) دونوں کا مفعول فیہ مقدم..«توسطت»فعل..«هذه»مبدل منہ «الافعال»بدل..مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر فاعل..«بين»مضاف..«مفعولی»مضاف الیہ مضاف..«ها»ضمیر مضاف الیہ..«مفعولی»مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر بین کا مضاف الیہ..بین مضاف اپنے مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ مؤخر..توسطت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم و مؤخر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ..«او»حرف عطف..«تاخرت»فعل اس میں ھي ضمیر، اس کا فاعل «عن»حرف جار..«هما»ضمیر مجرور..حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو..تاخرت فعل اپنے فاعل، مفعول فیہ مقدم اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف..معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر شرط..«جاز»فعل «ابطال»مصدر مضاف..«عمل»مضاف الیہ مضاف..«ها»ضمیر مضاف الیہ..عمل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ابطال کا مضاف الیہ..ابطال مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل..جاز فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزاء..شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ «ف»فصیحہ..«اعمال»مضاف..«ها»ضمیر..مضاف مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ..«و»حرف عطف..«ابطال» مضاف..«ها»ضمیر مضاف الیہ..مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر

=

حينئذ متساويان. وقال بعضهم: إن إعمالها أولى على تقدير التوسط، وإبطالها أولى على
تقدير التّأخّر[1]، وإذا زيدت الهمزة في أول «علمت» و«رأيت» صارا متعديين إلى ثلاثة
مفاعيل، نحو أعلمت زيدًا عمرًا فاضلًا، وأريت عمرًا خالدًا عالمًا، فزِيدَ فيهما بسبب
الهمزة مفعول أُخر[2]؛ لأن الهمزة للتصيير، فمعنى المثال الأول[3]: حملت زيدًا على أن يعلم
عمرًا فاضلًا، ومعنى المثال الثاني: حملت عمرًا على أن يعلم خالدًا عالمًا. وذلك مخصوص[4]
بهذين الفعلين دون أخواتها، وهذا مسموع من العرب خلافًا للاخفش، فإنه أجاز زيادة

=

معطوف..«حين»مضاف..«إذ»مضاف اليه مضاف..تنوين عوض مضاف اليه محذوف..اذ مضاف، عوض مضاف اليه محذوف سے مل کر حين کا مضاف اليه..حين مضاف اپنے مضاف اليه سے مل کر مفعول فيه..معطوف عليه اپنے معطوف سے اور يه دونوں اپنے مفعول فيه سے مل کر مبتدا..اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسميه ہوکر خبر..مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسميه خبريه ہوا۔

(1) یعنی افعال قلوب کی ایک خاصیت یہ ہے کہ ان کے عمل کو لفظ و معنی دونوں اعتبار سے باطل کرنا جائز ہے جبکہ یہ افعال دو مفعول کے درمیان واقع ہوں، جیسے "زید ظننت قائم" یا یہ افعال دونوں مفعول کے بعد واقع ہوں، جیسے "زيد قائم ظننت" اس عمل کو اس لئے باطل کرنا جائز ہے کہ دونوں مفعول در حقیقت مبتدا و خبر ہیں ان میں یہ صلاحیت ہے کہ مستقل کلام بن جائیں اور ان کو کسی فعل کی ضرورت پیش نہ آئے۔ جب یہ بات ثابت ہوئی کہ یہ دونوں جزء کلام تام ہوتے ہیں ابطال کی صورت میں اور یہ افعال موخر و متوسط ہونے کی وجہ سے عمل میں ضعیف ہوجاتے ہیں توان افعال کی تاثیر ان دونوں جزء میں اس صورت میں ممتنع ہوگی۔

(2) قوله: «ف» حرف تفصيل..«زِيدَ» فعل مجهول «فی» حرف جار..«هما» ضمير مجرور..حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو اول..«ب» حرف جار «سبب»مضاف..« همزة »مضاف اليه..مضاف اپنے مضاف اليه سے مل کر مجرور..حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو ثانی..«مفعول» موصوف..«آخر» اسم تفضيل، اس میں هو ضمير مرفوع، اس کا فاعل..اسم تفضيل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسميه ہوکر صفت..موصوف اپنی صفت سے مل کر« زِيدَ» فعل مجهول کا نائب فاعل..«لام» حرف جار..

(3) قوله: «ف» حرف تفصيل..«معنی»مضاف..«المثال»موصوف..«الاول»اسم تفضيل، اس میں هو ضمير اس کا فاعل..اسم تفضيل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسميه ہوکر صفت..موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف اليه..مضاف اپنے مضاف اليه سے مل کر مبتدا..«حملت زيدًا على أن يعلم عمرًا فاضلًا»مضاف مقدر«معنی» کا مراد اللفظ مضاف اليه..مضاف مقدر اپنے مضاف اليه سے مل کر خبر..مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسميه خبريه ہوا۔

(4) قوله: «ف» حرف عطف..«ذلک»اسم اشاره بعيد مبتدا..«مخصوص»اسم مفعول، اس میں هو ضمير اس کا نائب فاعل..«ب» حرف جار..« هذين» موصوف..«فعلين»صفت..موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور..حرف جار اپنے مجرور سے مل کر مخصوص کا ظرف لغو..«دون» مضاف..«اخوات»مضاف اليه مضاف..«هما»ضمير مضاف اليه..اخوات مضاف اپنے مضاف اليه سے مل کر دون کا مضاف اليه..دون مضاف اپنے مضاف اليه سے مل کر اسم مفعول کا مفعول فيه..اسم مفعول اپنے نائب فاعل، ظرف لغو اور مفعول فيه سے مل کر شبہ جملہ اسميه ہوکر خبر..مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسميه خبريه معطوفه ہوا۔

الهمزة في جميع هذه الأفعال قياسًا على «أعلمت» و«أريت» نحو أظننت وأحسبت وأخلت وأوجدت وأزعمت زيدًا عمرًا فاضلًا. وأنبأ[1] ونبّأ وأخبر وخبّر[2] أيضًا تتعدىٰ إلى ثلثة مفاعيل. اعلم أنه لا يجوز حذف المفعول الأول من المفاعيل الثلثة، لكن يجوز حذف المفعولين الأخيرين معًا، و لا يجوز حذف أحدهما بدون الأٰخر كما مرَّ.

أما القياسية فسبعةُ عواملَ:[3]

الأول[4] منها الفعل مطلقًا: سواء كان لازمًا أومتعدّيًا، ماضيًا كان أومضارعًا، أمرًا كان أونهيًا. كل فعل يرفع الفاعل، نحو قام زيد، وضرب زيد، وأما إذا كان متعدّيا

---

(1) قوله:«و»
حرف عطف..«انبا»معطوف عليه..«و»حرف عطف..«نبأ»معطوف..«و»حرف عطف..«اخبر» معطوف .. «و»حرف عطف.. «خبر»معطوف.. معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مراد اللفظ مبتدا..«تتعدی»صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل مضارع مثبت معروف..اس میں ھي ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے«انبا، نبأ، اخبر، خبر»اس کا فاعل..«إلی»حرف جار..«ثلثة»ممیز مضاف..«مفاعیل»تمیز مضاف الیہ..ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو..تتعدی فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(2) قسم سوم: یہ ہے کہ تین مفاعیل کی جانب متعدّی ہو جیسے ”اعلم، اری“ اس قسم میں یہ ہی دو فعل اصل ہیں اور ”اری“ بمعنی ”اعلم“ ہے۔ نیز یہ دونوں فعل ہمزہ کے دخول سے قبل دو مفعول کی جانب متعدّی تھے ہمزہ کے دخول سے تین مفاعیل کی جانب متعدّی ہوگئے۔ اس طرح کہ پہلے دونوں مفعول پر ایک اور مفعول کا اضافہ کردیا تو اب اس مفعول کو جو زیادہ کیا گیا اسی کو مفعول اول کہا جاتا ہے اور اس کا مرتبہ مقدم ہے۔ کیونکہ یہ مفعول تعدیہ سے پہلے فاعل تھا۔

(3) قوله: «اما» حرف شرط اور اس کی شرط..«یوجد شیء»محذوف..اس میں«یوجد»فعل«شیء»نائب فاعل..یوجد فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط..«قیاسیة »اسم منسوب، اس میں ھي ضمیر اس کا نائب فاعل..اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر موصوف محذوف «العوامل»کی صفت..موصوف محذوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا..«ف»جزائیہ..«سبعة »ممیز مضاف..«عوامل»تمیز مضاف الیہ..ممیز مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر..مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر شرط محذوف کی جزاء..شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

(4) قوله: «الاول»اسم تفضیل، اس میں ھو ضمیر اس کا فاعل..اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت..موصوف محذوف«العامل»، اپنی صفت سے مل کر ذوالحال..«من»حرف جار..«ھا»ضمیر مجرور..حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابتا مقدر کا ظرف مستقر..«ثابتا»اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر حال..ذوالحال اپنے حال سے مل کر مبتدا..«الفعل»ذوالحال..«مطلقا»اسم مفعول..ھو ضمیر اس کا نائب فاعل..اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر حال..ذوالحال اپنے حال سے مل کر خبر..مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب:«سواء»بمعنی«مستوٍ»خبر مقدم..«کان»فعل..اس میں ھو ضمیر اس کا فاعل..«لازما»اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ..«او»حرف عطف..«متعدیا»اسم فاعل..اس میں ھو ضمیر اس کا فاعل..اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر

=

فينصب المفعول به أيضًا، مثل ضرب زيد عمرًا، ولا يجوز تقديم الفاعل[1] على الفعل بخلاف المفعول، فإن تقديمه عليه جائز، ولايجوز حذف الفاعل بخلاف المفعول، فإن حذفه جائز، نحو ضرب زيد.

والثاني المصدر: وهو اسم حدث اشتق منه الفعل، وإنما سُمّي مصدرًا لصدور الفعل عنه، فيكون محلًا له. قال البصريون[2]: إنّ المصدر أصل والفعل فرع؛ لاستقلاله بنفسه

=

معطوف.. معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر کان کی خبر.. کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مفرد مبتدائے مؤخر. مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(1) قوله: «و»

حرف عطف.. «لا یجوز» فعل مضارع.. «تقدیم» مصدر مضاف.. «الفاعل» مضاف الیہ.. «علی» حرف جار.. «الفعل» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر تقدیم مصدر کا ظرف لغو. تقدیم مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر ذو الحال.. «ب» حرف جار.. «خلاف» مصدر مضاف.. «مفعول» مضاف الیہ.. مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابتا مقدر کا ظرف مستقر.. «ثابتا» صیغہ واحد مذکر اسم فاعل.. اس میں ہو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے «ذو الحال» اس کا فاعل.. اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال.. ذو الحال اپنے حال سے مل کر لا یجوز فعل کا فاعل.. لا یجوز فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(2) قوله: «قال» فعل ماضی «بصریون» صیغہ جمع مذکر اسم منسوب.. اس میں ہم ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے «النحاة» اس کا نائب فاعل.. «إنّ» حرف مشبہ بالفعل.. «المصدر» معطوف علیہ.. «و» حرف عطف.. «الفعل» معطوف.. معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر انّ کا اسم.. «اصل» معطوف علیہ.. «و» حرف عطف.. «فرع» معطوف.. معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر انّ کی خبر.. «لام» حرف جار.. «استقلال» مصدر مضاف.. «ہ» ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے مصدر «ب» حرف جار.. «خلاف» مصدر مضاف.. «الفعل» مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابتا مقدر کا ظرف مستقر.. «ثابتا» اسم فاعل.. اس میں ہو ضمیر راجع بسوئے مصدر «ذوالحال» اس کا فاعل.. اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال.. ذو الحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ.. «ب» حرف جار.. «نفس» مضاف.. «ہ» ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے «المصدر» مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر استقلال مصدر کا ظرف لغو.. استقلال مصدر اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر معطوف علیہ.. «و» حرف عطف.. «عدم» مضاف.. «احتیاج» مضاف الیہ مضاف.. «ہ» ضمیر مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے «المصدر» مضاف الیہ.. «إلی» حرف جار.. «الفعل» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر احتیاج مصدر کا ظرف لغو.. احتیاج مصدر اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر عدم مضاف کا مضاف الیہ.. عدم مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف.. معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر انّ کے اسم و خبر کے درمیان نسبت کا ظرف لغو.. انّ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم، خبر اور متعلق نسبت سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر بتاویل مفرد مقولہ.. قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وعدم احتياجه إلى الفعل، بخلاف الفعل، فإنه غير مستقل بنفسه ومحتاج إلى الاسم. وقال الكوفيون: إن الفعل أصل والمصدر فرع؛ لإعلال المصدر بإعلاله وصحته بصحته، نحو قام قيامًا وقاوم قوامًا، أُعِلَّ «قياما»[1] بقلب الواوِ فيه ياءً لقلب الواو أَلِفا في «قام»، وصحَّ قوامًا» لصحة «قاوم». ولا شك أن دليل البصريين يدل على أصالة المصدر مطلقًا، و دليل الكوفيين يدل على أصالة الفعل في الإعلال، فلاتلزم منه أصالته مطلقًا، ولو كان هذا القدر[2] يقتضي الأصالة يلزم أن يكون «يعد» بالياء و«أكرم» متكلما بالهمزة أصلًا، وباقي الأمثلة فرعًا، ولاقائل به أحد.

---

(1) قوله: «اعلّ» فعل ماضی.. «قیاما» باعراب حکائی نائب فاعل.. «ب» حرف جار «قلب» مصدر مضاف.. «واو» مضاف الیہ اور مصدر کا مفعول بہ اول.. «فی» حرف (ہ) ضمیر.. «قیاما» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر قلب مصدر کا ظرف لغو اول.. «یاء» قلب مصدر کا مفعول بہ ثانی.. «لام» حرف جار.. «قلب» مصدر «واو» مضاف الیہ اور مصدر کا مفعول بہ اول.. «الفا» قلب مصدر کا مفعول بہ ثانی.. «فی» حرف جار.. «قام» مراد اللفظ مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو.. مصدر اپنے دونوں مفعولوں اور ظرف لغو سے مل کر مجرور.. لام حرف جار اپنے مجرور سے مل کر قلب مصدر کا ظرف لغو ثانی.. قلب مصدر اپنے دونوں مفعولوں اور دونوں ظرف لغو سے مل کر ب حرف جار کا مجرور.. ب حرف جار اپنے مجرور سے مل کر اُعِلّ فعل مجہول کا ظرف لغو.. اعل فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(2) قوله: «و» حرف عطف.. «لو» حرف شرط.. «کان» فعل ماضی معروف، از افعال ناقصہ.. «ہذا» مبدل منہ.. «القدر» بدل.. مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر فعل ناقص کا اسم.. «یقتضی» فعل مضارع اس میں ھو ضمیر مرفوع کان کا اسم، اس کا فاعل.. «اصالۃ» مفعول بہ.. یقتضی فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر کان کی خبر.. کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط.. «یلزم» فعل مضارع.. «ان» مصدریہ.. «یکون» فعل مضارع، از افعال ناقصہ.. «یعد» مراد اللفظ ذو الحال.. «ب» حرف جار.. «یاء» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابتا مقدر کا ظرف مستقر.. «ثابتا» اسم فاعل.. اس میں ھو ضمیر اس کا فاعل.. اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال.. ذو الحال اپنے حال سے مل کر معطوف علیہ.. «و» حرف عطف.. «اکرم» ذو الحال.. «متکلما» حال.. «ب» حرف جار.. «ہمزۃ» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابتا مقدر کا ظرف مستقر.. «ثابتا» اسم فاعل.. اس میں ھو ضمیر مرفوع اس کا فاعل.. اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال ثانی.. ذو الحال اپنے حال اول و ثانی سے مل کر معطوف.. معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر معطوف علیہ.. «و» حرف عطف.. مضاف.. «امثلۃ» مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف.. معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر یکون فعل ناقص کا اسم.. «اصلا» معطوف علیہ.. «و» حرف عطف.. «فرعا» معطوف.. معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر یکون کی خبر.. یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ ہو کر بتاویل مصدر ذو الحال.. «و» حالیہ.. «لام» حرف نفی.. «قائل» اسم فاعل.. «ب» حرف جار.. «ہ» ضمیر مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو.. اسم =

اعلم أن المصدر يعمل عمل فعله، فإن كان فعله لازمًا فيرفع الفاعل فقط، مثل أعجبني قيام زيد. وإن كان متعدّيا فيرفع الفاعل و ينصب المفعول، نحوأعجبني ضرب زيد عمرًا، فـ«زيد» في المثالين مجرور لفظًا؛ لإضافة المصدر إليه، ومرفوع معنى لأنه فاعل، وهو على خمسة أنواع: **أحدها** أن تكون مضافًا إلى الفاعل، ويذكرالمفعول منصوبًا كالمثال المذكور. **وثانيها** أن يكون مضافًا إلى الفاعل ولم يذكر المفعول، نحو عجبت من ضرب زيدٍ[1]. **وثالثها** أن يكون مضافًا إلى المفعول حال كونه مبنيًّا للمفعول القائم مقام الفاعل، نحو عجبت من ضرب زيدٍ، أي: من أن يضرب زيد. **ورابعها** أن يكون مضافًا إلى المفعول ويذكر الفاعل مرفوعًا، نحو عجبت من ضرب اللص الجلّاد. **وخامسها** أن يكون مضافًا إلى المفعول ويحذف الفاعل، نحو قوله تعالى: ﴿لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَيْرِ﴾ أي: من دعائه الخير.

اعلم أن هذه الصور جارية في مصدر الفعل المتعدّي، وأما في مصدر الفعل اللازم

=

فاعل اپنے ظرف لغو سے مل کر مبتدا.. «احد» فاعل قائم مقام خبر.. اسم فاعل مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر حال.. ذو الحال اپنے حال سے مل کر یلزم فعل کا فاعل.. یلزم فعل اپنے فاعل سے مل کر جزاء.. شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

(1) قوله: «نحو» مضاف.. «عجبت من ضرب زید» مراد اللفظ مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مقدر کی خبر.. اس میں «مثال» مضاف.. «ہ» ضمیر مجرور متّصل، راجع بسوئے مفہوم مصدر مبنی للمفعول کی جانب مضاف ہونا، مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ «و» حرف عطف.. «خامس» مضاف.. «ھا» ضمیر مجرور «خمسة انواع» مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا.. «ان» مصدریہ.. «یکون» فعل مضارع، از افعال ناقصہ.. اس میں ھو ضمیر اس کا اسم.. «مضافا» اسم مفعول.. اس میں ھو ضمیر اس کا نائب فاعل.. «إلی» حرف جار.. «مفعول» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر اسم مفعول کا ظرف لغو.. مضافا اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر.. یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ.. «و» حرف عطف.. «یحذف» فعل مضارع «الفاعل» نائب فاعل.. فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف.. معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر بتاویل مصدر خبر.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

صورة واحدة وهي أن يضاف إلى الفاعل، نحو أعجبني قعود زيد، و فاعل المصدر لا يكون مستترًا ولا يتقدم معموله عليه.

والثالث اسم الفاعل: وهو كل اسم اشتق من فعل لذات من قام به الفعل[1]، وهو يعمل عمل فعله كالمصدر، فإن كان مشتقًا[2] من الفعل اللازم فيرفع الفاعل فقط، مثل زيد قائم أبوه[3]، وإن كان مشتقًا من الفعل المتعدّي فيرفع الفاعل وينصب المفعول به أيضًا، مثل زيد ضارب غلامه عمرًا، **وشرط عمله أن يكون بمعنى الحال والاستقبال**، وإنما اشترط بأحدهما ليكمل مشابهته بالفعل المضارع؛ لأنه لمّا كان مشابهًا بالفعل المضارع

---

(1) قوله: «و» حرف عطف.. «هو» ضمیر واحد مذکر غائب، مرفوع منفصل، راجع بسوئے «اسم الفاعل» مبتدا.. «کل» مضاف.. «اسم» موصوف.. «اشتق» فعل ماضی مجہول اس میں ہو ضمیر اس کا نائب فاعل.. «من» حرف جار.. «فعل» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو اول.. «لام» حرف جار.. «ذات» مضاف.. «من» اسم موصول.. «قام» فعل ماضی.. «ب» حرف جار.. «ہ» ضمیر مجرور متصل، راجع بسوئے «اسم موصول» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر قام فعل کا ظرف لغو.. «الفعل» فاعل.. قام فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ.. اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر ذات مضاف کا مضاف الیہ.. ذات مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر لام حرف جار کا مجرور.. لام حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو ثانی.. اشتق فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت.. اسم موصوف اپنی صفت سے مل کر کل مضاف کا مضاف الیہ.. کل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

(2) قولہ: «ف» حرف تفسیر.. «ان» حرف شرط.. «کان» فعل از افعال ناقصہ.. اس میں ہو ضمیر اس کا اسم.. «مشتقا» اسم مفعول، اس میں ہو ضمیر اس کا نائب فاعل.. «من» حرف جار.. «الفعل» موصوف.. «اللازم» اسم فاعل.. اس میں ہو ضیر اس کا فاعل.. اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت.. موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور.. من حرف جار اپنے مجرور سے مل کر مشتقا اسم مفعول کا ظرف لغو.. مشتقا اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر خبر.. کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط.. «ف» جزائیہ.. «یرفع» فعل مضارع.. اس میں ہو ضمیر اس کا فاعل.. «الفاعل» مفعول بہ.. یرفع فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء.. شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ «ف» فصیحہ.. «قط» اسم فعل بمعنی «اِنتہ» اس میں انت ضمیر اس کا فاعل.. اسم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہو کر شرط محذوف «إذا رفعتَ به الفاعل» کی جزاء.. شرط محذوف اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

(3) قولہ: «مثل» مضاف.. «زید قائم ابوہ» مراد اللفظ مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مقدر کی خبر.. اس میں «مثال» مضاف.. «ہ» ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے مفہوم (فعل لازم سے مشتق ہونے والے اسم فاعل کا، فقط فاعل کو رفع دینا) مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بحسب اللفظ وعدد الحروف والحركات والسكناتِ فكان حينئذ بحسب المعنى أيضًا، ويشترط أيضًا[1] اعتماده على المبتدإ فيكون خبرًا عنه، مثل المثال المذكور، أو على الموصول فيكون صلة له، نحو الضارب عمرًا في الدار، أي: الذي هو ضارب عمرًا في الدار، أوعلى الموصوف فيكون صفة له، مثل مررت برجل ضارب ن ابنه جارية، أو على ذي الحال فيكون حالًا عنه، مثل مررت بزيد راكبًا أبوه، أو على النفي أوالاستفهام بأن يكون قبله حرف النفي أو الاستفهام، مثل ما قائم أبوه وأقائم أبوه، وإن فقد في اسم الفاعل أحد الشرطين المذكورين فلايعمل أصلًا بل يكون حينئذٍ مضافًا إلى ما بعده، مثل مررت بزيد ضارب عمرو أمس، وإن كان اسم الفاعل معرفًا باللام يعمل في ما بعده في كل حال سواء[2] كان بمعنى الماضي أوالحال والاستقبال، وسواء كان معتمدًا على أحد الأمور

---

(1) قوله: «و» حرف عطف.. «يشترط» صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت مجہول.. «اعتماد» مصدر مضاف.. «ہ» ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل راجع بسوئے «اسم الفاعل» مضاف الیہ.. «علی» حرف جار.. «مبتدا» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف علیہ.. «و» حرف عطف.. «علی» حرف جار.. «الموصول» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف.. «و» حرف عطف.. «علی» حرف جار.. «موصوف» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف.. «او» حرف عطف.. «علی» حرف جار.. «ذی» مضاف.. «الحال» مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف.. «و» حرف عطف.. «علی» حرف جار.. «حرف» مضاف.. «النفی» معطوف علیہ.. «او» حرف عطف.. «الاستفهام» معطوف.. معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ.. حرف مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف.. معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر اعتماد مصدر کا ظرف لغو اول.. «ب» حرف جار.. «ان» ناصبہ.. «یکون» صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، از فعل تام.. «قبل» مضاف.. «ہ» ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے «اسم فاعل» مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ.. «حرف» مضاف.. «النفی» معطوف علیہ.. «او» حرف عطف.. «الاستفهام» معطوف.. معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف سے مل کر فاعل.. یکون فعل تام اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مفرد مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر اعتماد مصدر کا ظرف لغو ثانی.. اعتماد مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو اول و ثانی سے مل کر نائب فاعل.. یشترط فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(2) قوله: «سواء» بتاویل، مستو خبر مقدم.. «کان» فعل ماضی، از افعال ناقصہ.. اس میں ھو ضمیر اس کا فاعل.. «ب» حرف جار.. «معنی» مضاف.. «الماضی» معطوف علیہ.. «او» حرف عطف.. «الحال» معطوف.. «او» حرف عطف.. «الاستقبال» معطوف.. معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مضاف

=

المذكورة، أوغير معتمد، مثل الضاربُ عمرًا الآن أو أمس أو غدًا هو زيد.

اعلم أنّ اسم الفاعل الموضوع للمبالغةِ كـ«ضرّاب» و«ضَروب» و«مضراب» بمعنى كثير الضرب، و«علامة» و«عليم» بمعنى كثير العلم، و«حذر» بمعنى كثير الحذر مثل إسم الفاعل الذي ليس للمبالغة في العمل وإن زالت المشابهة اللفظية بالفعل لكنهم جعلوا ما فيها من زيادة المعنى قائمًا مقام ما زال من المشابهة اللفظية.

ورابعها اسم المفعول: وهو كل اسم ن اشتق لذات من وقع عليه الفعل[1]، وهو يعمل عمل فعله المجهول، فيرفع اسمًا واحدًا بأنه قائم مقام فاعله، وشرط عمله كونه بمعنى الحال أو الاستقبال، واعتماده على المبتدأِ كما في اسم الفاعل، مثل زيد مضروب غلامه الآن أو غدًا، والموصول نحوالمضروب غلامه زيد، أوالموصوف، مثل جاءني رجل مضروب غلامه، أوذي الحال، مثل جاءني زيد مضروبًا غلامه، أوحرف النفي أو الاستفهام، مثل ما مضروب غلامه وأمضروب غلامه. وإذا انتفى فيه أحد الشرطين المذكورين ينتفي عمله، وحينئذ يلزم إضافته إلى مابعده، وإذا دخل ....

=

الیہ. معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابتا مقدر کا ظرف مستقر.. «ثابتاً» اسم فاعل اس میں ھو ضمیر اس کا فاعل.. اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.. کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر بتاویل مفرد مبتدائے مؤخر.. مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

[1] قولہ: «و» حرف عطف.. «هو» ضمیر مبتدا.. «کل» مضاف.. «اسم» موصوف.. «اشتق» فعل ماضی مجہول.. اس میں ھو ضمیر اس کا نائب فاعل.. «لام» حرف جار.. «ذات» مضاف.. «من» اسم موصول.. «وقع» فعل ماضی «علی» حرف جار.. «ہ» ضمیر مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر وقع فعل کا ظرف لغو.. «الفعل» فاعل.. وقع فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ.. اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر ذات مضاف کا مضاف الیہ.. ذات مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر لام حرف جار کا مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر اشتق فعل کا ظرف لغو.. اشتق فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت.. موصوف اپنی صفت سے مل کر کل مضاف کا مضاف الیہ.. کل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر.. مبتدا اپنی خبر سے ل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

عليه الالف واللام[1] يكون مستغنيًا عن الشرطين في العمل[2]، مثل جاءني المضروب غلامه.

وخامسها الصفة المشبهة: وهي مشابهة باسم الفاعل في التصريف في كون كل منهما صفة، مثل حسنٌ حسنانِ حسنونَ حسنةٌ حسنتانِ حسناتٌ، على قياس ضاربٌ ضاربانِ ضاربونَ ضاربةٌ ضاربتانِ ضارباتٌ، وهي مشتقة[3] من الفعل اللازم دالة على ثبوت مصدرها لفاعلها على سبيل الاستمراروالدوام بحسب الوضع، وتعمل عمل فعلها من

---

(1) قوله: «و»

حرف استیناف.. «إذا» ظرف زمان، متضمن بمعنی شرط، مفعول فیہ مقدم.. «دخل» فعل ماضی.. «علی» حرف جار.. «ہ» ضمیر مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو.. «الالف» معطوف علیہ.. «و» حرف عطف.. «اللام» معطوف.. معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل.. دخل فعل اپنے فاعل، مفعول فیہ مقدم اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط.. «یکون» فعل مضارع، از افعال ناقصہ.. اس میں «ہ» ضمیر اس کا اسم.. «مستغنیا» اسم فاعل، اس میں ہو ضمیر اس کا فاعل.. «عن» حرف جار.. «الشرطین» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو اول.. «فی» حرف جار.. «العمل» مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر مستغنیا کا ظرف لغو ثانی.. مستغنیا اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.. یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء.. شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

(2) یعنی اسم فاعل اور اسم مفعول پر اگر الف لام داخل ہو جائے تو یہ بہر حال عامل ہوں گے خواہ ماضی کے معنی میں ہوں یا حال واستقبال کے معنی میں۔ اس لیے کہ یہ اسم فاعل واسم مفعول جو الف لام کا صلہ ہیں در حقیقت فعل ہیں اور صورت کے اعتبار سے اسم فاعل واسم مفعول۔ تو در حقیقت عامل فعل ہے۔

(3) قوله: «و» حرف عطف.. «هي» ضمیر واحد مؤنث، راجع بسوئے «الصفة المشبهة» مبتدا.. «مشتقة» صیغہ واحد مؤنث اسم مفعول، اس میں هي ضمیر اس کا نائب فاعل.. «من» حرف جار.. «الفعل» موصوف.. «لازم» صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ہو ضمیر «موصوف» اس کا فاعل.. اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.. موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور.. من حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو.. مشتقة اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر اول.. «دالة» اسم فاعل، اس میں هي ضمیر اس کا فاعل.. «علی» حرف جار.. «ثبوت» مصدر مضاف.. «مصدر» مضاف الیہ مضاف.. «ها» ضمیر مضاف الیہ.. مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ثبوت مضاف کا مضاف الیہ.. «لام» حرف جار.. «فاعل» مضاف.. «ها» ضمیر مضاف الیہ.. فاعل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.. لام حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثبوت مصدر کا ظرف لغو اول.. «علی» حرف جار.. «سبیل» مضاف.. «الاستمرار» معطوف علیہ.. «و» حرف عطف.. «الدوام» معطوف.. معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ.. سبیل مضاف اپنے مضاف الیہ اور دونوں ظرف لغو سے مل کر علی حرف جار کا مجرور.. علی حرف جار اپنے مجرور سے مل کر دالة کا ظرف لغو اول.. «ب» حرف جار.. «حسب» مضاف.. «وضع» مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.. ب حرف جار اپنے مجرور سے مل کر دالة کا ظرف لغو ثانی.. دالة اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ثانی.. مبتدا اپنی دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

غير اشتراط زمان؛ لكونها بمعنى الثبوت، وأما اشتراطُ الاعتماد فمعتبر فيها إلا أن الاعتماد على الموصول لايتأتى فيها؛ لأن اللام الداخلة عليها ليست بموصول بالاتفاق. وقد يكون معمولها منصوبًا[1] على التشبيه بالمفعول في المعرفة، وعلى التمييز في النكرة، ومجرورًا على الإضافة، وتكون صيغة اسم الفاعل قياسيّة، وصيغها سماعية، مثل حسن و صعب وشديد.

وسادسها المضاف: كل اسم أضيف إلى اسم اٰخر، فيجر الأوّل الثاني مجردًا عن اللام والتنوين وما يقوم مقامه من نوْني التثنية والجمع؛ لأجل الإضافة، والإضافة إمّا بمعنى اللام المقدرة إن لم يكن المضاف إليه من جنس المضاف ولايكون ظرفًا له، مثل غلام زيد، وإمّا بمعنى «من» إن كان من جنسه[2]، مثل خاتم فضة، وإما بمعنى «في» إن كان ظرفًا له،

---

(1) قوله: «و» حرف عطف..«قد» حرف تحقیق برائے تقلیل..«یکون» فعل مضارع، از افعال ناقصہ..«معمول» مضاف..«ھا» ضمیر مضاف الیہ..مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فعل ناقص کا اسم..«منصوبا» اسم مفعول، اس میں ھو ضمیر اس کا نائب فاعل..«علی» حرف جار..«تشبیہ» مصدر..«ب» حرف جار..«المفعول» مجرور..حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو..تشبیہ مصدر اپنے لغو سے مل کر مجرور..علی حرف جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف علیہ..«و» حرف عطف..«علی» حرف جار..«التمییز» مجرور..حرف جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف..معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر منصوبا اسم مفعول کا ظرف لغو..منصوبا اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ..«و» حرف عطف..«مجرورا» صیغہ واحد مذکر اسم مفعول، اس میں ھو ضمیر اس کا نائب فاعل..«علی» حرف جار..«الاضافۃ» مجرور..حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو..اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر معطوف..معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فعل ناقص کی خبر..یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔«فی» حرف جار..«المعرفۃ» مجرور..حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابت مقدر کا ظرف مستقر..«ثابت» اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر راجع بسوئے مبتدائے محذوف «ھذا» اس کا فاعل..اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر..مبتدائے محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔«فی» حرف جار..«النکرۃ» مجرور۔ حرف جار..اپنے مجرور سے مل کر ثابت مقدر کا ظرف مستقر..«ثابت» اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر راجع بسوئے مبتدائے محذوف «ھذا» اس کا فاعل..اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر..مبتدائے محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(2) قوله: «ان» حرف شرط..«کان» فعل ماضی، از افعال ناقصہ..اس میں ھو ضمیر اس کا اسم..«من» حرف جار..«جنس» مضاف..«ہ» ضمیر مضاف الیہ..مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور..حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابتا مقدر کا ظرف مستقر..«ثابتا» اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر اس کا فاعل..اسم فاعل اپنے =

نحو ضرب اليوم.

وسابعها الاسم التّام: كل اسم تمّ فاستغنى عن الإضافة بأن يكون في أٰخره تنوين[1] أو ما يقوم مقامه من نوني التثنية والجمع، أو يكون في أٰخره مضاف إليه، وهو ينصب النكرة على أنها تمييز له، فيرفع منه الإبهام، مثل عندي رطل زيتًا، ومنوان سمنًا، وعشرون درهمًا، ولي مِلْؤه عسلًا.

=

فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت.. موصوف اپنی صفت سے مل کر فعل ناقص کی خبر.. فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزائے محذوف «فالاضافة» کی شرط.. شرط اپنی جزائے محذوف سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ «مثل» مضاف.. «خاتم فضة» مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثال ٥ مقدر کی خبر.. اس میں «مثال» مضاف.. «ہ» ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے مفہوم "مضاف الیہ کے مضاف کی جنس ہونے کی صورت میں اضافت کا بمعنی من ہونا" مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(1) قولہ: «ب»

حرف جار.. «أن» مصدریہ.. «یکون» فعل مضارع، از افعال ناقصہ.. «فی» حرف جار.. «اخر» مضاف.. «ہ» ضمیر مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابتا مقدر کا ظرف مستقر.. «ثابتا» اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر "یکون کا اسم مؤخر" اس کا فاعل.. اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت.. موصوف اپنی صفت سے مل کر فعل ناقص کی خبر مقدم.. «تنوین» معطوف علیہ.. «او» حرف عطف.. «ما» اسم موصول.. «یقوم» فعل مضارع.. اس میں ھو ضمیر راجع بسوئے "اسم موصول" اس کا فاعل «مقام» مضاف.. «ہ» ضمیر مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ.. یقوم فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ.. اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر ذو الحال.. «من» حرف جار.. «نونی» مضاف.. «التثنیة» معطوف علیہ.. «و» حرف عطف.. «جمع» معطوف.. معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ثابتا مقدر کا ظرف مستقر.. «ثابتا» اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر اس کا فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال.. ذو الحال اپنے حال سے مل کر معطوف.. تنوین معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فعل ناقص کا اسم مؤخر.. فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ.. «و» حرف عطف.. «یکون» فعل مضارع، از افعال ناقصہ.. «فی» حرف جار.. «اخر» مضاف.. «ہ» ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ثابتا مقدر کا ظرف مستقر.. «ثابتا» اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر «فعل ناقص کا اسم مؤخر» اس کا فاعل.. اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مقدم.. «مضاف» اسم مفعول.. «إلی» حرف جار.. «ہ» ضمیر واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے موصوف محذوف "لفظ" باعتبار محل قریب، مجرور اور باعتبار محل بعید، نائب فاعل.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو اور نائب فاعل.. اسم مفعول اپنے ظرف لغو اور نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت.. موصوف محذوف اپنی صفت سے مل کر فعل ناقص کا اسم.. یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف.. معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر بتاویل مصدر ب حرف جار کا مجرور.. ب حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابت مقدر کا ظرف مستقر.. "ثابت" اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر اس کا فاعل.. اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر.. مبتدائے محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وأمّا المعنوية[1] فمنها عددان: المراد من العامل المعنوي ما يعرف بالقلب وليس للسان حظ فيه، أحدهما: العامل في المبتدإِ والخبر، وهوالابتداء، أي: خلوّ الاسم عن العوامل اللفظية، نحو زيد منطلق. وثانيها: العامل في الفعل المضارع، وهو صحة وقوع الفعل المضارع موقع الاسم، مثل زيد يعلم، فـ«يعلم» مرفوع لصحة وقوعه موقع الاسم؛ إذ يصح[2] أن يقال موقع «يعلم». «عالم» فعامله معنوي. وعند الكوفيين أنَّ عامل الفعل المضارع تجرده عن العامل الناصب والجازم وهو[3] مختار ابن مالك.

تــــــمَّتـــــ

(1) قوله: «و» حرف عطف.. «اما» حرف شرط اور اس کی شرط «یوجد شيء» محذوف.. اس میں «یوجد» فعل مضارع «شيء» نائب فاعل.. یوجد فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر شرط.. «المعنوية» اسم منسوب، اس میں هي ضمیر اس کا نائب فاعل.. اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.. موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا.. «ف» جزائیہ.. «من» حرف جار.. «ها» ضمیر واحد مؤنث، مجرور متّصل، راجع بسوئے "مائة عامل" مجرور.. حرف جار اپنے مجرور سے مل کر «ثابتین» مقدر کا ظرف مستقر.. «ثابتين» اسم فاعل، اس میں هما ضمیر، راجع بسوئے "ذو الحال" اس کا فاعل.. اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال مقدم.. «عددان» ذو الحال.. ذو الحال اپنے حال مقدم سے مل کر خبر.. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جزاء.. شرط محذوف اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

(2) قوله: «إذ» تعلیلیہ.. «یصح» صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع.. «ان» مصدریہ.. «یقال» فعل مضارع.. «موقع» مضاف.. «یعلم» مراد اللفظ مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ.. «عالم» نائب فاعل.. یقال فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر، فاعل.. یصح فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معللہ ہوا۔ ترکیب: «ف» حرف تفصیل.. «عامل» مضاف.. «ہ» مضاف الیہ.. مضا[ف] مبتدا.. «معنوی» اسم منسوب، اس میں ھو ضمیر اس کا نائب فاعل.. اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.. مبتـ[ـدا] مفصلہ ہوا۔

(3) قوله: «و» حرف عطف.. «ھو» ضمیر واحد مذکر غائب، راجع بسوئے «ان عامل الفعل المضارع تجـ[ـرده]» مبتدا.. «مختار» اسم مفعول، اس میں ھو ضمیر راجع بسوئے "مبتدا" اس کا نائب فاعل.. اسم مفعول اپنے نائب فاعل سـ[ـے] مضاف.. «مالک» مضاف الیہ.. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مختار کا مضاف الیہ.. مختار مضاف اپنے مضـ[ـاف الیہ] اسمیہ خبریہ ہوا۔

من إصدارات «دار المنيف – الإمام أحمد رضا الأكاديمي» – بريلي الشريفة - الهند

(١)منهاج العربية الجديد(الأول)
(٢)منهاج العربية الجديد(الثاني)
(٣)مفتاح العربية (الأول)
(٤)مفتاح العربية (الثاني)
(٥)فيض الأدب(الأول – الثاني)
(٦)تسهيل المصادر
(٧)كتاب العقائد
(٨)ميزان الصرف مع المنشعب
(٩)علم الصيغة(مع الحواشي الأردوية)
(١٠)هداية النحو(مع الحواشي الأردوية)
(١١)شرح مائة عامل(مع الحواشي الجديدة)
(١٢)الكافية(مع الحواشي الجديدة)
(١٣)نور الإيضاح(مع الحواشي الأردوية)
(١٤)مختصر القدوري(مع الحواشي الجديدة)
(١٥)أصول الشاشي(مع أحسن الحواشي)
(١٦)دروس البلاغة(مع شرح شمس البراعة)
(١٧)تلخيص المفتاح(مع الحواشي المنتخبة)
(١٨)جواهر المنطق
(١٩)المرقاة(مع الحواشي الأردوية)
(٢٠)شرح التهذيب (مع تحفۂ شاہجہانی)
(٢١)القطبي(مع الحواشي المنتخبة)
(٢٢)مير قطبي (مع الحواشي القديمة)
(٢٣)مجاني الأدب و أزهار العرب(مع حل اللغات)
(٢٤)المبين (عربی زبان کی فضیلت)
(٢٥)فارسی کی پہلی مع فرہنگ
(٢٦)فارسی کی دوسری مع فرہنگ
(٢٧)گلزار دبستاں مع فرہنگ
(٢٨)پنج گنج (مع اردو حواشی)
(٢٩)نحو میر (مع اردو حواشی)
(٣٠)قراءت کورس (ترتیب جدید)

اہم گزارش: ہم نے کتاب کے متن کو تین چار مرتبہ اور حواشی کو ایک سے زیادہ مرتبہ پڑھا ہے، پھر بھی فروگزاشت ممکن ہے، لہٰذا قارئین حضرات (اساتذہ وطلبہ) سے درخواست ہے کہ جہاں کہیں غلطی ملاحظہ کریں مندرجہ ذیل نمبر پر مطلع فرمائیں، ہم مشکور ہوں گے اور آئندہ طباعت میں اس کی ضرور تصحیح کر دی جائے گی۔ البتہ بعض مقامات ایسے بھی آئیں گے جہاں نسخوں کا اختلاف ہو گا، اور ایسا بہت ہے جیسا کہ مختلف مطابع کی کتابوں سے مقابلہ کے وقت دیکھا ہے اور پھر کسی ایک کو ترجیح دی ہے، لہٰذا مقامات کو غلطی شمار نہیں کیا جاسکتا۔ واضح رہے کہ جو اطلاع دیں واٹس ایپ پر تحریری انداز میں دیں تا کہ محفوظ رہے۔

عرض گزار: محمد حنیف خاں رضوی بریلوی   **واٹس ایپ نمبر:** 9412489368

رضویات کا مکمل سیٹ ایک سو ساٹھ جلدوں میں

امام احمد رضا اکیڈمی کے زیر اہتمام طبع ہو کر منظر عام پر

(۱) **فتاویٰ رضویہ کامل رنگین ۲۲؍ جلدیں:** اعلیٰ حضرت کے فتاویٰ کا کامل و اکمل مجموعہ، یہ مجموعہ فتاویٰ دو سو چوبیس (۲۲۴) رسائل پر مشتمل ہے جو پہلی بار جدید کمپوزنگ کے ساتھ رنگین طباعت میں منظر عام پر آیا ہے۔

(۲) **رسائل رضویہ مکمل رنگین ۵۰؍ جلدیں:** اعلیٰ حضرت کے دو سو اڑتالیس (۲۴۸) رسائل کا مجموعہ، جدید ترتیب، ترجمہ اور تخریج کے ساتھ پہلی بار منظر عام پر آیا ہے۔

(۳) **تفسیر رضوی ۴؍ جلدیں:** خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا حشمت علی بریلوی کی تفسیر، ترجمہ کنزالایمان کی توضیحات کے طور پر اعلیٰ حضرت کی تصانیف سے کثیر مقامات پر استفادہ کیا گیا ہے۔ اس کی اشاعت بھی پہلی بار ہوئی ہے۔

(۴) **تلخیص فتاویٰ رضویہ ۷؍ جلدیں:** فتاویٰ رضویہ سے ماخوذ عقائد و کلام اور مسائل فقہیہ کا مجموعہ۔

(۵) **حواشی و تعلیقات ۱۶؍ جلدیں:** عربی کتابوں پر اعلیٰ حضرت کے حواشی اور تعلیقات کا مجموعہ، اس مجموعے میں مندرجہ ذیل کتابوں کے حواشی شامل ہیں:
۱۔ حاشیہ بخاری شریف، ۲۔ حاشیہ ترمذی شریف، ۳۔ حاشیہ ابن ماجہ شریف، ۴۔ حاشیہ مسند امام اعظم، ۵۔ حاشیہ عمدۃ القاری، ۶۔ حاشیہ فتح الباری، ۷۔ حاشیہ ارشاد الساری، ۸۔ حاشیہ مسند امام احمد بن حنبل، ۹۔ حاشیہ المقاصد الحسنہ، ۱۰۔ حاشیہ شرح معانی الآثار، ۱۱۔ حاشیہ مرقات، ۱۲۔ حاشیہ کنزالعمال، ۱۳۔ حاشیہ الاسماء والصفات، ۱۴۔ حاشیہ التیسیر، ۱۵۔ حاشیہ شرح الصدور، ۱۶۔ حاشیہ عنایۃ القاضی، ۱۷۔ حاشیہ فتح المغیث، ۱۸۔ حاشیہ العلل المتناہیہ، ۱۹۔ حاشیہ مجمع الانہر، ۲۰۔ حاشیہ نیل الاوطار، ۲۱۔ حاشیہ اللآلی المصنوعہ، ۲۲۔ حاشیہ کشف الظنون، ۲۳۔ حاشیہ غمز عیون البصائر، ۲۴۔ حاشیہ میزان الاعتدال، ۲۵۔ حاشیہ المعتقد المنتقد، ۲۶۔ جد الممتار حاشیہ رد المحتار۔

(۶) **الدولۃ المکیہ مع حواشی (عربی، اردو) ۳؍ جلدیں:** اعلیٰ حضرت کی مشہور زمانہ کتاب "الدولۃ المکیۃ" جدید ترتیب و تحقیق اور مکمل اردو ترجمہ کے ساتھ۔

(۷) **جامع الاحادیث مکمل ۱۰؍ جلدیں:** تصانیف اعلیٰ حضرت سے ماخوذ ساڑھے چار ہزار (۴۵۰۰) احادیث کا مجموعہ، فقہی ابواب پر مرتب مع افادات رضویہ۔

(۸) **فتاویٰ مفتی اعظم ۷؍ جلدیں:** حضور مفتی اعظم کے فتاویٰ کا مجموعہ جس میں آپ کے چوبیس رسائل بھی شامل ہیں، ان سب کو جدید انداز میں مرتب کیا گیا ہے۔

(۹) **رسائل مفتی اعظم ۴؍ جلدیں:** حضور مفتی اعظم ہند کے چوبیس رسائل کا مجموعہ، جدید ترتیب مع ترجمہ۔

(۱۰) **جہان امام احمد رضا ۲۰؍ جلدیں:** اعلیٰ حضرت کی سیرت و سوانح اور علمی و دینی کارناموں پر مکمل دستاویز۔

(۱۱) **اعلیٰ حضرت کی مختصر سوانح اور کارنامے ۱۲؍ جلدیں**

(۱۲) **فتاویٰ حجۃ الاسلام ۱؍ جلد**

(۱۳) **حجۃ الاسلام کی سیرت و سوانح ۳؍ جلدیں**

(۱۴) **جہان مفتی اعظم ۱؍ جلد**

یہ کل ایک سو ساٹھ (۱۶۰) جلدوں پر مشتمل سرمایۂ رضویات تقریباً اسی ہزار (۸۰۰۰۰) صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔

رسائل رضویہ پچاس جلدوں میں

سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد اعظم دین وملت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز کی تقریباً ایک ہزار تصانیف میں سے اب تک دو سو پچاس (۲۵۰) کے قریب رسائل دستیاب ہو سکے ہیں، باقی سرمایہ علم وفن اب تک فراہم نہیں ہو سکا۔

امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف نے اپنے قیام کے روز اول سے ان علمی جواہر پاروں کو تلاش کرنا شروع کر دیا تھا، عرس صد سالہ منعقدہ ۱۴۴۰ھ تک ڈھائی سو (۲۵۰) کے قریب رسائل مل سکے جن میں بعض قدیم طرز کے مطبوعہ اور بعض غیر مطبوعہ تھے، لہٰذا ان سب کو جدید طرز پر مرتب کیا اور پھر ان سب کو خوبصورت انداز میں کمپوز کرا کے مع ترجمہ وتخریج شائع کر دیا ہے۔

بہتر انداز میں رنگین طباعت کرائی گئی ہے اور کاغذ عمدہ ہونے کے ساتھ جلدیں بھی خوبصورت بنائی گئی ہیں۔ سائز چھوٹا اور ضخامت مناسب رکھی گئی ہے تاکہ پڑھنے والے بآسانی مطالعہ کر سکیں۔

یہ علمی سرمایہ بائیس ہزار (۲۲۰۰۰) صفحات سے زیادہ پر پھیلا ہوا ہے جو علم دوست حضرات کو دعوتِ مطالعہ دیتا ہے۔ یہ وہ علمی خزانہ ہے جس کا ہر ہر صفحہ علم وعرفان کے آب دار موتیوں سے مزیّن ہے۔

ناشر:

امام احمد رضا اکیڈمی، بریلی شریف - انڈیا

ہماری دیگر مطبوعات